سخن چراغاں

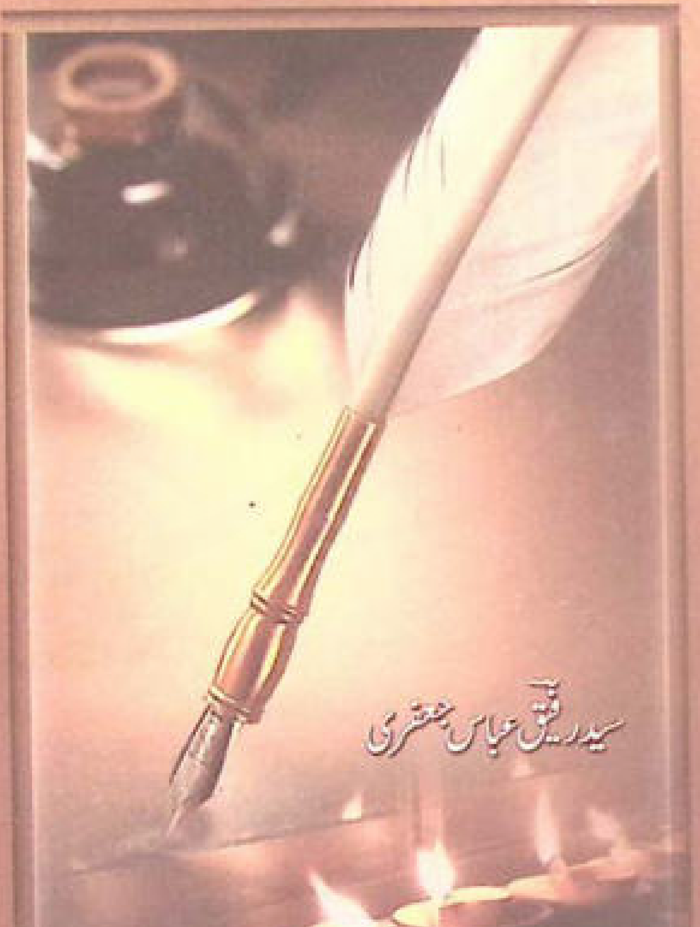

سید رفیق عباس جعفری

سخن چراغاں

سید رفیق عباس جعفری

ناشر
ادارۂ احیاءِ تراث اسلامی، کراچی، پاکستان
The Foundation for the revival of Islamic Heritage,
Karachi, Pakistan

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : "دشتِ چراغاں"
شاعر : سید رضی عباس جعفری
کمپوزنگ : راحت حسین، احمد گرافکس (021-36805931)
ناشر : ادارہ احیاءِ تراث اسلامی، کراچی، پاکستان
تعداد اشاعت : ۵۰۰
ہدیہ : مجلد:...... غیر مجلد:......

ملنے کا پتہ
احمد بک سیلرز
ہول سیلرز اینڈ آرڈر سپلائرز
718/20 فیڈرل بی ایریا، کراچی
فون: 021-36364924
Email: sh.jafri786@gmail.com

maablib.org

بسم الله الرحمن الرحيم

maablib.org

نذر کرتا ہوں اسے اپنا کلام
جس نے ذوق شاعری بخشا مجھے

والدہ مرحومہ کے نام
جن کے طرحی کلام سے شاعری کی
الف بے سے واقفیت ہوئی۔

maablib.org

فہرست

حمد

رمزِ توحید جس پہ واضح ہو ۲۷

جب ہدایت کے افق پر جگمگائے ۲۸

نعت

آپ جیسا دو جہاں میں یا خدا کوئی نہیں ۳۰

آپ ہوتے نہ گر مدینے میں ۳۲

نعت لکھنا چاہتے ہیں جب ثنا خوانِ رسولؐ ۳۴

آرام کناں جو ہیں حضرات مدینے میں ۳۵

زندگی زندگی سرزمینِ نبیؐ ۳۶

قرآن

حق کا دیکھا یا انوکھا معجزہ قرآن میں ۳۸

مل رہی ہے زندگی کو زندگی قرآن سے ۳۹

حضرت علیؓ

مدحت نبی کی ہے نہ ثنائے خدا الگ ۴۰

آج موضوعِ سخن ہے فاتحِ خیبر کا نام ۴۱

جب نمازی نے کسی سائل کو دی انگشتری	۴۳
اے قلم اشعار لکھ ایسے برائے فاطمہؑ	۴۴
صرف اک ہستی پہ یہ منظر کھلا	۴۶
کیوں ثنا کرتے کسی سرکار کی دربار کی	۴۸
ہیں چہکتے منقبت خوان و ثنا خوانِ علیؑ	۴۹
رخ کیا جب ہم نے حیدرؑ کی طرف	۵۱
چودہ نفوس حق نے چنے لامکان سے	۵۲
رچ بسے ایسے زباں پر حیدرؑ	۵۳
دعوتِ عام ہے کلامِ علیؑ	۵۴
آج تیرہ رجب آ گئی یا علیؑ	۵۶
ستارا لے کر فلک سے آیا، سجا سجایا علیؑ کا سہرا	۵۸

جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا

عاقبت کا ہے مری ساماں ہے ثنائے فاطمہؑ	۶۰
کس کا گھر ایسا ہے جیسا فاطمہ زہراؑ کا گھر	۶۱
ہے عزادارِ حسینؑ پر یہ فیضانِ بتولؑ	۶۲
نامِ زہراؑ سے دوبالا معنی و تفسیر ہے	۶۳
مدحتِ شہزادی کونین حرزِ جاں ہوئی	۶۵
رحمتوں کا درِ زہراؑ پہ خزانہ اترا	۶۶
جب فرشتوں نے درِ زہراؑ سے پائیں روٹیاں	۶۸

نحنی چشم خیرالوریٰ سیدہؑ ۷۰

حضرت امام حسنؑ

زہراؑ کے چمن زار میں اک پھول کھلا ہے ۷۱
آج ہے زہراؑ وحیدرؑ کے چمن کا تذکرہ ۷۲
آنے کو جو اک سبز قبا پوش حسیں ہے ۷۳
منھ پہ باطل کے سیاہی کیسی لائی دیکھیے ۷۴
اس عمل کو دل بیتاب کھنچا آتا ہے ۷۵
شہزادۂ گلگوں کے ہے آنے کی خبر آج ۷۷
کیا شکر ادا کیجیے اس نعمت داور کا ۷۸
مظہر کبریا حسنؑ، دلبر مصطفیٰؐ حسنؑ ۷۹
روشن ضمیر، صاحب کردار ہیں حسنؑ ۸۰

حضرت امام حسینؑ

دل میں غم حسینؑ کو پنہاں کیے ہوئے (تضمین کلام غالبؔ) ۸۲
اپنا اصول آپ بنایا حسینؑ نے ۸۳
کشتی دین پار لگا دی حسینؑ نے ۸۵
خدا بنا ہے یہی تو ندا حسینؑ کی ہے ۸۷
ہے بقائے دین ذکر حضرت عباسؑ سے ۸۸
خاک سمجھے گا کوئی خاکی بھلا شان حسینؑ ۹۰
بس اک برادر و ہمشیر کا ہے ایک مزاج ۹۲

بھیج کر آیاتِ قرآں شانِ شایانِ حسینؑ	۹۳
شہادت کو ملی عمرِ بقا شبیرؑ کے در سے	۹۴
نعمتِ بے بہا حسینؑ کا غم	۹۵
ہے چار سمت جس کا اُجالا حسینؑ ہے	۹۶
دینِ مبیں بچا لیا شبیرؑ کو سلام	۹۷
حورانِ جناں جمع ہیں عصمت کے گھر میں	۹۸
مرے نصاب میں ایسی کوئی کتاب نہیں	۹۹

حضرت اسلم حسینیؔ نوحے سلام

دن رات اپنے لب کا وظیفہ ہے کربلا	۱۰۰
علم و عرفاں آگہی ہے کربلا والوں کا غم	۱۰۱
تاریکی نے دینِ مبیں کا جب گہنانا چاہا چاند	۱۰۲
تشنہ لب کا ماتم ہے بے کفن کا ماتم ہے	۱۰۴
خیبر میں یہ حیدرؑ کو ملا شاہِ پدر سے	۱۰۵
لکھی تھی مدحتِ آلِ عبا اس کی یہ برکت ہے	۱۰۷
عاشور کی یہ شام غریبوں کی شام ہے	۱۰۸
آنسوؤں سے داستانِ تشنگاں لکھی گئی	۱۰۹
خاطر میں کب سفر کی صعوبت ہے اے حسینؑ	۱۱۰
اندھیرے جال پھیلانے کو جب سوئے زمیں آئے	۱۱۲
عالمِ کی ہے تجھ میں نمی چشمِ نم	۱۱۳

ظلم کے منہ پر طمانچہ دستِ ماتم دار ہے	۱۱۴
توحید کی فضا میں ہر بندگی عبادت	۱۱۵
عزا کا اشک کو چھوٹا بہت ہے	۱۱۶
بس خدا کو اور علی کو ہے نبی کی معرفت	۱۱۷
عصرِ عاشور بتائے گئے جیسے قیدی	۱۱۹
مجلسِ آلِ پیمبر روشنی	۱۲۱
گر نہ آنکھوں سے بہہ رہا ہوتا	۱۲۲
جانماز عزا ہے یہ فرشِ عزا	۱۲۳
ہے عبث گر غمِ دنیا میں بہایا آنسو	۱۲۵
اک حقیقی جستجو ہے روشنی کی جستجو	۱۲۷
ہے جو سینہ میں در دِ نہاں معتبر	۱۲۹
نبی کے بعد ولایت کا مرتضیٰ محور	۱۳۰
فکرِ روشن پہ کربلا روشن	۱۳۱
آنکھ میں سارے سمندر کو سمویا جائے	۱۳۳
قلم تحریر جس دم مدحتِ شبیر کرتے ہیں	۱۳۴
مرکزِ خیر درِ بنتِ پیمبر بہتر	۱۳۶
ذوالعشیرہ میں جو ہوا اقرار	۱۳۸
جچتی نہیں نگاہ میں پھر جا بجا کی خاک	۱۳۹
کیا ربِّ جہاں نے جب نظامِ راہبر پیدا	۱۴۰

شعبِ بوطالبؑ میں تجا کر کے یار انے گئے ۱۴۱

قرآں کو حسؑ نے پالیا اس کی ہوئی نجات ۱۴۳

پائے عباسؑ چوم تا دریا ۱۴۴

لہو بارش سے قتلِ شاہ کو دنیا نے پہچانا ۱۴۶

عصیاں سمیٹتے ہوئے توبہ کا مان اشک ۱۴۸

شہ سے بیعت سوال رکھ دیا ہے ۱۴۹

جب حکمتِ حسینؑ نے گل کر دیا چراغ ۱۵۰

حضرت امام سجادؑ

صابر یکتا نقیب کربلا زین العبا ۱۵۱

جیسے عباسؑ ہے وفا کا نام ۱۵۲

بزمِ ہستی کو وجود عابدِ مضطر ملا ۱۵۳

آبروئے بندگی ہے سید سجادؑ سے ۱۵۴

حضرت امام محمد باقرؑ

علم و عرفان کا مینار امامِ باقرؑ ۱۵۶

علم و حلم و آگہی ہے حضرت باقرؑ کا نام ۱۵۷

حضرت امام جعفر صادقؑ

میرے آقا مری سرکار امامِ صادقؑ ۱۵۸

حضرت امام موسی کاظمؑ

ساتویں گوہرِ شہوار امام کاظمؑ ۱۵۹

حضرت امام علی رضاؑ

مدحتِ شاہِ خراساں عاقبت ساماں ہے ۱۶۰

کیا لطف شعر گوئی ثنائے رضاؑ میں ہے ۱۶۱

دین و ایماں، علم و عرفاں، آگہی مشہد میں ہے ۱۶۲

نہیں اور کچھ اے خدا چاہتا ہوں ۱۶۳

حضرت امام محمد تقیؑ

مرکزِ عصمت، طہارت، سرزمین کاظمین ۱۶۵

پیکرِ علم و آگہی جوادؑ ۱۶۶

حضرت امام علی نقیؑ

معدنِ عصمت، ولایت، سرزمین سامرہ ۱۶۷

حضرت امام حسن عسکریؑ

نور کی بارہ دری کا گیارہواں در عسکریؑ ۱۶۸

یہ دو جہاں میں جو روشنی ہے ۱۶۹

حضرت امام زمانہؑ

جو ظہورِ حسن کی آہٹیں ہیں حقیقتیں یہ گماں نہیں ۱۷۰

شیوۂ اہلِ نظر ہے روشنی کا انتظار ۱۷۱

اللہ اللہ رتبۂ اعلیٰ امامِ عصرؑ کا ۱۷۲

تا ابد ایک رہبری آواز ۱۷۴

مصلّیٰ بہتے پانی پر عبادت اور کیا ہوگی ۱۷۶

کیا ہے جو ظاہرا کوئی جلوہ عیاں نہیں ۱۷۸
نہیں ہیں پیشِ نظر جن کے خضر آنکھیں ۱۷۹
اے آپ جو عریضہ کو رکھنا سنبھال کے ۱۸۰
اے حضرتِ زینبؑ کے دلدار چلے آؤ ۱۸۱

خاندانِ رسالتؐ

بزمِ عرفانی میں علم و آگہی کی بات ہے ۱۸۲
کس قیامت کی تھی فہم و آگاہی عمران کی ۱۸۳
ربِ اکبر نے رکھا اونچا ابو طالبؑ کا نام ۱۸۵
باوفا باصفا ابو طالبؑ ۱۸۷
بیاں کر قلم کچھ خصالِ خدیجہؑ ۱۸۹
سخاوت شناسا جنابِ خدیجہؑ ۱۹۱
زوجہ شیرِ خدا اُم البنینؑ ۱۹۲
مادرِ شیرِ خدا بنتِ اسدؑ ۱۹۳
بیگانہ وہ ہو جاتا ہے ہر رنج و الم سے ۱۹۴
آگہی کی روشنی، ماہِ عزا کی روشنی ۱۹۶
آغازِ کربلا ہے ساکنہؑ تری ندا سے ۱۹۸
کہہ کے یا عباسؑ اٹھے راہِ وحدت میں قدم ۱۹۹
دشمنوں پر جو جھپٹتا ہے سپاہی صف شکن ۲۰۰
جیسے ہو اشق سمانہ جرار ایک بھی ۲۰۱

نورِ عینِ مرتضیٰ، امُّ البنین کا مرتبہ	۲۰۲
صبر و رضا کی بات شہِ کربلا سے ہے	۲۰۳
حضرتِ شبیرؑ سے باقی اگر اسلام ہے	۲۰۴
کیا قلم لکھے کہ کیا عباسؑ ہیں	۲۰۵
عزم و ہمت، حوصلہ، صبر و رضا زینبؑ کا نام	۲۰۶
ہے برکتِ اولینِ شعباں، جہاں میں آئی علیؑ کی بیٹی	۲۰۷
اشک آنکھوں میں جھلملاتے ہیں	۲۰۹
بانٹتے رہتے ہیں علمِ دیں کے گوہر قُم کے لوگ	۲۱۰
بزمِ نسواں میں وفا کی بے بدل تصویر ہے	۲۱۲
حرفِ مدحت کیا لکھوں معصومۂ قُم کے لیے	۲۱۳
مرکزِ علم و ہنر ہے وادیٔ عرفان ہے	۲۱۵
قُم کی معصومہؑ شفاعت کی ضمانت فاطمہؑ	۲۱۷
جب زیارت کی شرف معصومۂ قُم سے ملا	۲۱۸
قُم کی زمیں کا مرتبہ عرشِ علا کا ہے	۲۲۰
آج ہے موسیٰ کاظمؑ کے چمن کا تذکرہ	۲۲۱
جمالِ فاطمہ زہراؑ ہیں قُم کی معصومہؑ	۲۲۳

جنابِ سکینہؑ، جنابِ اکبرؑ، اصغرؑ و قاسمؑ

روتے روتے جو سو گئی بچی	۲۲۳
ہے سکینہؑ مثلِ زہراؑ ہر قدم پر کامیاب	۲۲۶

آئی کل کعبے کے اندر روشنی ۲۲۷

نوید آمدِ گلِ پیر بن علی اکبرؑ ۲۲۸

گلِ آلِ پیمبرؐ روشنی ۲۲۹

یہ ماہِ رجب، ماہِ رجب، ماہِ رجب ہے ۲۳۰

غدیر

میدانِ خُم میں آج ترانہ علیؑ کا ہے ۲۳۲

کیسی مبارک ساعت تھی جب مطلعِ خم پر چمکا چاند ۲۳۳

غدیرِ خم میں جو پائی ولایت ہو تو ایسی ہو ۲۳۵

ہوا جو باغِ ولا میں چلی غدیر کے دن ۲۳۶

سرمۂ اہلِ نظر ہے خاکِ میدانِ غدیر ۲۳۸

نقش کرلی دل پہ تصویرِ غدیر ۲۴۰

سامنا اہلِ کسا سے ہے بنی نجران کا ۲۴۱

کیا لکھے کوئی بھلا عظمت شبِ معراج کی ۲۴۲

مباہلہ

کیسا شوال تھا مدینے میں ۲۴۳

جائے ماتم ہے انہدامِ بقیع ۲۴۵

عید زہراؑ

خوشی کی بزم سجاؤ کہ سوگ ختم ہوا ۲۴۷

ہے نویں کی خوشی، آ گئی کی خوشی ۲۴۸

جناب مسلم ابن عقیلؑ

دنیا کے لیے ہے درسِ وفا منصب سے محبت مسلمؑ کی ۲۴۹
نہ سفیر ایسا ملا اور نہ سفارت مسلمؑ ۲۵۰

جناب حرؑ

گرچہ شب میں صفِ اعدا کے برابر تھا حُرؑ ۲۵۱

جناب امیر حمزہؑ

نبیؐ کے حامی، نبیؐ کے ناصر، مثالِ حیدرؑ، امیر حمزہؑ ۲۵۲

جناب زعفر جنؑ

جاں نثارِ شہِ ذیشان جنابِ زعفرؑ ۲۵۳
شخصی منظوم خراج عقیدت ۲۵۵
چھپ گئے نگاہوں سے آپ سے وہ سینے میں
نقد کی، تحقیق کی پہچان اکبر حیدری ۲۵۶
کیا لکھوں جو قبلہ باقر آپ تھے ۲۵۸
مثلِ اکبرؑ ابھی جواں تھے تم ۲۵۹
شفقتوں سے بھرا جہاں تھے تم ۲۶۱
بزمِ رثا کی روشنی اقبال کاظمی ۲۶۲
اس جہاں سے گزر گئیں باجی ۲۶۳

maablib.org

چراغ سے چراغ

سید رفیق عباس جعفری

پیدائش ۷ا نومبر ۱۹۴۵ء شہر بلرام پور۔ یوپی۔ غیر منقسم ہندوستان۔ والد صاحب قانون کے پیشے سے منسلک تھے۔ بیشتر تعلیم کراچی میں ہوئی۔ مختلف ملازمتوں کے بعد ۱۹۶۷ء میں اسٹیٹ بینک میں ملازمت اختیار کی۔ چالیس سالہ ملازمت کے بعد ۲۰۰۷ء میں ریٹائر منٹ۔ میٹرک کے بعد کی تمام تعلیم دوران ملازمت حاصل کی۔ کسی حد تک ''سیلف میڈ''۔ بی کام کے بعد ایل ایل بی کیا۔ بینکنگ کے سرٹیفکیٹ اور ڈپلوما امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیے۔ کئی کورسز آئی بی اے کراچی سے کیے۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹری کا چار سالہ کورس سینٹرل ہومیو پیتھک کالج سے کیا مگر پریکٹس نہ کرسکنے کے باعث یہ محنت بے کار گئی۔

بچپن سے گھر میں ادبی ماحول ملا۔ گھر میں رسالے، اخبار برابر آتے تھے، جنہیں گھر کے بڑے پڑھتے بھی تھے اور پڑھواتے بھی تھے۔ والدہ رثائی شاعرہ تھیں۔ میرے توسط سے طرحی مسالموں میں شرکت کرتی تھیں۔ والد شاعر نہیں تھے مگر شعری ذوق رکھتے تھے۔ ردیف، قافیہ، شعریت، اوزان سے بچپن میں روشناس کرایا۔ مزید ادبی ذوق میر انیسؔ اور دبیرؔ کے مرثیے، نجم آفندی کے نوحے اور دوسرے شعراء کے سوز وسلام پڑھ اور سن کر پیدا ہوا۔ والدہ کو انیس و دبیر کے بہت سے مرثیے پورے کے پورے ازبر تھے۔

کل چار بہن بھائی تھے۔ دو بہن اور دو بھائی۔ دونوں بہنیں مجھ سے بڑی

تھیں۔ جو مجھ سے بڑی تھیں ان کا تیس سال کی عمر میں ۱۹۷۳ء میں انتقال ہو گیا۔ دوسری بہن جو سب سے بڑی تھیں کا ۲۰۱۶ میں انتقال ہو گیا۔ وہ نثر نگار تھیں۔ چھوٹا بھائی عقیل عباس جعفری بہترین شاعر، ادیب، محقق اور دانشور ہے۔ درجنوں تحقیقی کتابوں کا مصنف ہے۔ اس کی شاہکار کتاب ''پاکستان کرونکلز'' ہے جو پاکستان کی ۱۴ اگست ۱۹۴۷ سے اب تک کی مکمل باتصویر تاریخ ہے۔ ننھیال میں سیّد محمد جعفری، ظریف جبل پوری اور قمر ہوشنگ آبادی مشہور گزرے ہیں۔ دوھیال میں علی سردار جعفری نے ہندوستان میں بہت نام کمایا۔

نوجوانی میں افسانے، نظمیں، غزلیں وغیرہ لکھیں، جو اُس وقت کے رسائل، روزناموں کے ادبی اور طلبہ صفحات پر شائع ہوئیں۔ شاعری کا ایک مختصر مجموعہ ''کسک'' کمپوز کرا کے رکھا ہوا ہے۔ ایک کتاب '' لکھے جو خط تجھے'' ایک اسیر دوست کو لکھے گئے ذاتی خطوط پر مشتمل ہے اور ایک مختصر کتاب انگریزی میں اپنے ہندوستان کے سفر کے بارے میں تحریر کر چکا ہوں۔ سلام اور مناقب تھوڑے بہت کہے ہیں۔ ان کا مجموعہ ''سخن چراغاں'' پیش خدمت ہے۔ کلام پر جناب شاداں دہلوی سے اصلاح لیتا رہا ہوں۔

سب سے پہلے میرے دو مضامین سہ ماہی ''سربکف'' میں ''سفرنامہ زیارت کربلا'' اور ''سفرنامہ حج'' کے عنوان سے شائع ہوئے۔ یہ مضامین جناب شبیر احمد انصاری کی فرمائش پر تحریر کیے تھے جو ''سربکف'' کے مدیر تھے۔ سن ۲۰۰۹ء میں باقاعدگی سے مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ پہلا مضمون ماہنامہ ''طاہرہ'' کراچی میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ماہنامہ ''خواجگان'' کا رخ کیا۔ زیادہ تر مضامین ماہ نامہ ''خواجگان'' لاہور کے لیے لکھے۔ اس ادارے کی حوصلہ افزائی

بہت بڑا احسان ہے۔ جنوری ۲۰۱۱ سے اس کا اعزازی مدیر ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مضامین ماہ نامہ "طاہرہ" کراچی، ماہ نامہ "اصلاح" کراچی، ماہ نامہ "امامیہ میگزین" کراچی اور دوماہی "سربکف" کراچی میں شائع ہو چکے ہیں۔

اسی دوران میں نے ایک طویل مضمون "قرآن اور شہزادی فاطمہؑ" کے عنوان سے لکھا، جس میں قرآن مجید کی ان آیتوں کی نشاندہی کی گئی جو شہزادیؑ کی عظمت و بزرگی سے مربوط ہیں۔ ہر آیت کے ذیل میں تمام مکاتب فکر کی تفاسیر سے استفادہ کیا گیا۔ اس مضمون کو میں نے مفسر قرآن ڈاکٹر محمد حسن رضوی صاحب کو اور پھر علامہ سید شہنشاہ حسین نقوی صاحب کو دکھایا۔ دونوں نے اسے بڑھانے اور کتابی شکل دینے کا مشورہ دیا۔ اس طرح کچھ مزید آیات اور تفاسیر قرآنی کو شامل کر کے کتابی شکل دی گئی۔ اسے علامہ شہنشاہ نقوی صاحب کی سرپرستی میں چلنے والے ادارے "باب العلم دارالتحقیق" نے تیار کیا اور "الکساء پبلیکیشنز" نے سن ۲۰۱۰ء میں شائع کیا۔ الحمدللہ اب اس کا دوسرا ایڈیشن علی اکبر جیوانی ٹرسٹ نے ۲۰۱۶ء میں شائع کیا ہے۔

ماشاءاللہ پانچ بچے ہیں۔ تین بیٹے سید محمد عباس جعفری، سید محمد دانش جعفری اور سید محمد تابش جعفری بالترتیب بی ای الیکٹرانکس، بی ای انڈسٹریل الیکٹرانکس اور بی ایس سی ایس کر کے مختلف جگہوں پر برسرِ روزگار ہیں۔ بڑی بیٹی بینش فاطمہ بی ایس سی کر کے شادی کے بعد اپنے شوہر سید نادر اشفاق نقوی کے ساتھ ٹورنٹو کینیڈا میں مقیم ہے۔ اس کے سسر مرحوم سید منور حسین شارب نقوی بھی شاعر اہلبیتؑ تھے۔ چھوٹی بیٹی سیدہ روش فاطمہ این ای ڈی انجینئرنگ یونیورسٹی سے الیکٹریکل انجینئرنگ مکمل کر کے اپنے میاں سید علی اسد جعفری کے ساتھ اس وقت

برطانیہ میں رہائش پذیر ہے۔ یہ بچی دوسرے بچوں کی بہ نسبت اچھا ادبی وشعری ذوق رکھتی ہے، ویسے سب ہی ادبی ذوق کے حامل ہیں۔ سید محمد دانش جعفری اور ان کا بیٹا سید زین الحسن جعفری آک لینڈ، نیوزی لینڈ میں منقبت اور نوحہ خوانی کرتے ہیں۔

زندگی کی شام ہونے کو آئی۔ پارکنسن بیماری نے بدن پر پنجے گاڑ دیے ہیں۔ کسی پل رخصت ہوا چاہتا ہوں۔ تمام لوگ جن سے کسی بھی عنوان سے رابطہ ہوا معافی اور دعائے خیر کا طالب ہوں۔

OOOOOOOO

maablib.org

نظارۂ ”سخن چراغاں“

محمدؐ وآلِ محمدؐ کا ذکر صدیوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ ان کے نام لیوا نثر نگاری، شاعری یا محض سماعت سے اس کارِ خیر میں اپنا حصہ ڈالتے رہتے ہیں۔ شعرا حضرات مرثیہ نگاری، منقبت وسلام نگاری کے ذریعہ اظہارِ عقیدت کرتے ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے جناب سید رفیق عباس جعفری صاحب سے کراچی کی محافل اور مجالس میں ولائی ادب کے حوالے سے نیاز حاصل ہوتا رہا۔ اب ان کا مجموعہ کلام ”سخن چراغاں“ نظر سے گزرا۔

کچھ عرصہ پہلے ان کی کتاب ”قرآن اور شہزادی فاطمہؑ“ شائع ہوئی تو ادبی محفلوں سے جعفری صاحب کا تعارف ہوا۔ امامیہ رسائل اور جرائد میں ان کے مضامین اور کلام شائع ہوئے۔ اس کے بعد مجالس میں سلام گزار اور محافل میں منقبت گزار کی حیثیت سے انہیں سننے کا موقع ملا۔ جب یہ مجموعہ نظر سے گزرا تو کچھ مانوس سا محسوس ہوا کیونکہ اس میں موجود بہت سا کلام میرا سنا ہوا ہے۔

اجمالاً اس مجموعہ میں شامل کلام کی خصوصیات:

طویل ردیف:

سب سے اچھا کلام جو مجھے اس مجموعے میں لگا وہ طویل ردیف میں ہے۔ بنیادی طور پر طویل ردیف ہی شعر کہلواتی ہے اور طویل ردیف کا نبھانا مشکل ہوتا ہے۔ رفیق عباس صاحب نے طویل ردائف کو بہت خوب نبھایا ہے:

منقبت جنابِ زینبؑ ”علیؑ کی بیٹی“

ولادتِ فاطمہؑ پہ جیسے نبیؐ کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں
وہی چمک باپ کی نظر میں جگانے آئی علیؑ کی بیٹی

"علیؑ کا سہرا"

یہ ایک شادی ہے دو جہاں میں جو حکمِ ربّی سے طے ہوئی ہے
بہت انوکھا ، بڑا نرالا ، بہت اچھوتا علیؑ کا سہرا

منقبت "امامِ زمانہ"

؎ جو پسِ نقاب ہے جلوہ گر ، اسی شمع پر ہے مری نظر
کہ وہی ہے جلوۂ معتبر ، جو ہے غیب اور جو عیاں نہیں

منقبت "چاند"

؎ کیسی مبارک ساعت تھی جب مطلعِ خم پر چمکا چاند
پھر نہیں دیکھا چشمِ فلک نے ایسا روشن پیارا چاند

عقیدتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ

ولائی شاعری کی بنیاد عقیدتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ ہوتی ہے۔ کسی شاعر کے ہاں اس میں شدت ہوتی ہے اور کہیں اس میں کمی محسوس ہوتی ہے۔ یہاں اس جذبے میں شدت پائی جاتی ہے۔ مثلاً:

؎ نجف ، مشہد ، مدینہ ، کربلا و کاظمین و قُم
یہیں رہتا ہے ہر مومن کہیں جائے کہیں آئے

؎ جب سے وہ در چوم کے آیا ہوں لگتا ہے مجھے
جسم میرے پاس ہے اور جاں مری مشہد میں ہے

خلوص وسادگی:

مشکل الفاظ سے پرہیز کیا گیا ہے۔ الفاظ سادہ ہیں مگر گہرے مفہوم سے آراستہ۔ پورے مجموعے میں اجمالاً خلوص و سادگی کو سلیقہ سے برتا گیا ہے اور وہی اشعار کا جوہر بن گیا ہے:

ذاتِ اکبر بیاں کر پائے
لفظ ایسا کوئی بنا نہ ہوا

جو بچہ تیر کھا کر مسکرایا
اسی پر اک جہاں روتا بہت ہے

علمی قابلیت کے حامل اشعار:

کلام میں جا بجا قرآن واحادیث کا ذکر ہے۔ اگرچہ اشعار کی قید و بند میں احادیث اور قرآن کے مفہوم کو لانا مشکل کام ہے لیکن اس کو بخوبی انجام دیا گیا ہے:

ہے سند قرآن کی ان پر یہ ہیں خلقِ عظیم
پانے والا یہ شرف جز مصطفیؐ کوئی نہیں

سورۂ والعصر ہو، والنجم ہو، احزاب ہو
پنجتنؑ ہی پنجتنؑ ہیں جا بجا قرآن میں

روئے قرآں سے ولی اللہ اور اس کا رسولؐ
اور ولی وہ بھی کہ جس نے جھک کے دی انگشتری

ے دیتے جاؤ روٹیاں اور لیتے جاؤ آیتیں
ھل اتیٰ رب نے عطا کی بر عطائے پنجتنؑ

عہدِ حاضر کی عکاسی اور اندازِ جدید:

ے کاش مخلص رہنما مل جائیں ارضِ پاک کو
کاش ہم ویسے بنیں جیسے ہیں اکثر قُم کے لوگ

ے وقت کا ہے یہ تقاضہ ، دلِ نسلِ نو میں
تخم بچپن سے ولایت کا جو بویا جائے

دلیل و منطق:

ے وہ جو منکرینِ امام ہیں، مرا ان سے ایک سوال ہے
وہ کہاں سے لیں گے ہدایتیں جو کوئی امامِ زماں نہیں

ے ہے ہدایت کی ضرورت حشر تک انسان کو
اور تقاضہ عدل کا ہونا امامِ عصرؑ کا

سلام نگاری، جذبہ اور فکر سے بھرپور:

شاعری فکر، جذبہ اور حرف کے خوب صورت آمیزے کا نام ہے۔ رفیق عباس صاحب کے ہاں ہر کلام میں یہ حسن موجود ہے، خاص کر سلام میں۔ چھوٹی بحر میں صرف ایک سلام "چشمِ نم" کے دو اشعار ملاحظہ فرمائیں:

ے درسے شبیرؑ کے نعمتیں دو ملیں
ایک شوقِ عزا دوسری چشمِ نم

ے جس کے کہنے پہ خیمے بٹے نہر سے
وہ نہ بھولا کبھی شاہ کی چشمِ نم

تخلص کا مفہوماً استعمال:

رفیق عباس صاحب نے مقطعوں میں اپنے نام (رفیق بہ معنی دوست) کو خوب نبھایا ہے۔ استاد قمرؔ جلالوی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے:

ے مثالی رفیقِ حیاتِ پیمبرؐ
جنابِ خدیجہؑ ، جنابِ خدیجہؑ

ے بھائی ، نانا اور بابا نے نہیں پائے رفیق
جیسے مخلص باوفا ٹھہرے رفیقانِ حسینؑ

ے کاش ہوتا بوذرؓ و سلمانؓ جیسا میں رفیق
جز محمدؐ جن کا رتبہ جانتا کوئی نہیں

ے ایسے ہوتے ہیں صحابی ان کو کہتے ہیں رفیق
بوذرؓو سلمانؓ و قنبرؓ ہیں رفیقانِ علیؑ

کیسے وہ ایک جان بشر رفیق تھے
دنیا کو یہ مثال دکھا دی حسینؑ نے

تھے ابوطالبؑ رفیقِ زندگی
اور بہو تھیں فاطمہؑ، بنت اسدؑ

اعلیٰ پائے کے چند اشعار:

زبان پھیرنا سوکھے لبوں پہ اصغرؑ کا
جواب ظلم و ستم ہے سوال آب نہیں

کرب و بلا میں چاند سا بیٹا اس کا ٹکڑے ہوتا تھا
جس کے جد کا ایک اشارا ٹکڑے کر دیتا تھا چاند

میں بچھا ہوا ہوں زمین پر، تو محیطِ عرشِ عظیم پر
میں ہوں منتظر تو ہے منتظر، میں کہیں نہیں تو کہاں نہیں

وار شِشماہے پہ کرنا بزدلی ہے حرملہ
مسکرانا تیر پر مردانگی کی بات ہے

ہستیِ انساں بیاں کرتا ہے رب کھا کر قسم
ذکر ہے والعصر میں کس کا ؟ امامِ عصرؑ کا

غور سے سنیے ہے یہ "مولا علی مولا علی"
دل کی دھڑکن کر رہی ہے جیسے اعلانِ غدیر

خانۂ کعبہ تری قسمت کھلی
جب تری دیوار میں اک در کھلا

سورۂ انسان جس شب پڑھ کے میں سویا کبھی
خواب میں پھر چاند سورج بن کے آئیں روٹیاں

عیدِ زہراؑ کے حوالے سے بہت اچھا پیغام ہے:

غمِ حسینؑ ہے وابستہ اپنی سانسوں سے
حسینیت نہ بھلاؤ کہ سوگ ختم ہوا

قمر حسنین

مارچ ۲۰۱۸

maablib.org

حمد

رمز توحید جس پہ وا نہ ہوا

رمز توحید جس پہ وا نہ ہوا
حمد کہنے کا حوصلہ نہ ہوا

پھر بھی ایسا سلسلہ نہ ہوا
"رب ارنی" کا غلغلہ نہ ہوا

چاہتا روز ہوں کہ حمد کہوں
کام مشکل ہے ہو سکا نہ ہوا

ذات اکبر بیان کر پائے
لفظ ایسا کوئی بنا نہ ہوا

خاک تک چھانی خاکساری سے
خاک سے خاک شکریہ نہ ہوا

کس کو کیا کچھ نہیں دیا تو نے
کم کبھی کب ترا خزانہ ہوا

ماں نے کہنا جب ایک سکھلایا
یہ سبق دل سے پھر جدا نہ ہوا

بے طلب بھی تری عطا ہے بہت
یہ دعا تو فقط بہانہ ہوا

سر سے پا تک ہیں سب ترے مقروض
قرض بھی وہ کہ جو ادا نہ ہوا

حمد کہہ لی رفیق ہم نے مگر
"حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا"

''پنجتن''

جب ہدایت کے افق پر جگمگائے پنجتن

جب ہدایت کے افق پر جگمگائے پنجتن
دین وایماں، علم وعرفاں بن کے چھائے پنجتن

کیا جچے کوئی نگاہوں میں بجائے پنجتن
قلب وروحِ مومنیں میں جب سمائے پنجتن

آنکھ کا سرمہ بنالے، دل میں رکھے، چوم لے
پائے گر قسمت سے کوئی خاکِ پائے پنجتن

رجس ان سے دور رکھنے کی خدا نے دی نوید
ایسے طاہر لوگ تھے زیرِ کسائے پنجتن

تھی نمازِ عشق میں وہ بھی مودت کی اذاں
دار پر کی تھی جو میثمؓ نے ثنائے پنجتن

دیتے جاؤ روٹیاں اور لیتے جاؤ آیتیں
ھل اتیٰ رب نے عطا کی بر عطائے پنجتن

جنبشِ لب بھی نہ کی اور معرکہ سر کر لیا
سامنے نجرانیوں کے جوں ہی آئے پنجتن

جو درِ زہراؑ پہ ہوتا ہے فرشتوں کا نزول
عرشِ ربِ دو جہاں ہیں کارہائے پنجتن

در پہ زہراؑ کے تلاوت آیۂ تطہیر کی
لحنِ احمدؐ میں ہے قرآں کی ثنائے پنجتن

منکرِ آلِ نبیؐ، ان کو یقیں پر مان لے
حشر میں کہتا پھرے گا ہائے ہائے پنجتن

دو جہاں کی رونقیں ان کے ہی دم سے ہیں رفیق
خلقتِ کون و مکاں ہے بر بنائے پنجتن

maablib.org

نعت

آپ جیسا دو جہاں میں باخدا کوئی نہیں

آپ جیسا دو جہاں میں باخدا کوئی نہیں
یا نبیؐ کوئی نہیں یا مصطفےٰؐ کوئی نہیں

شبرؑ و شبیرؑ و حیدرؑ، فاطمہؑ اور مصطفےٰؐ
شاملِ اہلِ کساء ان کے سوا کوئی نہیں

ذرہ ذرہ مہرِ تاباں، کوچہ کوچہ روشنی
شہر ہے جیسا مدینہ دوسرا کوئی نہیں

ہے سند قرآن کی ان پر یہ ہیں خُلقِ عظیم
پانے والا یہ شرف جز مصطفےٰؐ کوئی نہیں

بالیقیں کہتے ہیں دشمن جس کو صادق اور امین
ہاں ازل سے تا ابد وہ رہنما کوئی نہیں

جس کا سکہ ہے رواں نوعِ بشر کے قلب پر
ہادیان دہر میں ایسا ملا کوئی نہیں

آلِ عمران، آلِ ابراہیم ہیں آلِ نبیؐ
اور آلِ مصطفےٰ کے ماسوا کوئی نہیں

کون انعمت علیہم، کیا صراطِ مستقیم
کہتے ہیں دس بار پر پہچانتا کوئی نہیں

یہ تو یہاں کے غلاموں کی طرح کوئی تو ہو
ہم نے تاریخوں میں ڈھونڈھا پر ملا کوئی نہیں

کیسا حج کیسی عبادت بے ولا کی کیا نماز
عمر بھر سجدے کیے لیکن صلہ کوئی نہیں

ہے ابوطالبؑ کے ایماں کا بہت وہ فکر مند
جس کو اپنے باپ دادا کا پتہ کوئی نہیں

کاش ہوتا بوذرؓ و سلمانؓ جیسا میں رفیق
جز محمدؐ جن کا رتبہ جانتا کوئی نہیں

maablib.org

نعت

آپؐ ہوتے نہ گر مدینے میں

آپؐ ہوتے نہ گر مدینے میں
اچھے لگتے نہ گھر مدینے میں

تو نے دیکھا تھا آیۂ تطہیر
بس فقط ایک گھر مدینے میں

آنکھ سے چومتے ہیں ہر ذرہ
صاحبانِ نظر مدینے میں

شہر آنکھوں میں کب سماتے ہیں
یہ صفت ہے مگر مدینے میں

ہے مثالی درِ مدینۂ علم
اور زہراؑ کا در مدینے میں

دیکھ کر چاند چھپتا پھرتا ہے
روشنی اس قدر مدینے میں

اشک روضے پہ یوں چھلکتے ہیں
جیسے برسیں گُہر مدینے میں

بیٹے راہب کو مل گئے جیسے
پائے فطرس نے پر مدینے میں

کیوں حسیں تر یہاں پہ لگتے ہیں
پھول ، تارے ، قمر ، مدینے میں
سونے چاندی کی بات کیا کیجیے
بکھرے دیکھے گہر مدینے میں
داغِ عصیاں کے باوجود رفیقؔ
چاہتے ہو گزر مدینے میں

نعت

نعت لکھنا چاہتے ہیں جب ثنا خوانِ رسولؐ

نعت لکھنا چاہتے ہیں جب ثنا خوانِ رسولؐ
چاند تارے لفظ بن جاتے ہیں شایانِ رسولؐ

آمدِ ختم الرسلؐ سے ختم ظلم و جہل ہے
ہیں ملائک شش جہت میں زمزمہ خوانِ رسولؐ

فیض پاتے ہیں برابر سے فقیر و بادشاہ
کُل پہ برسا کھل کے برسا ہے فیضانِ رسولؐ

تھا یہ پہلے شہر کیسا کیا ہمیں اس سے غرض
بعد ہجرت بن گیا یثرب دبستانِ رسولؐ

نعمتِ عظمٰی خدیجہؓ، ضامنِ نسلِ نبیؐ
نعمت اعظم ابوطالبؑ نگہبانِ رسولؐ

چاند سورج ہاتھ پر رکھ دو نہ ہوگا ترکِ حق
حق پہ ڈٹ جانے کا مظہر ہے یہ فرمانِ رسولؐ

عرضِ حاجت بوذرؓ و سلمانؓ سے کیجیے رفیقؔ
عاقبت ہو ساتھ منجملہ غلامانِ رسولؐ

نعت

آرام کناں جو ہیں حضرات مدینے میں

آرام کناں جو ہیں حضرات مدینے میں
اکرام کی ہے ان کی برسات مدینے میں

مولِد بھی ہے مدفن بھی، مسکن بھی ہے مخزن بھی
معصوموں کے دم سے ہیں برکات مدینے میں

عصمت کی نبوت کی رحمت کی امامت کی
اک در پہ سمٹ آئیں نعمات مدینے میں

کیا کیف کا عالم تھا کیا نور کی بارش تھی
تطہیر کی جب اتریں آیات مدینے میں

ہو علم کی عرفاں کی دنیا کی کہ عقبیٰ کی
بٹتی ہے بہت کھل کر خیرات مدینے میں

روضے سے بقیہ تک اک نور کا ہالہ ہے
جنت کے نظر آئے باغات مدینے میں

پھٹ جائے نہ یہ سینہ اب فرطِ عقیدت سے
جس طرح ابھرتے ہیں جذبات مدینے میں

کن پائے مبارک سے مس ہونے کا رتبہ ہے
گوہر کی طرح پائے ذرات مدینے میں

لگتا ہے مدقق ایسے اک عمر کا حاصل تھے
جو آپ گزار آئے لمحات مدینے میں

نعت

زندگی زندگی سرزمینِ نبیؐ

زندگی زندگی سرزمینِ نبیؐ
روشنی روشنی ! سرزمینِ نبیؐ

شہر ایسا نہیں کرۂ ارض پر
جیسا شہرِ نبیؐ سرزمینِ نبیؐ

رشک سے عرش والے بھی دیکھیں جسے
سرزمینِ حق سرزمینِ نبیؐ

ہجرتِ مصطفیؐ خاص تیرے لیے
وصل کی تھی گھڑی سرزمینِ نبیؐ

تو نے چومے قدم بڑھ کے معصوم کے
تیری خوش قسمتی سرزمینِ نبیؐ

وہ ہے اشرف صفت، تو منور لقب
سرزمینِ ولی ، سرزمینِ نبیؐ

لے کے تاجِ ولایت کسی نے یہاں
دی ہے انگشتری سرزمینِ نبیؐ

تیرے حصے میں آئیں حسیں آیتیں
جیسے تطہیر کی سرزمینِ نبیؐ

گلشنِ فاطمہؑ تجھ میں پھولا پھلا
پھول ، بوٹے ، کلی سرزمینِ نبیؐ
چشمِ نم ناز کر اپنے اعزاز پر
تیرا سرمہ بنی سرزمینِ نبیؐ
جیسی شادی علیؑ فاطمہؑ کی ہوئی
تجھ پہ کس کی ہوئی سرزمینِ نبیؐ
طولِ سجدہ نبیؐ کا کسی کے سبب
کون ہے یہ "کسی" سرزمین نبیؐ ؟
یہ بقیعے میں کیوں کر خزاں چھا گئی
کیسی آندھی چلی سرزمینِ نبیؐ
کاش سن پائے وہ بھی رفیقؔ حزیں
نعت گوئی تری سرزمینِ نبیؐ

maablib.org

قرآن‘‘

قرآن واہلبیتؑ

حق کا دیکھا یہ انوکھا معجزہ قرآن میں
یا خدا ہے یا ہیں چودہؑ باخدا قرآن میں

دِل نے ڈھونڈی مدحتِ آلِ عباؑ قرآن میں — اور پایا اُس کو روشن جا بہ جا قرآن میں
پانچ اور بارہ کا منکر اِس لیے حیران ہے — پنجتنؑ کا ذکر آیا بارہا قرآن میں
آیۂ تطہیر سے وابستہ ہیں بس پنجتنؑ — اِس لیے ڈالا ہے قفلِ اِنما قرآن میں
کیا عطا ہے حُل تھی وہ بہرِ تقریبِ خدا — ہے گواہی جس پہ آیت ’’ھل اتیٰ‘‘ قرآن میں
کوثر و قربیٰ و شجرِ طیبہ کے نام سے — مدحِ اہلِ بیتؑ کا ہے سلسلہ قرآن میں
اے نبیؐ اُمت سے چاہو بس محبت آلؑ کی — ہے یہی کارِ رسالتؐ کا صلہ قرآن میں
کیسی واضح فتح ہے توحید کی تثلیث پر — اہلِ نجراں کے مقابل کون تھا قرآن میں
یہ اگر کہہ دیں تو ریزہ ریزہ ہو جائیں پہاڑ — کس کے ذِکر کا یہ ہُوا ہے تذکرہ قرآن میں
سورۂ وَالعصر ہو وَالنّجم ہو اَحزاب ہو — پنجتنؑ ہی پنجتنؑ ہیں جا بجا قرآن میں
دس شبوں کی ہو قسم یا ’’کاف ہا یا عین صاد‘‘ — کیسے لفظوں میں ہے ذکرِ کربلا قرآن میں

جس طرح کوئی سمندر سے چنے موتی رتنؔ
ایسے ڈھونڈا ہم نے ذکرِ فاطمہؑ قرآن میں

قرآن

مل رہی ہے زندگی کو زندگی قران سے

مل رہی ہے زندگی کو زندگی قران سے
"لے رہی ہے روشنی بھی روشنی قرآن سے" ☆

آیۂ تطہیر کی تفسیر سے ثابت ہوئی
اہل بیت پاک کی پاکیزگی قرآن سے

دی انگوٹھی لی ولایت خوب تم نے اے علیؑ
اس سخاوت کی خبر ہم کو ملی قرآن سے

ساتھ ہیں قرآن کے آلِ رسولؐ دوسرا
گویا ان سے دشمنی ہے، دشمنی قرآن سے

لفظِ کوثر کے معانی خیر سے خیر کثیر
طعنۂ ابتر کی ہے ردِ جلی قرآن سے

آیۂ والعصر ہو یا کاف ہا یا عین صاد
داستانِ کربلا روشن ملی قرآن سے

نوکِ نیزہ پر تلاوت کہہ رہی ہے برملا
حضرت شبیرؑ کی وابستگی قرآن سے

رہ کے بھوکے روٹیاں دیں تو سندان کے لیے
سورۂ انساں کی صورت میں ملی قرآن سے

خادمہ فضہؑ ہیں زہراؑ کی وہ عالی مرتبت
گفتگو تا عمر جو کرتی رہی قرآن سے

چاہتا ہے گر خزانے علم و حکمت کے ملیں
لو لگا لے اے رفیقؔ جعفری قرآن سے

☆طرحی مصرع

حضرت علیؑ

مدحت نبیؐ کی ہے نہ ثنائے خدا الگ

مدحت نبیؐ کی ہے نہ ثنائے خدا الگ
قرآں سے جیسے ہو نہ حدیثِ کسا الگ

بعد از نماز نادِ علیؑ اس لیے پڑھی
کب ہے علیؑ کے ذکر سے ذکرِ خدا الگ ☆

انجام اس کا حارثِ نعمان سا ہوا
جس نے غدیرِ خُم سے کیا راستہ الگ

اُمِ ابیہا ایک ہی بیٹی جہاں میں ہے
رُتبہ یہ فاطمہؑ کو جہاں سے ملا الگ

اس پر حدیثِ بضعۃ منّی گواہ ہے
اِک لحظہ بھی نبیؐ سے نہیں فاطمہؑ الگ

کم کر سکا نہ حُبِّ علیؑ ظلمِ طالبان
لاٹھی کے مارنے سے نہ پانی ہوا الگ

کہہ کر یہ ابن سعد سے حُر ہو گیا الگ
دوزخ ہے تری راہ، مرا راستہ الگ

وردِ زباں ہے ذکرِ علیؑ اس لیے رفیق
یہ ہے عبادتوں کا عجب سلسلہ الگ

☆ مصرع طرح

maablib.org

حضرت علیؑ

آج موضوعِ سخن ہے فاتحِ خیبر کا نام

آج موضوعِ سخن ہے فاتحِ خیبر کا نام
مرشدِ قنبر کا یعنی حاکمِ اشتر کا نام

لفظِ خیبر سن کے جانے ذہن میں آتا ہے کون
کیا خیال آتا ہے سن کے کلمۂ اژدر کا نام

کون ہے چادر کے نیچے پوچھتے ہیں جبرئیل
لے خدا سبطینؑ و احمدؐ، فاطمہؑ، حیدرؑ کا نام

کھلکھلا کر ہنس پڑی دیوارِ کعبہ اس گھڑی
واسطے میں ایک ماں نے جب لیا حیدرؑ کا نام

طعنۂ ابتر دیا کرتے تھے پیغمبرؐ کو لوگ
فاطمہؑ رب نے عطا کی اور دیا کوثر کا نام

وقتِ مشکل اپنوں اپنوں کو بلاتے ہیں سبھی
ہم علیؑ کہتے ہیں تم لو مرحب و عنتر کا نام

بھیک مانگوں کس کے در پر پوچھتا ہے جب کوئی
خود بخود آتا ہے لب پر فاطمہؑ کے در کا نام

خود قسیمِ نار و جنت ، بیٹے سردارِ جناں
اور ہے خاتونِ جنت آپ کی ہمسر کا نام

مل گیا تاجِ ولایت جب انگوٹھی بخش دی
ہے ولایت میں سرِ فہرست اب حیدرؓ کا نام

ہیں ہمارے چودہ رہبر سب کے سب معصوم ہیں
شیخ جی تم بھی تو لو ایسے کسی رہبر کا نام

معترف ہیں ہم رفیقانِ نبیؐ کے اے رفیق
ہم کبھی بھولے نہیں سلمانؓ اور بوذرؓ کا نام

maablib.org

حضرت علیؑ

"انگشتری"

جب نمازی نے کسی سائل کو دی انگشتری
پھر وہ اعلانِ ولایت بن گئی انگشتری

انما اتری تو سب سے تھا نبیؐ کا یہ سوال
کس نے دی انگشتری اور کیسے دی انگشتری

ارفع و اعلیٰ ہے مولا یہ تمہارا لین دین
لے لیا تاجِ ولایت، بخش دی انگشتری

یا علیؑ ایسی سخاوت کب کہیں دیکھی سنی
تھا سلیمانؑ کا وہ ترکہ آپ کی انگشتری

روئے قرآں سے ولی، اللہ اور اس کا رسولؐ
اور ولی وہ بھی کہ جس نے جھک کے دی انگشتری

ایک شب سونے کے بدلے لی گئی مرضیِ رب
اور ولایت پائی، جب سائل کو دی انگشتری

کس خلوصِ بندگی سے دی گئی ہے یہ زکوٰۃ
رہ گئی تفسیر میں تا زندگی انگشتری

ہے سلام اس کی ولایت پر جو دے ایسے زکوٰۃ
رشک اس انگلی پہ پہنی جس میں تھی انگشتری

میں بھی ہوں ویسا ہی سائل یا علیؑ کیجے کرم
جگمگاتی ہے نظر میں آپؑ کی انگشتری

غیر پر آیت تو کیا، چڑیا نہ اتری اے رفیقؔ
نقل میں ہر چند دسیوں بار دی انگشتری

حضرت علیؑ

اے قلم اشعار لکھ ایسے برائے فاطمہؑ

اے قلم اشعار لکھ ایسے برائے فاطمہؑ
مدحتِ حیدرؑ میں پنہاں ہو ثنائے فاطمہؑ

نفس دے کر مرضیِ رب لینے والے اے علیؑ
کب جدا ہے تیری مرضی سے رضائے فاطمہؑ

پنجتن یکجا ہوئے اک گھر بنا تطہیر کا
انما کا حصر ہے زیرِ کسائے فاطمہؑ

ابن حیدرؑ کی عزاداری نہ کیوں پھولے پھلے
اس کی بنیادوں میں شامل ہے دعائے فاطمہؑ

آیۂ تطہیر کا پھیلاؤ ہے محشر تلک
ہے ہدایت کا افق جیسے کسائے فاطمہؑ

میرا ہے اور میرے ہمسر کا ہے حق ارثِ نبیؐ
ہے گواہی کے لئے کافی ندائے فاطمہؑ

منکرِ زہراؑ و حیدرؑ مان لے ان کو یہیں
پھر نہ کہنا روزِ محشر ہائے ہائے فاطمہؑ

حضرتِ عباسؑ گو امّ البنینؑ کے لال ہیں
ہیں جگر گوشہ علیؑ کے اور دعائے فاطمہؑ

ہیں برائے ذکرِ زہراؑ ، ذکرِ شبیرؑ و علیؑ
کیا مٹائے گا کوئی ، ہم ہیں دعائے فاطمہؑ

حکمتِ احمدؐ پہ حیراں تھے بنی نجران سب
مباہل کے واسطے جب تجھ کو لائے فاطمہؑ

کفوِ زہراؑ کا نہیں کوئی سوائے مرتضیٰؑ
وہ برائے مرتضیٰؑ اور یہ برائے فاطمہؑ

حکمِ رب ہے اپنی نظروں کو جھکالیں آج سب
حشر میں اس شان سے تشریف لائے فاطمہؑ

سوئے لمبی تان کر ہجرت کی شب ایسے علیؑ
ایسا تھا فرشِ نبیؐ جیسے کسائے فاطمہؑ

آخری خواہش ہماری گر کوئی پوچھے رفیقؔ
نام تیرا لب پہ ہو جب جان جائے فاطمہؑ

maablib.org

حضرت علیؑ

صرف اک ہستی پہ یہ منظر کھلا

صرف اک ہستی پہ یہ منظر کھلا
جس گھڑی دیوار میں اک در کھلا

تھی علیؑ کے ہاتھ میں آنے کی دیر
جوہرِ پرچم جو پتھر پہ کھلا

سنگ ریزوں نے کیا کھل کر کلام
معجزہ دستِ پیمبرؐ پہ کھلا

خانۂ کعبہ تری قسمت کھلی
جب تری دیوار میں اک در کھلا

مختصر ہے سورۂ کوثر مگر
خیر کی تفسیر کا دفتر کھلا

کون ہے بجز فاطمہؑ بنتِ نبیؐ
آیۂ تطہیر کا مصدر کھلا

سب کے در ہوں صحنِ مسجد میں تو بند
صرف حیدرؑ کا رہے گا در کھلا

نفس دے کر جیت لی مرضیِ رب
بخت اک انسان کا سو کر کھلا

تختِ منبر ہے مرے زیرِ قدم
اور علم کا تاج ہے سر پر کھلا
ہے علم کا چومنا کیسے غلط
سنگِ اسود بھی تو ہے پتھر کھلا
روتے آئے اور رُلاتے جائیں گے
عقدۂ گریہ بہ چشمِ تر کھلا
لفظِ قربیٰ کے معانی فاطمہؑ
نکتۂ آساں نہ بہتوں پر کھلا
تب ولایت کا کھلا عقدہ رفیقؔ
پیشِ رب جب دفترِ محشر کھلا

حضرت علیؑ

کیوں ثناء کرتے کسی سرکار یا دربار کی

کیوں ثناء کرتے کسی سرکار یا دربار کی
ہاں مگر کرتے ہیں مدحت حیدرِ کرارؑ کی

مادرِ ایمانِ کُل آتی ہیں کعبہ کی طرف
پیش قدمی در بنی جاتی ہے اک دیوار کی

کوئی ان جیسا نہ تھا، اب ہے، نا ہوگا حشر تک
شان ہے دُرجِ پیمبرؐ کے دُرِ شہوار کی

ڈوبتے سورج کو پلٹا کر یہ ثابت کر دیا
موڑ سکتے ہیں لگامیں وقت کی رفتار کی

سینۂ دشمن سے عنداللہ جو آئے اُتر
ہے مثال ایسی کہیں بھی جرأتِ کردار کی

دو جہانوں کی عبادت سے ہے افضل حشر تک
ثبت ہے تاریخ میں ضربت کسی جرار کی

آج کل ہیں ابتلاء میں ہم علیؑ والے تو کیا
سوچیے تو زندگی کل میثم تمارؒ کی

پانچ بارہ اور بہتر کے عدد والے ہیں ہم
گفتگو ہم سے نہ کیجیے تین کی یا چار کی

مونگ دلتی ہیں عدو کے سینۂ سفاک پر
آیتیں جو مدح خواں ہیں عترتِ اطہارؑ کی

آیۂ تطہیر کی تفسیر کیا کہیے رفیق
ہے سند عصمت پہ آلِ سید ابرارؐ کی

حضرت علیؑ

ہیں چہکتے منقبت خوان وثنا خوانِ علیؑ

ہیں چہکتے منقبت خوان وثنا خوانِ علیؑ
محفلِ آلِ عبا میں عندلیبانِ علیؑ

نسلِ اسفل اور ابتر سب حریفانِ علیؑ
اور کوثر سے دُھلے ہیں کنبہ دارانِ علیؑ

سوچتا ہوں دیکھ کر وارفتگی دیوار کی
اے خدا یہ تیرا گھر ہے یا ہے ایوانِ علیؑ

کہتی ہے دیوارِ کعبہ آیئے بنتِ اسدؑ
ہم نیا در وا کئے دیتے ہیں شایانِ علیؑ

پاتے ہی آغوشِ رحمت کھول دی بچے نے آنکھ
گود میں لے کر نبیؐ سنتے ہیں قرآنِ علیؑ

مرتبہ احمدؐ کا جانے یا خدا یا مرتضیٰؑ
یا محمدؐ یا خدا ہیں مرتبہ دانِ علیؑ

پنجتن کے نام لکھے ہیں حسیں ترتیب سے
بابِ جنت پر سجا ہے جیسے گلدانِ علیؑ

لولو و مرجان بیٹے سورۂ رحمان میں
سورۂ النور ہیں شمعِ شبستانِ علیؑ

کلِ ایماں بھی ہیں اور ہیں بابِ شہرِ علم بھی
کوئی کیا جانے کہ کیا ہے علم و عرفانِ علیؑ

خانۂ کعبہ سے لے کر مسجدِ کوفہ تلک
دیں پہ کر دی زندگی قربان، قربانِ علیؑ

بخش دی روزوں میں روٹی اور انگوٹھی در نماز
کوئی دیکھے سائلوں پر شانِ احسانِ علیؑ

ایسے ہوتے ہیں صحابی، ان کو کہتے ہیں رفیق
بوذرؓ و سلمانؓ و قنبرؓ ہیں رفیقانِ علیؑ

maablib.org

حضرت علیؑ

"رخ کیا جب ہم نے حیدر کی طرف"

رخ کیا جب ہم نے حیدرؑ کی طرف
پھر نہیں دیکھا کسی در کی طرف
بڑھنے والے ہاتھ کتنے پست تھے
حاملِ تطہیر کے سر کی طرف
ہو جسے کچھ علم و عرفاں کی تلاش
آئے وہ سلمانؓ و بوذرؓ کی طرف
یاد جب نانا کی آتی شاہ کو
دیکھتے تھے روئے اکبرؑ کی طرف
رہ گئے ہل کر زمین و آسماں
تیر اک آیا جو اصغرؑ کی طرف
تشنہ لب کی تشنگی پہ تشنگی
لگتی ہے سینے میں اندر کی طرف
ظلم کرنے والے اہلِ بیت پر
خاک تو جائے گا کوثر کی طرف
تھا گراں صدیوں پہ وہ لمحہ کہ جب
آگیا اک حُر بہتر کی طرف

حضرت علیؑ

چودہ نفوس حق نے چنے لامکان سے

چودہ نفوس حق نے چنے لامکان سے
جن کے وجود ماورا حدِ زمان سے

لائے نبیؐ علیؑ کو خدا کے مکان سے
جیسے ستارہ توڑے کوئی آسمان سے

تھے پانچ پر پچاسوں کے چھکے چھڑا دیے
آئے مباہلے میں کچھ اس آن بان سے

میداں مباہلے کا کیا سیدہؑ نے سر
اک تمکنت، وقار، حجاب اور شان سے

اصغرؑ نے بے زبانی سے اک حشر کر دیا
کہنے کو کوئی بات نہیں کی زبان سے

سب کچھ ملے گا کوثر و تسنیم و سلسبیل
وابستہ ہو جو فاطمہؑ کے خاندان سے

یہ مدحِ اہلِ بیت میں اشعار ہیں رحیقؔ
یا پھول جھڑ رہے ہیں تمھاری زبان سے

حضرت علیؑ

حیدرؑ حیدرؑ

رچ بسے ایسے زباں پہ حیدرؑ
دل کی دھڑکن کہے حیدرؑ حیدرؑ

حاکمِ مالکِ اشتر حیدرؑ مرشدِ بوذرؓ و قنبرؓ حیدرؑ
مالک و سرور و سردارِ جناں ملکۂ خلد کے شوہر حیدرؑ
ایک دیوار ندا دیتی ہے بس تمھارے لئے ہے در حیدرؑ
تیرا در دیکھ لیا ہے جس نے وہ بھٹکتا نہیں در در حیدرؑ
علم کے 'عین' کو ترسے گا عدو علم کے شہر کا ہے در حیدرؑ
فکر محشر کی تمازت کی نہیں آپ کا سایہ ہے سر پہ حیدرؑ
پھن اٹھائے ہوئے ہیں دہشت گرد چیر پھر کلّۂ اژدر حیدرؑ
مرحبِ وقت ہے شیطانِ بزرگ کر دے دو لخت برابر حیدرؑ
سر پھرے دوزخی خود کش بمبار دے جہنم میں انہیں بھر حیدرؑ
تیر کیا تھا کہ درِ خیبر تھا اس لئے بن گئے اصغرؑ حیدرؑ

جانے کیوں چوم کے روتے تھے رفیقؔ
بازو عباسؑ کے اکثر حیدرؑ

حضرت علیؑ

نہج البلاغہ

دعوتِ عام ہے کلامِ علیؑ
حق کا پیغام ہے کلامِ علیؑ

ہے نبیؐ نے زباں چسائی انہیں
اس کا انعام ہے کلامِ علیؑ

ہے عمل خیز اس کی گہرائی
علم کا نام ہے کلامِ علیؑ

صبحِ اسلام ہے خدا کا کلام
دین کی شام ہے کلامِ علیؑ

گنگ کر دے بڑے بڑوں کی زباں
ردِّ اصنام ہے کلامِ علیؑ

ہے یہ ثابت وما علینا سے
بلّغ العام ہے کلامِ علیؑ

نہجِ اسرار میں بلاغت ہے
کیسا خوش نام ہے کلامِ علیؑ

جان دے کر اسے رکھا باقی
روحِ اسلام ہے کلامِ علیؑ

ایک اک قول لولو و مرجاں
درہم و دام ہے کلامِ علی

ہے عبادت جو دید وجہہ علی
رب کا اکرام ہے کلامِ علی

گنج احکام ہے کتاب خدا
شرح احکام ہے کلامِ علی

گلشنِ علم و آگہی میں رفیق
نخلِ گلفام ہے کلامِ علی

maablib.org

منقبت

''یا علیؑ''

آج تیرہ رجب آ گئی یا علیؑ
بندگی ، بندگی ، بندگی ، یا علیؑ

بابِ علمِ نبوت کی قندیل سے
روشنی چاہیے روشنی یا علیؑ

کی انگوٹھی عطا سو ولایت ملی
اور حق کے بنے تم ولی یا علیؑ

راضیہؑ ، مرضیہؑ ، انسیہؑ ، سیدہؑ
ایسی زوجہ ہے کس کو ملی یا علیؑ

جیسی ہمسر خدیجہؑ نبیؐ کو ملی
فاطمہؑ آپ کو مل گئی یا علیؑ

دو پسر آپ کے میرِ جنت ہوئے
زوجِ خاتونِ محشر بنی یا علیؑ

رحل پر جیسے قرآں ، زمیں پر نجف
ایک ارضِ تمنا ملی یا علیؑ

سورما لوٹ آئے تھے خیبر میں جب
تھا نبیؐ کے لبوں پر علیؑ یا علیؑ
خیرِ دنیا و دیں کی طلب ہے اگر
رکھیے وردِ زباں ہر گھڑی یا علیؑ
چن رہے ہیں کے شیخ جی راہبر
آپ کو چاہیے تیرگی ، یا ، علیؑ
ذکرِ نادِ علیؑ پر رفیقِ حزیں
کھل اٹھی آنکھ میں چاندنی یا علیؑ

maablib.org

"علیؑ کا سہرا"

ستارا لے کر فلک سے آیا، سجا سجایا علیؑ کا سہرا

ستارا لے کر فلک سے آیا، سجا سجایا علیؑ کا سہرا
ولایت و عصمت و امامت سے جھلملاتا علیؑ کا سہرا

بڑی محبت، بڑی عقیدت سے ہم نے لکھا علیؑ کا سہرا
برائے خوشنودیِ رسالت، بنامِ زہراؑ علیؑ کا سہرا

یہ جزوِ احمدؐ، وہ کُلِّ ایماں، یہ فخرِ نسواں، وہ شاہِ مرداں
صفاتِ اولیٰ سے ہے مزیّن، یہ تاج جیسا علیؑ کا سہرا

یہ ایک شادی ہے دو جہاں میں جو حکمِ ربی سے طے ہوئی ہے
بہت انوکھا، بڑا نرالا، بہت اچھوتا علیؑ کا سہرا

یہ راضیہ، مرضیہ لیہا، یہی تو ہے جدّ و ائمہ
ادھر ولایت کے آبِ گل میں گندھا گندھایا علیؑ کا سہرا

جبینِ عصمت پہ آبِ کوثر میں بھیگی کلیاں مہک رہی ہیں
ادھر امامت کی چاند کرنوں سے جگمگاتا علیؑ کا سہرا

یہ فاتحہ ہے مباہلے کی، مفترہ ہے یہ آیتوں کی
ادھر ہے خیبر کے مرد کے سر مثالِ تمغہ علیؑ کا سہرا

خدا کے گھر سے خدا کے گھر تک ہے اس کی ہستی سراپا طاعت
سو نسلِ سادات کی ضمانت سے اوج پایا علیؑ کا سہرا

یہ طور پر طور کی جھلک ہے، یہ نور پر نور کی پھبن ہے
جناں کی ملکہ کے روبرو ہے قسیمِ جنّۃ علیؑ کا سہرا

نسیم گلشن نثار اس پر، شمیمِ جنّت بھی اس کے قرباں
صفات والی دلہن اگر ہے صفات والا علیؑ کا سہرا

کہا یہ رب نے "ثمَّ اٰیۃ" لے کر سوائے حیدرؑ کوئی نہ جائے
سو درسِ توحید آرسی میں سنانے والا علیؑ کا سہرا

درِ رسالتؐ سے بھیگ لے لو کہ سہرا لکھا شہِ علا کا
رفیق اپنی ہے آخرت کا یہ خاص توشہ علیؑ کا سہرا

maablib.org

جنابِ فاطمہ زہراؑ

عاقبت کا ہے میری ساماں ثنائے فاطمہؑ

عاقبت کا ہے مری ساماں ثنائے فاطمہؑ
ذکرِ خاتونِ جناں ہے ذکرِ ہائے فاطمہؑ

حکمتِ احمدؐ پہ حیراں تھے بنی نجران سب
عجتمل کے واسطے جب تجھ کو لائے فاطمہؑ

حکم رب ہے اپنی نظروں کو جھکا لیں آج سب
حشر میں اس شان سے تشریف لائے فاطمہؑ

کرب اک بیٹی کا ظاہر ہے سوالِ ارث پر
خطِ زمیں پر کھینچتی ہے جب ردائے فاطمہؑ

صرف اک گھر کی فضیلت ہے خدا کے حکم سے
سوئے مسجد بند سب در ماسوائے فاطمہؑ

روٹیاں مانگیں کسی نے میں شفاعت مانگ لوں
تیرے در سے جو بھی جو مانگے وہ پائے فاطمہؑ

عمر کا حاصل میں اس لمحہ کو سمجھوں گا رفیق
نزع میں جب نام تیرا لب پہ آئے فاطمہؑ

جناب فاطمہ زہراؑ

زہراؑ کا گھر

کس کا گھر ایسا ہے جیسا فاطمہ زہراؑ کا گھر
سب سے افضل بیتِ آلِ مصطفیٰ زہراؑ کا گھر

ہوتی ہے تسبیح جس میں اور ہے اک روشن چراغ
سورۂ النور سے آراستہ زہراؑ کا گھر

در پہ زہراؑ کے محمدؐ روز کرتے ہیں سلام
جانتے ہیں مصطفیٰؐ ہے اصطفیٰ زہراؑ کا گھر

سائلوں پر ہے عطا خوشنودیٔ رب کے لئے
روٹیاں دیں آیتیں پاتا رہا زہراؑ کا گھر

ذکر ہے تکبیر کا ، الحمد کا ، سبحان کا
آ رہا ہے اک ستارا ڈھونڈتا زہراؑ کا گھر

اس قدر محبوب ہے محبوبِ رب کو یہ مقام
اب بھی ہے موجود روضے سے ملا زہراؑ کا گھر

سب مرادیں پا رہے ہیں میں رہوں محروم کیوں
فطرسِ بے پر بھی پہونچا پوچھتا زہراؑ کا گھر

نور کا اک سائباں اور نکہتیں تطہیر کی
کیسا دلکش بن گیا زیرِ کساء زہراؑ کا گھر

بس گئے ہیں مجھ میں یہ بن کر مرے دل کے تقیؔ
قم ، نجف ، مشہد ، مدینہ ، کربلا ، زہراؑ کا گھر

جنابِ فاطمہ زہراؑ

شانِ بتولؑ

ہے عزادارِ حسینی پر یہ فیضانِ بتولؑ
دھوپ میں محشر کی ہوگا زیرِ دامانِ بتولؑ

جس کو جو اچھا لگے اس کی ثناء کرتا رہے
ہو کسی کا کوئی ہم تو ہیں ثناخوانِ بتولؑ

جان و دل قرباں کریں گے دینِ حق پر اس کے لال
یوں ہوئے جاتے تھے بابا جان قربانِ بتولؑ

قدر کی شب کی طرح ہیں خود یہ اک پوشیدہ راز
پردۂ غیبت میں ہے اک منتظرؑ جانِ بتولؑ

باپ سرورؐ، ماں ملیکہؑ، طفل سردارِ جناںؑ
شاہِ مرداں تاجِ سر ہے، واہ ری شانِ بتولؑ

معدنِ عصمت، امامت اور نبوت سیدۂ
اور ہیں حسنینؑ گویا لعل و مرجانِ بتولؑ

نذر کے روزوں پہ روزے اور عطائے بے مثال
آیتوں میں ڈھل گئی بخشی ہوئی نانِ بتول

گوشۂ شہرِ نبیؐ میں اک شکستہ قبر پر
خون کے آنسو بہاتے ہیں محبانِ بتولؑ

ظلم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتے ہیں حق
زینبؑ و کلثومؑ و عابدؑ ہیں خطیبانِ بتولؑ

مدحتِ زہراؑ پہ خوش ہیں اور چہکتے ہیں رتیؔ
گلشنِ آلِ عبا میں عندلیبانِ بتولؑ

جناب فاطمہ زہراؑ

نامِ زہراؑ سے دوبالا معنی و تفسیر ہے

نامِ زہراؑ سے دوبالا معنی و تفسیر ہے
معنیِ قربیٰ و کوثر، مصدرِ تطہیر ہے

فاطمہؑ کے رمز سارے لکھ دیے قرآن نے
سوچ کچھ اے ذہنِ انساں کیا پسِ تحریر ہے

زینبؑ و زہراؑ کے خطبے سننے والے کہہ اٹھے
ہے زباں بیٹی کی لیکن باپ کی تقریر ہے

باپ کی شوہر کی خدمت، تربیت اولاد کی
فاطمہؑ کا ہر عمل قرآن کی تفسیر ہے

فاطمہ زہراؑ کی خاطر ہے نبوت فرشِ راہ
ہے کوئی ایسا جہاں میں جس کی یہ توقیر ہے

اے انصاری کیوں نگاہیں آپ کی چندھیا گئیں
درمیانِ ماہ و انجم کون سی تنویر ہے

کس کو جھٹلاتے ہو لوگو غور سے دیکھو ذرا
فاطمہؑ ہر زاویہ سے باپ کی تصویر ہے

نور کا ٹکڑا بھی ہے اور ہے سراپا نور بھی
بضعۂ منی کی جیتی جاگتی تفسیر ہے

ہے امامت کی صدف اور مخزنِ دُرِّ نبیؐ
یہ ائمہؑ اور نبیؐ کے درمیاں زنجیر ہے

فاطمہؑ قندیلِ دیں، شمعِ شبستانِ حرم
یہ سراپا نور ہے یا نور کی تاثیر ہے

دامنِ آلِ عباؑ ہے ہاتھ میں تیرے رفیق
فکرِ محشر کس لیے پھر تجھ کو دامن گیر ہے

maablib.org

جنابِ فاطمہ زہراؑ

مدحتِ شہزادیِ کونینؑ حرزِ جاں ہوئی

مدحتِ شہزادیِ کونینؑ حرزِ جاں ہوئی
دکھ کا درماں، وجہِ ایماں، مغفرت ساماں ہوئی

مجمع البحرین ہیں مولا علیؑ و فاطمہؑ
ذرّیت ان کی مثالِ لولو و مرجاں ہوئی

کیا کوئی انساں سمجھ سکتا ہے رمزِ سیّدہؑ
قدر کی شب کی طرح ادراک سے پنہاں ہوئی

"اے خدا پاکیزہ رکھ یہ میرے اہلِ بیتؑ ہیں"
ہے دعائے مصطفیؐ جو شاملِ قرآں ہوئی

پہلی پہلی بار دیکھا ہے گروہِ پنجتنؑ
اس لیے سُنّی تمھاری گم بنی نجراں ہوئی

فاطمہؑ مصداقِ قربیٰ، فاطمہؑ خیرِ کثیر
نسل ان کے دشمنوں کی ابتر و ویراں ہوئی

نامِ زہراؑ جب عقیدت سے لیا میں نے رفیق
اک نمی محسوس مجھ کو برسرِ مژگاں ہوئی

جنابِ فاطمہ زہراؑ

رحمتوں کا درِ زہراؑ پہ خزانہ اترا

رحمتوں کا درِ زہراؑ پہ خزانہ اترا
آیتیں اتریں، مَلک اترے، ستارا اترا

سُن کے اعلانِ ولا اک دمک اٹھا چہرا
چہرا کوئی نظر آیا مگر اترا اترا

خواستگاریِ نبیؐ زادی پہ کچھ دل تھے ملول
اور اک سر کے لیے خلد سے سہرا اترا

طعنہ ابتر کا دیا جس نے وہ مایوس ہوا
سیّدہؑ کے لیے کوثر کا جو سورا اترا

فاطمہؑ ہے مرا ٹکڑا جو کہا احمدؐ نے
خوش ہوا کوئی کسی شخص کا چہرا اترا

پنجتن پاک کو دیکھا تو نصاریٰ بولے
بد دعا گر یہ کریں تو غضب اترا اترا

وعدہ خیبر میں علم دینے کا حیدرؑ کو ہوا
بس اسی وقت وہیں حیدری نعرہ اترا

اہلِ نجراں کے مقابل وہی جا سکتے تھے
جن کی تطہیر پہ تطہیر کا آیہ اترا

صبر و ایثار و شہادت میں سوائے شبیر

کون اے رب ترے معیار پہ پورا اترا

تشنہ بچے پہ کیا جس نے ستم اس پہ شقی

بے ترا نہ گلے سے کبھی قطرہ اترا

جناب فاطمہ زہراؑ

''روٹیاں''

جب فرشتوں نے درِ زہراؑ سے پائیں روٹیاں
سورۂ انسان کی صورت میں آئیں روٹیاں

اس لئے میں ہاتھ پھیلاتا ہوں در پر آل کی
ہاتھ پھیلائے فرشتوں نے تو پائیں روٹیاں

دعوتِ اسلام تو اتری نہیں حلقوم سے
ذوالعشیرہ میں اگر چہ ڈٹ کے کھائیں روٹیاں

کیا عطائے سیدہؑ پر تھی عطا اللہ کی
آئیں اور آیات میں ڈھل ڈھل کے آئیں روٹیاں

واہ ری شانِ کریمی واہ ری شانِ علیؑ
ڈھائے درِ خیبر کا جس نے جو کی کھائیں روٹیاں

ہیں گدائے سیدہؑ سب شاعرانِ اہلبیتؑ
ہم نے بھی اشعار کی صورت میں پائیں روٹیاں

طالبِ خوشنودیِ رب پر ہیں اتری آیتیں
جس نے روزے رکھ کے بھوکوں کو کھلائیں روٹیاں

آپ کے ہاتھوں کو فضہؑ ہے فرشتوں کا سلام
مدتوں تک پنجتنؑ کے گھر پکائیں روٹیاں

ذکر اس بی بی کا شامل ہو گیا قرآن میں

کیا درِ زہراؑ پہ فضہؑ نے کھلائیں روٹیاں

سورۂ انسان جس شب پڑھ کے میں سویا کبھی

خواب میں پھر چاند سورج بن کے آئیں روٹیاں

در پہ حیدرؑ کے رفیقؔ جعفری کہہ فخر سے

میرے مولا میرے آقا میرے سائیں روٹیاں

maablib.org

جنابِ فاطمہ زہراؑ

"نخلی چشم خیر الوریٰ سیدہؑ"

نخلی چشم خیر الوریٰ سیدہؑ
خیر ی خیر ، خیر النساء سیدہؑ

لفظ ہیں یا قصیدے ہیں قرآن میں
انّما سیدہؑ ھل اتیٰ سیدہؑ

معدنِ نسل وعصمت امامت ہے وہ
متحد ہے حدیث کساء سیدہؑ

شاہزادی ہے کونین کی بالیقیں
راضیہ ، انسیہ ، مرضیہ ، سیدہؑ

عرشِ رب کس قدر تیری تعظیم ہے
ہیں سلامی رسولِ خداؐ سیدہؑ

ساری دنیا کے مشکل کشا ہیں علیؑ
اور علیؑ کی ہیں مشکل کشا سیدہؑ

حافظِ دین گیارہ پسر آپ کے
وہ بنے لا الہ کی بقا سیدہؑ

اجرِ کارِ رسالت مودت تری
لفظِ قربیٰ تجھی پر سجا سیدہؑ

ایک سائل رشتی حزیں آپ کا
سر جھکائے ہوئے ہے کھڑا سیدہؑ

امام حسنؑ

زہراؑ کے چمن زار میں اک پھول کھلا ہے

زہراؑ کے چمن زار میں اک پھول کھلا ہے
کاشانۂ تطہیر کا یہ پہلا دیا ہے

نانا نے نواسے کو جو چادر میں لیا ہے
یہ فرطِ محبت نہیں یہ حکم خدا ہے

اک طفل ہے تھامے ہوئے انگلی کو نبی کی
یہ اہلِ نصاریٰ سے مقابل کو چلا ہے

رضواں نے کہا "سرخ ہے شبیرؑ کا ملبوس"
"اور سبز جو آئی ہے یہ شبرؑ کی قبا ہے"

اکبرؑ پہ تصدق کے لیے بھائی کو سونپا
قاسمؑ سا پسر نذرِ شہِ کرب و بلا ہے

شبیرؑ نے شمشیر سے فتنہ کو کیا ختم
شبرؑ نے اسی کام کو خامہ سے کیا ہے

تربت پہ حسنؑ کی جو بقیہ میں ہوا ظلم
دیکھے نہ کوئی دیکھے خدا دیکھ رہا ہے

لے جائے گا جنت میں کفن کرب و بلا کا
مرقد میں رفیقؔ اپنی مری خاکِ شفا ہے

امام حسنؑ

آج ہے زہراءؑ و حیدرؑ کے چمن کا تذکرہ

آج ہے زہراءؑ و حیدرؑ کے چمن کا تذکرہ
پہلے پہلے پھول کا یعنی حسنؑ کا تذکرہ

اُن کا پیغام بر کہہ کر نبیؐ نے دی سند
کر رہے تھے مصطفیٰؐ صلحِ حسنؑ کا تذکرہ

سب سے پہلے آنے والے چادرِ تطہیر میں
بن حسنؑ کیا ہو کساء کی انجمن کا تذکرہ

ہے نیابت قاسمؑ مضطر کی نصرت کے لئے
ہے رقم تعویذ میں اک خستہ تن کا تذکرہ

روزوں پر روزے رکھیں سائل کو دے دیں روٹیاں
ہے لکھا قرآن میں ان کے چلن کا تذکرہ

مٹ گیا ظلم و ستم ہمراہ تخت و تاجِ شام
رہ گیا تاریخ میں تشنہ دہن کا تذکرہ

بعد مرنے کے بھی جس پر تیر برسائے گئے
اہلِ دل کرتے رہیں گے اس بدن کا تذکرہ

ذکر سردارِ جوانانِ جناں کیجئے رفیقؔ
انبیاؑ کی ہے عبادت پنجتن کا تذکرہ

امام حسنؑ

آنے کو جواک سبز قبا پوش حسیں ہے

آنے کو جو اک سبز قبا پوش حسیں ہے
گلرنگ ہیں افلاک تو سرسبز زمیں ہے

ہے ایسا دُرِ سبز چمکنے کا قرینہ
جو خاتمِ پیغمبر خاتمؐ کا نگیں ہے

پُرنور مدینے کی فضا آج ہے ایسے
جیسے کہ مدینہ یہ نہیں خلدِ بریں ہے

تسبیحِ امامت کا ہے یہ دوسرا گوہر
اور پنجتنِ پاکؑ میں یہ چوتھا نگیں ہے

سردارِ جوانانِ جناں میں ہے یہ پہلا
اس پھول کی تزئین سے خلد اور حسیں ہے

جو صلح کی تاریخ رقم ہے وہ اسی سے
انداز دگر سے سپرِ دین مبیں ہے

کس حلم سے اک جنگ کے فتنے کو ہے ٹالا
ثابت ہوا یہ امنِ دو عالم کا امیں ہے

صفین میں عباسؑ کے ہمراہ تھے شبرؑ
یہ نام ہی ایسے ہیں جہاں زیرِ نگیں ہے

تعویذ میں بابا سے ملی ہے یہ وصیت
عمو کا جہاں سایہ ہے قاسمؑ بھی وہیں ہے

کل اترا تھا انجم درِ زہراؑ پہ رفیق ایک
آج آ گیا آغوش میں اک ماہ جبیں ہے

امام حسنؑ

منھ پہ باطل کے سیاہی کیسی لائی دیکھئے

منھ پہ باطل کے سیاہی کیسی لائی دیکھئے
"خلعۂ صلحِ حسن کی روشنائی دیکھئے"

آمدِ شبّرؑ ، درِ زہراؑ ، فرشتوں کا ہجوم
تہنیت دینے کو پہونچی ہے خدائی دیکھئے

باپؑ ، ناناؐ ، اور ماںؑ کے ہوگئے دل باغ باغ
صحنِ زہراؑ میں کلی جب مسکرائی دیکھئے

ان کے پیغام بر نے جب ضرورت آپڑی
نہرواں صفین میں کیا کی لڑائی دیکھئے

صلح کے عنوان سے دیں کو بچاتے ہیں حسنؑ
بھائی نے کی دین کی خاطر لڑائی دیکھئے

از روئے قرآن ٹھہری ہے وہ کاذب اور لعین
شخصیت ان کے مقابل جو بھی آئی دیکھئے

سن کے لب سے نامِ شبّرؑ چل دیے منکر نکیر
قبر میں بھی اجرتِ مدحت سرائی دیکھئے

آلۂ کارِ منافق تھی وہ مارِ آستین
تھی شریکِ زندگی اور بے وفائی دیکھئے

مدحِ سردارِ جوانانِ جناں پر اے رفیقؔ
کم ہے کیا جنت جو اپنے ہاتھ آئی دیکھئے

امام حسنؑ

اس عمل کو دل بیتاب کھنچا آتا ہے

اس عمل کو دل بیتاب کھنچا آتا ہے
نطق کو مدحتِ شبر میں مزا آتا ہے

جس کا ملبوس لیے خلد سے آئے رضوان
فاطمہ زہراؑ کا وہ سبز قبا آتا ہے

سامنے ازرق شامی کے چلا ابن حسنؑ
دور کرنے کو اندھیرے کے دیا آتا ہے

ہو جہاں صلح وہاں صلح، جہاں جنگ ہو جنگ
سلسلہ باپ سے بیٹے کو چلا آتا ہے

خوشبوؤں سے مہک اٹھتا ہے مرا خانۂ دل
میں تو لکھتا ہوں حسنؑ، محسن لکھا آتا ہے

کلمہ گویوں کو ستاتا ہے تو کافر اے شیخ
خوئی شر کے علاوہ تجھے کیا آتا ہے

چوم کر لب اسے منبر پہ بٹھاتے ہیں رسولؐ
جب حسنؑ سامنے نانا کے چلا آتا ہے

محسن تدبیر سے باطل کو کچل ڈالے گا
محسنِ دینِ رسول دوسراؑ آتا ہے

گھر میں پھیلی ہوئی خوشبوئے رسالت پا کر
کون معصوم ہے جو سوئے کسا آتا ہے
بنی نجراں سے مقابل کے لیے اک بچہ
انگلی تھامے ہوئے احمدؐ کی چلا آتا ہے
مدح شبرؑ کرو شبیرؑ کے مکاں پر شب بھر
اور کیا تم کو رفیقؔ اس کے سوا آتا ہے

امام حسنؑ

شہزادۂ گلگوں کے ہے آنے کی خبر آج

شہزادۂ گلگوں کے ہے آنے کی خبر آج
"سرسبز نظر آتا ہے دلدار کا گھر آج"

ماہِ بنی ہاشم نظر آئے گا یہاں کل
ہے جلوہ نما حیدر و زہراؑ کا قمر آج

سر معرکۂ شر کو کرے گا یہ قلم سے
شمشیر سے بھی تیز ہے خامہ کا ہنر آج

یوں پہلواں ارزق سا بھی ہے لرزہ براندام
پیدا جو ہوا قاسمؑ غازی کا پدر آج

ہے صلحِ حسنؑ ، صلحِ پیمبرؐ کے مماثل
حکمت جو حدیبیہ کی آتی ہے نظر آج

ملبوس نئے خلد سے لے آئے ہیں رضواں
زہراؑ کی صداقت کا کوئی دیکھے اثر آج

تلوار کے ہوتے ہیں دھنی یہ ہے قلم کا
حیران نظر آتے ہیں شمشیر و تبر آج

لکھی ہے رفیقؔ آپ نے مدحت جو حسنؑ کی
رشکِ پرِ جبریل ہے تحریرِ بشر آج

امام حسنؑ

کیا شکر ادا کیجیے اس نعمت داور کا

کیا شکر ادا کیجیے اس نعمت داور کا
پھر قلبِ ولا میں ہے اک جشن سا شبّرؑ کا

ہے سورۂ رحماں کی آیات میں ذکر اس کا
بحرین کا مرجاں ہے، مصداق ہے گوہر کا

یہ علم کا مخزن ہے یہ حلم کا پیکر ہے
یہ گوہر یکتا ہے عرفاں کے سمندر کا

یہ پھول ہے زہراؑ کا، سرتاج ہے قرآن کا
بابا ہے یہ قاسمؑ کا عمو علی اکبرؑ کا

تسبیح امامت کا یہ دوسرا موتی ہے
پاکیزہ سا حصہ ہے تطہیر کی چادر کا

خاموش مجاہد ہے، بے تیغ سپاہی ہے
یہ صلح کا شیدائی، دل فاتحِ خیبر کا

سائل کو عطا کردے روزے میں غذا اپنی
سرروز کا صائم ہے، بیٹا ہے بڑے گھر کا

سردارِ جوانانِ جنت میں یہ پہلا ہے
اک نعمتِ اولیٰ ہے، معنی ہے یہ کوثر کا

سائل بنے بیٹھے ہیں چوکھٹ پہ سبھی اس کے
چھوڑیں نہ کسی قیمت در آلِ پیمبرؐ کا

امام حسنؑ

مظہرِ کبریا حسنؑ ، دلبرِ مصطفیؐ حسنؑ

مظہرِ کبریا حسنؑ ، دلبرِ مصطفیؐ حسنؑ
قُرّۃُ العینِ مرتضیٰؑ ، نازشِ فاطمہؑ حسنؑ

نخلِ چشمِ انبیاءؑ ، راکبِ دوشِ مصطفیؐ
ہیں یہ امام دوسرے ، رہبرِ دوسرا حسنؑ

آیۂ یطعموں میں یہ ، آیۂ انما میں یہ
آئے مباہلہ میں یہ آئے سوئے کساء حسنؑ

تیری تسلی کے لیے ماں کی دعائے خاص تھی
لے کے فرشتہ آ گیا سبز تری قبا حسنؑ

کفر کے معرکے کو سر ، صلح کی تیغ سے کیا
جیت گیا ترا شکیب ، ہار گئی جفا حسنؑ

maablib.org

امام حسنؑ

روشن ضمیر، صاحبِ کردار ہیں حسنؑ

روشن ضمیر، صاحبِ کردار ہیں حسنؑ
خاموش طبع، پیکرِ ایثار ہیں حسنؑ

مولائے کائنات کے یہ جانشین ہیں
جیسے علیؑ ہیں ویسے ہی سردار ہیں حسنؑ

باغِ علیؑ و فاطمہؑ کا اولیں گلاب
نورِ نگاہِ سیدالابرارؐ ہیں حسنؑ

دیکھے بلندیوں سے جو دنیا و دین کو
دوشِ پیمبری کے وہ اسوار ہیں حسنؑ

صفین و نہروان و جمل میں کیا وہ حشر
کہہ اٹھے لوگ حیدرِ کرارؑ ہیں حسنؑ

جیسی حدیبیہ میں صلح کی رسولؐ نے
ویسی ہی صلح کے لیے تیار ہیں حسنؑ

فتنے سے دور رکھنے کو امت کے واسطے
خامہ کو جو بنا لے وہ تلوار ہیں حسنؑ

بیٹے کو اپنے کر دیا قربان بھائی پر
شامل ہے کربلا میں وہ کردار ہیں حسنؑ

دیکھا مباہلے میں تو گھبرا اٹھے عدو
انگلی کو تھامے احمدِ مختارؐ ہیں حسنؑ

کس کی مجال دین پہ ٹیڑھی نظر اٹھائے
شاہی کے آگے آہنی دیوار ہیں حسن

ٹھوکر میں تاج و تخت کو رکھیں نہ کیوں رفیق
جنت کے جب کہ مالک و مختار ہیں حسن

maablib.org

سلام

تضمین بر کلامِ غالبؔ

دل میں غمِ حسینؑ کو پنہاں کئے ہوئے
جیتے ہیں ہم بہشت کا ساماں کئے ہوئے

پھیلا کے ہاتھ شاہ یہ بولے حبیبؑ سے
"مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کئے ہوئے"

انصار کا بیاں تھا شہادت کے باب میں
"بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کئے ہوئے"

حُر سوئے شاہ آ گیا ہاتھوں کو جوڑ کر
"پندار کا صنم کدہ ویراں کئے ہوئے"

تیور یہ کہہ رہے ہیں کسی بے زبان کے
"بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کئے ہوئے"

انصار چاہتے تھے شہادت میں سبقتیں
"جوشِ قدح سے بزم چراغاں کئے ہوئے"

جس دل میں ہو حسینؑ کا غم کیوں کہے گا وہ
"عرصہ ہوا ہے دعوتِ مژگاں کئے ہوئے"

زین العباؑ سے کہتے تھے سب صبر کیجئے
"برسوں ہوئے ہیں چاک گریباں کئے ہوئے"

کوئی نہ کہہ سکا کہ رہے قید میں حرم
"سر زیرِ بارِ منتِ درباں کئے ہوئے"

بیٹھے تھے لے کے شوقِ شہادت رفیقِ شاہ
اک دائمی حیات کا امکاں کئے ہوئے

سلام

اپنا اصول آپ بنایا حسینؑ نے

اپنا اصول آپ بنایا حسینؑ نے
آندھی میں جب چراغ جلایا حسینؑ نے

نانا سے جیسا دین کو پایا حسینؑ نے
ویسا ہی اس کو آگے بڑھایا حسینؑ نے

تفسیرِ منقبت کو نبھایا حسینؑ نے
حق ہے خدا کا دین بچایا حسینؑ نے

جب کربلا روانہ ہوا حق کا قافلہ
اصغرؑ کو سب سے پہلے اٹھایا حسینؑ نے

بامِ وفا پہ کتنے فروزاں ہوئے چراغ
اک رات جو چراغ بجھایا حسینؑ نے

تھا حرملہ سرشت سبھی لشکرِ یزید
اصغرؑ کو پیش کر کے بتایا حسینؑ نے

ہے گونج لا اِلٰہ کی دنیا میں حشر تک
ایسا دوام کلمہ کو بخشا حسینؑ نے

دنیا نے پھر سمجھ لیا کس کی طرف ہے حق
قرآن جب سناں پہ سنایا حسینؑ نے

بیعت طلب نہ کر سکا کوئی بہ جبر پھر
اس رسم کو جہاں سے مٹایا حسینؑ نے

بنیاد دیں کی کھود رہی تھی یزیدیت
گارے میں خون دے کے بچایا حسینؑ نے
زہراؑ کی اک دعا نے ہمیں خلق کر دیا
ہم کو تو اک طرح سے بنایا حسینؑ نے
حُر سرِ طلب تھا گر پڑا قدموں میں سر کے بل
دشمن کو جاں نثار بنایا حسینؑ نے
تم تھے رفیقؔ ذرۂ بے نام و بے نشاں
منبر پہ اوج تم کو دلایا حسینؑ نے

maablib.org

سلام

"خلدِ بریں زمیں پہ بسادی حسینؑ نے"

کشتیٔ دین پار لگا دی حسینؑ نے
جو ڈگمگا گئی تھی جما دی حسینؑ نے

جھولے سے اپنی شان دکھادی حسینؑ نے
فطرس کو جب اڑان سکھادی حسینؑ نے

ماہ و نجوم لا کے مدینے سے کربلا
"خلدِ بریں زمیں پہ بسادی حسینؑ نے"

شمشاہ کے سوال کو پورا نہ کر سکے
اوقات شامیوں کی بتا دی حسینؑ نے

حُر ان کی راہ روک رہا تھا پہ یہ ہوا
جنت کی راہ اس کو دکھا دی حسینؑ نے

راہب کے تو نصیب میں اولاد ہی نہ تھی
اس کو ملے پسر جو دعا دی حسینؑ نے

گل کر دیا چراغ تو لو تیز ہو گئی
سفیانیت کو آگ لگا دی حسینؑ نے

لبیک ہے اساسِ عزاداری حسینؑ
حل من کی ایک دن جو صدا دی حسینؑ نے

قدموں پہ روک رکھا ہے بھائی نے نہر کو
پانی پہ ایسی دھاک بٹھا دی حسینؑ نے

ورثہ میں پا کے شر کو جو سرکش ہوا یزید
گردن وہیں پہ اس کی جھکا دی حسینؑ نے

کیسے وہ ایک جان بہتر رہتی تھے
دنیا کو یہ مثال دکھا دی حسینؑ نے

maablib.org

سلام

"ہر اک اذان میں شامل صدا حسینؑ کی ہے"

خدا بڑا ہے یہی تو ندا حسینؑ کی ہے
"ہر اک اذان میں شامل صدا حسینؑ کی ہے"

عزا کا فرش ہے باقی، مٹے بھی دربار
فنا یزید کا حصہ بقا حسینؑ کی ہے

وفائے حضرتِ عباسؑ ہے حسینؑ کے ساتھ
خدا اور اس کے نبیؐ سے وفا حسینؑ کی ہے

ملا ہے جو تمہیں رومالِ فاطمہ زہراؑ
یہ تاج سر پہ تمہارے عطا حسینؑ کی ہے

بنا ہے صرف جہنم یزیدیوں کے لیے
جو بات خلد کی پوچھی کہا حسینؑ کی ہے

جو عاقبت کی طلب ہے ادھر چلے آؤ
جناں کی مالکہ ماں فاطمہؑ حسینؑ کی ہے

ملے ہیں رتبے خوش بخت کو پسر پہ پسر
عطائے رب تو ہے لیکن دعا حسینؑ کی ہے

بنا لو لاکھ یزیدوں کے نام کے لشکر
ہمارے پاس تو بزمِ عزا حسینؑ کی ہے

حصولِ آب فقط ٹھوکروں کی باتیں ہیں
فرات کیا ہے یہ ردِّ بلا حسینؑ کی ہے

یہاں پہ اتریں ملک تو رفیقؔ حیرت کیا
صدا ابھرتی مرے گھر سے یا حسینؑ کی ہے

سلام

ہے بقائے دین ذکرِ حضرت شبیرؑ سے

ہے بقائے دین ذکرِ حضرت شبیرؑ سے
مدحِ پیغمبرؐ ہے قائم مدحتِ شبیرؑ سے

آبِ کوثر کی طرح ہیں آنکھ میں اشکِ عزا
مثلِ جنت ہے یہ سینہ الفتِ شبیرؑ سے

چھپ کے بیٹھا تھا منافق باپ تختِ شام پر
کھل گیا بیٹا سوالِ بیعتِ شبیرؑ سے

مسجدِ نبوی کا اک حصہ ریاضِ خلد ہے
کربلا ہے باغِ جنت نسبتِ شبیرؑ سے

بیعتِ فاسق نہیں کرتا کوئی شبیرؑ سا
اہلِ حق نے ہے یہ سیکھا سیرتِ شبیرؑ سے

ہے سند قرآن سے زیرِ کساء تطہیر کی
کیا تقابل اب کسی کا عصمتِ شبیرؑ سے

دشمنوں کو کردیا سیراب خود پیاسے رہے
کیوں نہ ہوتا منقلب حرؑ عظمتِ شبیرؑ سے

شب کی مہلت، حرؑ کی آمد، امتحاں انصار کا
ہے شبِ عاشور حیراں حکمتِ شبیرؑ سے

آ رہے ہیں کربلا یہ کیوں کروڑوں زائرین

درد کے رشتے جڑے ہیں تربتِ شبیرؑ سے

نزع میں رومال زہراؑ ہو گیا حرؑ کو نصیب

جنّتی بنتے ہیں ایسے رحمتِ شبیرؑ سے

یہ زمانے کے دلوں پر حکمراں ہیں حشر تک

شام کے باغی سبق لے سطوتِ شبیرؑ سے

خاکِ پا ہیں اُن رفیقانِ حسینیؑ کے رفیقؔ

جن کے قسمت میں ہے جنت نصرتِ شبیرؑ سے

maablib.org

سلام

"شانِ حسینؑ"

خاک سمجھے گا بھلا خاکی کوئی شانِ حسینؑ
بس خدا اور انبیاؑ ہیں مرتبہ دانِ حسینؑ

ہوں گے یہ اک روز قرباں دیں پہ کہتے تھے نبیؐ
اس لئے زہراؑ ہوئی جاتی تھیں قربانِ حسینؑ

عصر کے سجدے نے بخشی ہے خسارے سے نجات
صبر وحق صالح عمل ہمراہ ایمانِ حسینؑ

دستِ ماتم، شہ کا غم، اشکِ عزا، سینوں پہ داغ
کون سی دولت نہیں رکھتے فقیرانِ حسینؑ

چشمِ نم بیتاب رہتی ہے چھلکنے کے لئے
سوچتے ہی داستانِ غم بہ عنوانِ حسینؑ

حق پہ زندہ رہنے اور مرنے کا گُر سکھلا دیا
حشر تک اولادِ آدم پر ہے احسانِ حسینؑ

قدر پوچھو قربتِ شبیرؑ کی حُرؑ سے ذرا
مل گئی جنت سے جا کے حدِّ دامانِ حسینؑ

صبحِ عاشورا دیا اکبرؑ کو کیا اذنِ اذاں
تا ابد اللہ اکبر ہے بہ فیضانِ حسینؑ

تشنگی بے شیر کی کیسے بجھی یہ دیکھ کر
نام پانی کا نہیں لیتے ہیں طفلانِ حسینؑ
سینۂ ہمشکلِ پیغمبرؐ میں نیزے کی انی
سوچتے ہیں اور تڑپتے ہیں محبانِ حسینؑ
خود دل و جانِ نبیؐ و مرتضیٰؑ و فاطمہؑ
اور عباسِ دلاورؑ ہیں دل و جانِ حسینؑ
میرے جیسا دے نہیں سکتا ہے اس جیسے کو ہاتھ
ہے سوالِ بیعتِ فاسق پہ اعلانِ حسینؑ
بھائیؑ ناناؐ اور باباؑ نے نہیں پائے رفیق
جیسے مخلص باوفا ٹھہرے رفیقانِ حسینؑ

سلام

نماز و مجلسِ شبیرؑ کا ہے ایک مزاج

بس اک برادر و ہمشیر کا ہے ایک مزاج
حسینؑ و زینبؑ دلگیر کا ہے ایک مزاج

بنا کے خطبوں کو تلوار مات دیتی ہیں
بتولؑ و زینبؑ ہمگیر کا ہے ایک مزاج

یہ چاہتے ہیں دبانا ضمیر کی آواز
کہ قید خانہ و زنجیر کا ہے ایک مزاج

ہوں زد پہ اصغرؑ ناداں کہ نوجواں اکبرؑ
ستم کے تیر کا شمشیر کا ہے ایک مزاج

حفاظتِ شہ والا ہو آخر دم تک
اخی و شاہ کی ہمشیر کا ہے ایک مزاج

جو ذوالعشیرہ میں مولا وہی غدیر میں ہے
بغور دیکھیے تقریر کا ہے ایک مزاج

انوکھے ڈھنگ سے کی ہے حسینؑ کی نصرت
رباب و اصغرؑ بے شیر کا ہے ایک مزاج

بڑھا رہے ہیں یہ کم سن حسینؑ کی عظمت
سکینہؑ باقرؑ و بے شیر کا ہے ایک مزاج

یزید ہو کہ ہو فرعون یا کوئی جابر
ہر ایک ظالم و بے پیر کا ہے ایک مزاج

رہِ حق سے ملاتی ہیں یہ بقولِ عقیلؔ☆
نماز و مجلسِ شبیرؑ کا ہے ایک مزاج

☆ علامہ عقیل الغروی۔

سلام

بھیج کر آیات قرآں شانِ شایانِ حسینؑ

بھیج کر آیات قرآں شانِ شایانِ حسینؑ
ہے خدائے پاک بھی جیسے ثنا خوانِ حسینؑ

تیسری شعباں کی رویت تیرا میرا امام
چار شعباں کو ہوئی ہے رویتِ جانِ حسینؑ

چکیاں پیسیں، بنیں حدی، کبھی جھولا جھلائیں
یہ ملک ہیں اے خدایا ہیں غلامانِ حسینؑ

بال و پر فطرس کو بخشے اور راہب کو پسر
جس پہ برسا کھل کے برسا ابرِ فیضانِ حسین

چاند سورج ہاتھ پر رکھ دو نہ ہوگا ترکِ حق
ہے جو فرمانِ پیمبرؐ ہے وہ فرمانِ حسینؑ

ابنِ سعد و بن زیاد و حرملہ شمر و یزید
بھیجتے ہیں لعنتیں ان پر محبانِ حسینؑ

ہیں گُلِ عصمت، امامت اور نبوت ایک جا
اے خدا یہ ہے کساء یا ہے گلستانِ حسینؑ

در کھلا ہے عاصیوں کے واسطے حُرؑ کی طرح
تھام لے جو شخص چاہے بڑھ کے دامانِ حسینؑ

یہ تو ہے اس کا کرم وہ جس کو چاہے اس کو دے
ہے یہ توفیقِ خدا ہم ہیں ثنا خوانِ حسینؑ

حیدرؑ و شبّرؑ نے احمدؐ نے نہیں پائے رفیق
جانثاری میں تھے جیسے سب رفیقانِ حسینؑ

سلام

شہادت کو ملی عمر بقا شبیرؑ کے گھر سے

شہادت کو ملی عمر بقا شبیرؑ کے گھر سے
"وفا نے آبرو پائی ہے عباسؑ دلاورؑ سے"

ملے اہلِ کوفہ بیچ بیل و بر فطرس نے پائے ہیں
عنایت کے یہ بادل تھے جو برسے نوٹ کر برسے

غمِ شبیرؑ سن کر آنکھ جس کی نم نہیں ہوتی
نہ کیوں وہ حشر میں کوثر کے قطرے کے لیے ترسے

خریدی ہے کسی نے مرضیِ رب جان کے بدلے
یہ قصہ پوچھیے جا کر شبِ ہجرت کے بستر سے

maablib.org

سلام

نعمتِ بے بہا حسینؑ کا غم

نعمتِ بے بہا حسینؑ کا غم — تحفۂ کبریا حسینؑ کا غم
بس تصور کیا حسینؑ کا غم — آنکھ چھلکا گیا حسینؑ کا غم
فہم سے ماورا حسینؑ کا غم — دل میں روشن دیا حسینؑ کا غم
سیلِ غم بڑھ رہا ہے سینے میں — قلبِ مضطر سنا حسینؑ کا غم
حاصلِ زیست ہیں یہی الفاظ — گریہ ماتم عزا حسینؑ کا غم
ہے کسی کی دعا وجود مرا — اور اسی کی عطا حسینؑ کا غم
حرؑ سے عاصی کو بخش دی جنت — فیض کا سلسلہ حسینؑ کا غم
نعمتیں ڈھیر تھیں مرے آگے — میں نے بس چن لیا حسینؑ کا غم
دیکھتے ہی جبینِ ذبحِ عظیم — خود نبیؐ نے کیا حسینؑ کا غم
جتنا باطل چھپانا چاہتا تھا — اتنا کھلتا گیا حسینؑ کا غم
جب بھی دل چاہتا ہو رونے کو — سوچ لو بس ذرا حسینؑ کا غم
جانے گر کوئی تو وہی جانے — یا نبیؐ یا خدا حسینؑ کا غم
بھول جاتے ہیں غم زمانے کے — پر نہیں بھولتا حسینؑ کا غم
زندگی بھر کے غم بھلا بیٹھے — ہم کو ایسا ملا حسینؑ کا غم
ظلم کی انتہا یزید کا نام — صبر کی انتہا حسینؑ کا غم
کتنا خوش بخت ہے رفیقؔ حزیں — زندگی بھر کیا حسینؑ کا غم

سلام

ہے چار سمت جس کا اجالا حسینؑ ہے

ہے چار سمت جس کا اجالا حسینؑ ہے
انسانیت کا ایک منارا حسینؑ ہے

جرأت بھی بے مثال ہے حکمت بھی بے نظیر
مثلِ علیؑ ہے، مصطفےٰؐ جیسا حسینؑ ہے

انسانیت کو کر دیا سیراب حشر تک
ہر چند تین روز کا پیاسا حسینؑ ہے

کلمہ نبیؐ کا پڑھتا تھا سب لشکرِ یزید
پھر بھی نہ سوچا کس کا نواسا حسینؑ ہے

سب اپنے اپنے پیاروں کی لاشوں کو لے گئے
پامالیوں کی زد پہ اکیلا حسینؑ ہے

تڑپیں گے تیرے نام پہ تا حشر اہلِ دل
تیری زمیں پہ کربلا تڑپا حسینؑ ہے

بھائی، بھتیجے، بھانجے، کڑیل جواں پسر
راہِ خدا میں دے دیے ایسا حسینؑ ہے

پشتِ نبیؐ پہ آکے نبیؐ کی نماز میں
جس نے طویل کر دیا سجدہ حسینؑ ہے

نانا رسولؐ، باپ ولی، ماں ہیں سیدہؑ
بھائی امام، کیا ترا کنبہ حسینؑ ہے

ہے نفسِ مطمئن کہیں ذبحِ عظیم ہے
جانِ کساء قرآن سراپا حسینؑ ہے

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے باطل کومات دی
عزم و عمل کا کوہِ ہمالا حسینؑ ہے

بیداریٔ انسان ابھی دور ہے پھر بھی
ہر قوم کہہ رہی ہے ہمارا حسینؑ ہے

ہیں بالیقیں بتولؑ جگر پارۂ رسولؐ
اور مصحفِ بتولؑ کا پارا حسینؑ ہے

اک روشنی سی پھیل گئی ہر طرف رفیقؔ
میں نے تو بس ذرا یہ لکھا تھا ''حسینؑ ہے''

سلام

دین میں بچا لیا شبیرؑ کو سلام

دین میں بچا لیا شبیرؑ کو سلام
سجدے میں سر کٹا دیا شبیرؑ کو سلام

اپنے ہی یاد آتے ہیں مشکل میں اے حبیبؑ
دیکھو تمہیں بلا لیا شبیرؑ کو سلام

تبلیغ دین کیسے کریں مشکلات میں
جس نے ہمیں سکھا دیا شبیرؑ کو سلام

تھے جو بھٹک رہے تھے اندھیروں میں شام کے
ان کو دیا دکھا دیا شبیرؑ کو سلام

کوہ گراں سے کم نہیں لاشہ جوان کا
کوہ گراں اٹھا لیا شبیرؑ کو سلام

حق سے الجھنے آیا تھا طاقت کے زعم پر
باطل کا سر جھکا دیا شبیرؑ کو سلام

چادر بہن کی، پھول سی بچی، جواں پسر
راہِ خدا میں دے دیا شبیرؑ کو سلام

بکھرے پڑے ہیں خاک پہ زہراؑ کے گل بدن
صحرا چمن بنا دیا شبیرؑ کو سلام

دے کر لہو جلا دیا اسلام کا چراغ
اپنا دیا بجھا لیا شبیرؑ کو سلام

کھوئے ہوئے حکومت و منصب کے خواب میں
انسان کو جگا دیا شبیرؑ کو سلام

منقبت

حورانِ جناں جمع ہیں عصمت کے صحن میں

حورانِ جناں جمع ہیں عصمت کے صحن میں
کھلنے کو نیا پھول ہے زہراؑ کے چمن میں

برکات کی بارش ہے فلک جھوم رہا ہے
جبریل ثنا خوان ہیں قرآں کے چلن میں

صورت کا بیاں لولو و مرجان کی آیت
جاں پڑ گئی تطہیر سے سیرت کی پھبن میں

جاری ہوا قرآن پیمبر کی زباں سے
اور ان کی زباں آئی نواسے کے دہن میں

سردارِ جہاں، عصمت و ایمان و امامت
ہیں مشترک اوصاف حسینؑ اور حسنؑ میں

زہراؑ کی عنایت ہے، رفیق آج ثنا خواں
شبیرؑ کا ہے فیض کہ جاں آئی سخن میں

mooblib.org

منقبت

مرے نصاب میں ایسی کوئی کتاب نہیں

مرے نصاب میں ایسی کوئی کتاب نہیں
کہ جس میں درسِ ولایت کا کوئی باب نہیں

وفا کی بات ہو، ایثار ہو دلیری ہو
خدا گواہ ہے عباسؑ کا جواب نہیں

زبان پھیرنا سوکھے لبوں پہ اصغرؑ کا
جوابِ ظلم و ستم ہے سوال آب نہیں

جمال میں بھی یگانہ، جلال میں بھی مثال
کسی بھی باب میں کم ابنِ بوتراب نہیں

اگر ہے یا علیؑ کہنا گناہ اے واعظ
تو اس گناہ کا میرے کوئی حساب نہیں

وہ کیسے جانے گا مولا ہے کون کون نہیں
غدیرِ خم کا جسے یاد اک خطاب نہیں

پلٹ گیا لبِ دریا سے ایک پیاسا شخص
یہ اس کی موجوں میں کچھ تازہ اضطراب نہیں

پڑھانے والے سے وابستگی ضروری ہے
نبیؐ کا حکم ہے کافی فقط کتاب نہیں

سلام

کربلا

دن رات اپنے لب پہ وظیفہ ہے کربلا
مرنا ہے کربلا مرا جینا کربلا

دریائے دیں میں مثلِ سفینہ ہے کربلا
حق کی نگہ میں مکہ مدینہ ہے کربلا

مثلِ نماز ارفع و اعلیٰ ہے کربلا
طیبہ ہے گر رکوع تو سجدہ ہے کربلا

سن لیں یزید آج کے یہ کان کھول کر
زندہ ہے کربلا ابھی زندہ ہے کربلا

یہ بھی مکرمہ ہے بہت اور منورہ
رتبہ میں گویا عرشِ معلیٰ ہے کربلا

قاسمؑ ہیں اور اکبرؑ و عباسؑ ہیں یہاں
انبوہِ با وفا کا دفینہ ہے کربلا

پایا قمرؔ* سے مصرعۂ تر خوب اے رفیقؔ
"ہر دور کی نجات دہندہ ہے کربلا"

---

*جناب قمر حسنین

سلام

کربلا والوں کا غم

علم و عرفاں آگہی ہے کربلا والوں کا غم
روشنی ہی روشنی ہے کربلا والوں کا غم

ہم دعائے فاطمہؑ ہیں دور ہے ہم سے فنا
مدعائے زندگی ہے کربلا والوں کا غم

کھل کے بہہ جائے جو دریا چین پا جائے یہ دل
آنکھ گویا ڈھونڈتی ہے کربلا والوں کا غم

موسم غم ہے محرم دکھ کا موسم ہے صفر
اور بہارِ دائمی ہے کربلا والوں کا غم

بخشتی ہے درسِ توحید و رسالت بے گماں
اک نوائے سرمدی ہے کربلا والوں کا غم

ہے مساویِ خلد کے اک قطرۂ اشکِ عزا
قیمتی سا قیمتی ہے کربلا والوں کا غم

جسِ غم جس میں نہ ہو کس کام کا وہ آدمی
درد سے وابستگی ہے کربلا والوں کا غم

دردِ دل کے دم سے ساری زیب و زینِ زندگی
اک عطائے داوری ہے کربلا والوں کا غم

قبر میں پہنچے تو دیکھی داغِ ماتم کی جلا
کس بلا کی روشنی ہے کربلا والوں کا غم

کیا زمانے کے غموں کی ہے حقیقت اے رفیق
جب شعارِ زندگی ہے کربلا والوں کا غم

سلام

"چاند"

تاریکی نے دینِ مبیں کا جب گہنانا چاہا چاند
شام کے بادل چیر کے نکلا ابنِ ابی طالبؑ کا چاند

دشمن تک جس کو کہہ اٹھے خیمہ سے وہ نکلا چاند
چشمِ تصور ماں کی نظر سے دیکھ ذرا شبرؑ کا چاند

کلمہ نبیؐ کا پڑھنے والوں نے نہ یہ سوچا کون ہے یہ
دوشِ نبیؐ پر آنے والا نوکِ سناں پر پہونچا چاند

رشک تمہارے رتبے پر ہے سارے بیٹے کی ماں
زہراؑ کا بیٹا کہلایا امِ بنینؑ تمہارا چاند

یہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں جس کو پیمبر کہتے ہیں
نانا کے دل کی ٹھنڈک ہے زہراؑ آپ کا پیارا چاند

اہلِ ستم نے یہ بھی نہ دیکھا، ہمشکلِ پیغمبرؐ ہے
چاند سا سینہ، چاند سا چہرا، اکبرؑ تو تھا سراپا چاند

عرشِ الٰہی کانپ اٹھا اور فرشِ زمیں پر لرزہ تھا
عصر کی ساعت جب گہنایا حیدرؑ و زہراؑ آپ کا چاند

کرب و بلا میں چاند سا بیٹا اس کا ٹکڑے ہوتا تھا
جس کے جد کا ایک اشارہ ٹکڑے کر دیتا تھا چاند

اُن کے جیسا اس جیسے کو کیسے دیتا اپنا ہاتھ
بیعت کیسے کر سکتا ہے ظلمت سے زہراؑ کا چاند

نجراں والوں سے نمٹنے چاندز میں پر اترے ہیں
آگے پیمبرؐ پیچھے حیدرؑ بیچ میں بی بی زہراؑ چاند

آنکھ کے تارے بخش دیئے اور وار دیئے انصارِ حق
وار دیا شبیرؑ نے دیں پر اکبرؑ، اصغرؑ جیسا چاند

نوحہ

"تشنہ لب کا ماتم ہے"

تشنہ لب کا ماتم ہے بے کفن کا ماتم ہے
زخم زخم سینے کا ، خستہ تن کا ماتم ہے

ٹھہرنا مدینہ میں جس کا کر دیا دوبھر
گھر سے ہوگیا بے گھر، بے وطن کا ماتم ہے

بھائی اور بھتیجے بھی ، بھانجے بھی بیٹے بھی
ایک دو نہیں پوری انجمن کا ماتم ہے

شہد سے بھی میٹھی تھی موت جس کی نظروں میں
ایک شب کے دولھا کا، گلبدن کا ماتم ہے

سر ہے اس کا نیزے پر، جسم جلتی ریتی پر
زد پہ ہے جو ٹاپوں کی اس بدن کا ماتم ہے

خون دل سے سینچا تھا جو علیؑ و زہراؑ نے
دو پہر میں اجڑا وہ، اس چمن کا ماتم ہے

جیتے جی بھی تڑپایا، آج زد پہ روضے ہیں
ظلم پر خوارج کے مرد و زن کا ماتم ہے

ہے مزار زینبؑ کا، دشمنوں کی نظروں میں
بھائی پر ہوئی قرباں اس بہن کا ماتم ہے

ایسے طوق کا نوحہ جس میں خار پنہاں تھے
بازوؤں پہ روتی تھی اس رسن کا ماتم ہے

چشم نم سے لکھا ہے یہ رفیقؔ نے نوحہ
ہو گیا فدا دیں پر اس بدن کا ماتم ہے

نوحہ

"یہ اپنا علَم ہے"

خیبر میں یہ حیدرؑ کو ملا شاہِ ہداؐ سے
عاشور میں غازیؑ کو شہِ کرب و بلاؑ سے
یہ اپنا علَم ، اپنا علَم ، اپنا علَم ہے،
کیا اس کا حشم ہے

جب ہم کو ملا ہم نے اسے دل سے لگایا
آنکھوں سے اسے چوما محبت سے سجایا
حق کی یہ عنایت ہے یہ مولاؑ کا کرم ہے
یہ اپنا علَم ، اپنا علَم ، اپنا علَم ہے،
کیا اس کا حشم ہے

تن پانچ تھے جو چادرِ تطہیر میں آئے
چاہت سے وہ سینوں میں تھے قرآن سجائے
پنجے میں انہی پانچ کی عظمت کا بھرم ہے
یہ اپنا علَم ، اپنا علَم ، اپنا علَم ہے،
کیا اس کا حشم ہے

چلتی ہے ہوا چوم کے جب اس کا پھریرا
اک نور کا جھپکا لگا خوشبو کا سا جھونکا
تعریف میں جو کچھ بھی کہو اسکی وہ کم ہے
یہ اپنا علَم ، اپنا علَم ، اپنا علَم ہے،
کیا اس کا حشم ہے

بد خواہوں کی نظروں سے خدا اس کو بچائے
تا حشر خدا اس کی یونہی شان بڑھائے
تاریخ میں اسلام کی یہ بات رقم ہے
یہ اپنا علم ، اپنا علم ، اپنا علم ہے،
کیا اس کا حشم ہے
پھر فتنۂ باطل نے ہے سر اپنا اٹھایا
اور دین کے پرچم کو نشانہ ہے بنایا
ان کو نہیں یہ علم کہ یہ کس کا علَم ہے
یہ اپنا علم ، اپنا علم ، اپنا علم ہے،
کیا اس کا حشم ہے
سب روضۂ معصوم علم سائے تلے ہیں
اسلام کا پرچم دلِ مومن میں بسے ہیں
اب ان کو نکالو دلِ مومن سے جو دم ہے
یہ اپنا علم ، اپنا علم ، اپنا علم ہے،
کیا اس کا حشم ہے
اللہ کا پرچم ہے نبیؐ کا ہے یہ پرچم
حیدرؑ کا یہ پرچم ہے ، یہ عباس کا پرچم
طفلی سے سہارا یہ رفیق اپنا علم ہے
یہ اپنا علم ، اپنا علم ، اپنا علم ہے،
کیا اس کا حشم ہے

سلام

ہمت

لکھی تھی مدحتِ آلِ عباؑ اس کی یہ برکت ہے
بہت حیراں فرشتے ہیں منور میری تربت ہے

دعائے فاطمہ زہراؑ عزادارِ حسینؑ ہیں
مٹائے ان کو ہستی سے انہیں یہ کس کی ہمت ہے

یہ پاکیزہ ہیں جیسا حق ہے پاکیزہ کے رکھنے کا
خدا بھی جس پہ نازاں ہے نبیؐ کی ایسی عترت ہے

خطابِ عابدِ بیمار ہے تفسیرِ قرآنی
کہ بِیَدِکَ الخیر ہیں ہم پیشِ ربانی یہ عظمت ہے

جو کھائے جو کی روٹی اور مصلّے پر گزارے شب
اٹھائے گر درِ خیبر تو اس میں کیسی حیرت ہے

نبیؐ کی نصرتِ بے لوث کا انعام یہ پایا
علیؑ کی ذریت میں اب قیامت تک امامت ہے

رفیق جعفری مدحت کرو شاہِ شہیداں کی
یہی دنیا کی زینت ہے یہی عقبیٰ کی دولت ہے

mobilib.org

نوحہ

"شامِ غریباں"

عاشور کی یہ شام غریبوں کی شام ہے
بے چارگی کا نام غریبوں کی شام ہے

آتی نہیں نظر کوئی امید کی کرن
کیسی اندھیری شام غریبوں کی شام ہے

قاسمؑ رہے نہ اکبرؑ و عباسؑ رہ گئے
شاداں ہے فوج شام غریبوں کی شام ہے

اک ریگ زار گرم ہے یا سر پہ آسماں
سب جل چکے خیام غریبوں کی شام ہے

قیدِ ستم کی زد پہ ہے کنبہ کے ساتھ ساتھ
اب وقت کا امام غریبوں کی شام ہے

بچی طمانچے کھا چکی گوہر بھی کھو چکی
اب تک ہے تشنہ کام غریبوں کی شام ہے

زوجہ نے حرؑ کی بھیجا ہے بچوں کو جام آب
بی بی تجھے سلام غریبوں کی شام ہے

پیاسے شہید ہو گئے سہ روز کے رفیقؔ
آیا ہے اب طعام غریبوں کی شام ہے

سلام

آنسوؤں سے داستانِ تشنگاں لکھی گئی
پیاس کی حرمت سرِ آبِ رواں لکھی گئی

حرف بن کر لب پہ جو آئی فغاں لکھی گئی
ہوک اک سینے میں اٹھی ناگہاں لکھی گئی

دھار پر تلوار کی پرکھی گئی پانی کی دھار
بہتے دریا پر جری کی داستاں لکھی گئی

قلبِ انساں پر قیامت تک وہ سرخی بن گئی
تیر سے گردن پہ ایسی داستاں لکھی گئی

ہو گئے گویا سہارا عاصیوں کے واسطے
حُر کی قسمت میں دمِ آخر جناں لکھی گئی

پیاس تھی یا طنز تھا یا تھی تبسم کی جھلک
کن اشاروں پر نوائے بے زباں لکھی گئی

ظرف پہچانا گیا کاغذ قلم کے نام پر
ایک عیاں حجت بہ اندازِ نہاں لکھی گئی

اوج بخشا مصحفِ ناطق نے کیا قرآن کو
اک تلاوت برسرِ نوکِ سناں لکھی گئی

جذبۂ حضرت حبیب ابن مظاہرؓ کی مثال
ہمتِ پیری بہ طرزِ نوجواں لکھی گئی

فاطمہؑ جزوِ رسولؐ اور مرتضیٰؑ ایمانِ کل
پارہ ہائے دل پہ دونوں کے جناں لکھی گئی

دشمنوں پر بھی لکھی مدحت نظر آئی مگر
بے تکی لکھی گئی اور بے تکاں لکھی گئی

عصرِ عاشورا پہ تحریریں بہت سی ہیں رفیقؔ
پر جو ہونی چاہئے تھی وہ کہاں لکھی گئی

maablib.org

سلام

''ہجرت کربلا''

(بہ مناسبت ۲۸ رجب، آغاز سفرِ کربلا)

خاطر میں کب سفر کی صعوبت ہے اے حسینؑ
پیشِ نگاہ دیں کی حفاظت ہے اے حسینؑ

سر پر تمھارے تاج شفاعت ہے اے حسینؑ
اور ٹھوکروں میں تخت وحکومت ہے اے حسینؑ

بچپن جہاں پہ گذرا ہو اس سرزمین سے
الفت ہو، ہر بشر کی یہ فطرت ہے اے حسینؑ

کس دل جگر سے چھوڑے مدینہ کے بام ودر
جانا یہاں سے ایک قیامت ہے اے حسینؑ

نانا سے ماں سے بھائی سے ہو لیجیے وداع
آلِ عبا سے آخری رخصت ہے اے حسینؑ

اصغر ہے چند دن کا ابھی ماں کی گود میں
کیا کربلا کو اس کی ضرورت ہے اے حسینؑ

ہووے نہ بے ردا رہے صغرا مدینے میں
یہ فاطمہؑ کی ہو بہو صورت ہے اے حسینؑ

جیسے نبیؐ کا مکہ تھا طیبہ تھا آپ کا
مثلِ رسولؐ آپ کی ہجرت ہے اے حسینؑ

کارِ پیمبری کی مشقت کے باب میں
مانگی نبیؐ نے تیری مودت ہے اے حسینؑ

عاشور ہے اگرچہ پہ لگتا ہے اس طرح
روزِ سقیفہ تیری شہادت ہے اے حسینؑ

پیری میں نوجوان کا لاشہ اٹھا لیا
تیری ہی صرف تیری ہی ہمت اے حسینؑ

دنیا یزیدیت سے بھری جا رہی ہے پھر
دنیا کو پھر سے تیری ضرورت ہے اے حسینؑ

مسلمؑ وطن سے دور تھے بے یار و بے رفیق
تیری طرح سے ان کی شہادت ہے اے حسینؑ

maablib.org

سلام

"محرم آ گیا یثرب کے شہزادے نہیں آئے"

اندھیرے جال پھیلانے کو جب سوئے زمیں آئے
ہدایت کے افق پر ساکنِ عرشِ بریں آئے

نبیؐ کے واسطے کیا وقت کی اوقات اے مولا
اشارے پر پلٹ کر آپ کے مہرِ مبیں آئے

نہ پوچھ اے کربلا کی خاک تیرا مرتبہ کیا ہے
تجھے آباد کرنے کو مدینے کے مکیں آئے

جو سجدہ کر سکے نقشِ کفِ پائے حسینؑ پر
کہاں سے وہ جگر آئے کہاں سے وہ جبیں آئے

نجف، مشہد، مدینہ، کربلا و کاظمین و قم
یہیں رہتا ہے ہر مومن کہیں جائے کہیں آئے

سلام ان پاک قدموں پر کہ جن سے چل کے تم اے حُرؑ
برائے نصرتِ اسلام سوئے شاہِ دیں آئے

کہا صغرا نے نانی سے مرا دل خون ہوتا ہے
زمانہ ہو گیا سوئے وطن بابا نہیں آئے

یہ سوچا کرتی تھی صغرا مرے گھر عید ہو اس دن
سکینہؑ آئے، اکبرؑ آئے، اصغرؑ نازنیں آئے

رفیقِ جعفری نوحہ لکھو تم بھی بھلائی سا
"محرم آ گیا یثرب کے شہزادے نہیں آئے"

سلام

"چشمِ نم"

علقمہ سے جو تجھ کو ملی چشمِ نم
یہ نمی ہے بہت قیمتی چشمِ نم

در سے شبیرؑ کے نعمتیں دو ملیں
ایک شوقِ عزا ، دوسری چشمِ نم

حاصلِ کل زیارت حالِ بقیع
بے کلی ، بے دلی ، بے بسی ، چشمِ نم

عالمِ نزع میں ان کے دیدار پر
ہو گا عالم ترا دیدنی چشمِ نم

جس کے کہنے پہ خیمے بٹے نہر سے
وہ نہ بھولا کبھی شاہ کی چشمِ نم

سوکھے دھانوں پہ پانی پڑے جس طرح
میرے اعمال پر چھا گئی چشمِ نم

ہے ولادت سے ہی گریۂ کربلا
تو رہی بس وہی کی وہی چشمِ نم

زیبِ رومالِ زہراؑ ہیں اشکِ عزا
یہ فضیلت تجھی سے ملی چشمِ نم

گھر کا طوعہ نے پوچھا تو سب کہہ گئی
مسلمِ بے وطن آپ کی چشمِ نم

عمر بھر کی کمائی رفیقِ حزیں
داغِ ماتم ترے اور تری چشمِ نم

سلام

"ظلم کے منہ پر طمانچہ دستِ ماتم دار ہے"

ظلم کے منہ پر طمانچہ دستِ ماتم دار ہے
بیعتِ فاسق سے اس کو آج بھی انکار ہے

جان و دل میں روشنی تیرے تصور سے حسینؑ
زندگی تیری بدولت مطلعِ انوار ہے

مرثیہ، نوحہ، مسدس، منقبت، سوز و سلام
یہ عزاداری مرا پیرایۂ اظہار ہے

ایک بچہ کے لیے پانی نہیں ہے تیرے پاس
ساحلوں سے موجِ دریا برسرِ پیکار ہے

کیا حبیبؑ ابنِ مظاہرؑ، کیا جنابِ حرؑ کا نام
"نام کا ہے نام اور کردار کا کردار ہے" ☆

کون کہتا ہے کہ ہے صدیوں پرانا واقعہ
کربلا تو یوں ہے جیسے آج کا اخبار ہے

دیکھیے تو سرخیِ خونِ شہیداں کا رچاؤ
آج بھی کرب و بلا شہ سرخیِ اخبار ہے

ٹکریں ماریں، انھیں، بیٹھیں ہزاروں سال تک
بے ولایت ہر عبادت شیخ جی بے کار ہے

حضرتِ عباسِ غازیؑ کے وسیلے سے رفیقؔ
یہ سلامِ عاجزی پیشِ شہِ ابرار ہے

☆ احمد ندیم قاسمی
"یہ صرف میرا تخلص ہی نہیں ہے کہ ندیمؔ
نام کا ہے نام اور کردار کا کردار ہے"

سلام

"عبادت"

توحید کی فضا میں ہر بندگی عبادت
جو راہِ حق میں گزرے وہ زندگی عبادت

سجدے کیے ہزاروں حاصل ہوا نہ کچھ بھی
بے حُبِّ آلِ احمدؐ سب کھوکھلی عبادت

نامِ بتولؑ سن کر نامِ حسینؑ سن کر
آ جائے جو جبیں پر تابندگی عبادت

مسجد، نماز، سائل، حالت رکوع کی ہے
ایسے میں کوئی دے دے انگشتری، عبادت

اللہ تیری قدرت ، ایسا بشر بنایا
چہرے کو جس کے دیکھا اور ہوگئی عبادت

جو نفس اپنا بیچے، مرضیِ رب خریدے
ہجرت کی شب وہ سوئے تو نیند بھی عبادت

روضوں پہ جا کے سوچا، سجدہ کروں کہ چوموں
وہ ذہن کی عبادت ، یہ آنکھ کی عبادت

ہے یہ بھی اک حقیقت میرے رفیقِ شاعر
آلِ نبی کی مدحت میں شاعری عبادت

سلام

عزا کا اشک گو چھوٹا بہت ہے

عزا کا اشک گو چھوٹا بہت ہے
یہ وہ چھوٹا ہے جو تھوڑا بہت ہے

"عجب لگتا ہے" بانوؑ شہ سے بولیں
یہ اصغرؑ آج کل ہنستا بہت ہے

جو بچہ تیر کھا کر مسکرایا
اسی پر اک جہاں روتا بہت ہے

یہ کس کو شاہؑ نے مقتل میں بھیجا
نبیؐ کی شکل سے ملتا بہت ہے

چھڑانے نہر کو کثرت کی زد سے
علیؑ کا ایک ہی بیٹا بہت ہے

رفیقؔ جعفری اور مدحِ حیدرؑ
بڑی ہے بات، منہ چھوٹا بہت ہے

سلام

بس خدا کو اور علیؑ کو ہے نبیؐ کی معرفت

بس خدا کو اور علیؑ کو ہے نبیؐ کی معرفت
ایسے ہی رب اور نبیؐ کو ہے علیؑ کی معرفت

ہر حقیقت دیکھتا تھا روزِ روشن کی طرح
پوچھتے ہیں لوگ ہم سے اس علیؑ کی معرفت

بابِ شہرِ علم ہیں اور نفسِ پیغمبر بھی ہیں
کون رکھتا ہے علیؑ جیسی نبیؐ کی معرفت

ریگ زارِ کربلا پر بجھ گیا تھا اک چراغ
حشر تک اب ہے اسی سے روشنی کی معرفت

تربیت ماں کی، دعا بابا کی، شفقت بھائی کی
بن گئے یک جان ہو کر اک جری کی معرفت

سامنے دریا ہو اور تشنہ پلٹ آئے کوئی
پوچھیے اس سے وقارِ تشنگی کی معرفت

موت مثلِ شہد تھی جس گلبدن کے سامنے
کیسی ہوگی اس کے آگے زندگی کی معرفت

ڈھیر کر سکتا ہے وہ حربہ ستم کے تیر کا
طفل جو چھ ماہ کا رکھے ہنسی کی معرفت

مضطرب ہے ایک بچہ سن کے حل من کی صدا
نصرت حق میں ہے یہ اک کم سنی کی معرفت

ربِ اکبر نے ولائے پنجتن پر بخش دی
بوذرؓ و سلمانؓ و قنبرؓ کو وصی کی معرفت

جاگتی آنکھوں سے جنت میں تھے انصارِ حسینؑ
موجزن روحوں میں تھیں سبطِ نبی کی معرفت

حاجتیں لکھ کر عریضہ پر امامِ عصرؑ کو
بھیجتے ہیں ہم سمندر یا ندی کی معرفت

کام آئی قبر میں اہلِ ولا کے اے رفیقؔ
بس علیؑ کی معرفت اور بس علیؑ کی معرفت

maablib.org

سلام

عصرِ عاشور بنائے گئے جیسے قیدی

عصرِ عاشور بنائے گئے جیسے قیدی
پھر فلک نے کبھی دیکھے نہیں ویسے قیدی

نسلِ آدمؑ کی جو آزادی کا عنوان بنے
ہم نے تاریخ میں دیکھے نہیں ایسے قیدی

اپنے خطبوں میں سناتے رہے پیغامِ حسینؑ
حق بیانی کے گہر بانٹتے رہتے قیدی

وائے ان کرسی نشینوں پہ جنہوں نے دیکھے
پیچھے اک دوسرے کے شرم سے چھپتے قیدی

حوضِ کوثر کے یہ مالک ہیں بقولِ قرآں
ایک اک قطرہ کو پانی کے ترستے قیدی

اُس طرف جابر و سفاک اٹھائے نیزے
اِس طرف بیکس و مجبور وہ سہمے قیدی

ہائے وہ صبر کی منزل جہاں سجادِ حزیں
ماں پھوپھی بہنوں کو دیکھا کیے بنتے قیدی

تُرک و دیلم کے غلاماں نہ جہاں رہ سکتے
ان خرابوں میں ستم گاروں نے رکھے قیدی

شکل اصغرؑ کی تصور میں ابھر آتی تھی
خالی کوزے کو اگر دیکھتے پیاسے قیدی

پوچھتے اپنی اسیری کا سبب جب بچے
قصۂ یوسفؑ معصوم سناتے قیدی

ایسے قیدی تھے جنہیں دیکھ کے کہتے شامی
ہیں تو قیدی پہ یہ قیدی نہیں دکھتے قیدی

کرب سجادؑ کا محسوس کریں سینوں میں
سو محرم میں مرے بچے ہیں بنتے قیدی

خون روتے رہے سجادؑ جو تا عمر رفیق
سوچتا درد وہ اک روز کا بن کے قیدی

maablib.org

سلام

"روشنی"

مجلسِ آلِ پیمبرؐ روشنی
ہے عزا کا فرش و منبر روشنی

ہیں پیمبرؐ شہر، حیدرؑ بابِ علم
روشنی کے شہر کا در روشنی

پانچ بارہ اور چودہ ہیں چراغ
جائیں گے مرقد میں لے کر روشنی

کیا مبارک تھے قدم بنتِ اسدؑ
آ گئی کعبے کے اندر روشنی

مصطفیٰؐ، زہراؑ، علیؑ اور ان کے لال
آ گئے جس میں وہ چادر روشنی

پا گئے فیضانِ اہلِ بیتؑ سے
میثمؓ و سلمانؓ و بوذرؓ روشنی

تیرگی ہے تیرا حصہ ابنِ سعد
بن گئی حُرؑ کا مقدر روشنی

یہ عزاداری، محافل، مجلسیں
پھیلتی جاتی ہے گھر گھر روشنی

ہیں محمدؐ سے محمدؐ تک سبھی
روشنی در روشنی در روشنی

جب دھندلکے شام کے بڑھنے لگے
آ گئے بن کر بہتر روشنی

چیر ڈالیں شام کی تاریکیاں
نیزۂ ظلمت پہ تھا سر روشنی

لیتے ہیں سرورؑ وفا کا امتحاں
شب کو محفل میں بجھا کر روشنی

شامیو تم کیسے تیرہ بخت تھے
مانگتی تھی تم سے چادر روشنی

کیا سقیفے میں ہوا تھا اے رفیقؔ
اے مورخ ڈال اس پر روشنی

سلام

گر نہ آنکھوں سے بہہ رہا ہوتا

گر نہ آنکھوں سے بہہ رہا ہوتا
اشک انگارہ بن گیا ہوتا

گر عزا کا نہ سلسلہ ہوتا
زیست میں اپنی کیا مزا ہوتا

اذن غازیؑ کو گر ملا ہوتا
شمر ہوتا نہ حرملہ ہوتا

بندشِ آب ، آلِ کوثر پہ
ظلم پہ عرش گر پڑا ہوتا

نہ پہنچتی یہ آگ خیموں تک
در نہ زہراؑ کا گر جلا ہوتا

اس کو جنت زمیں پہ مل جاتی
وہ جو پیوند کربلا ہوتا

کاش اپنا بھی کوئی ہوتا رفیقؔ
ایک ہوتا ، حبیبؔ سا ہوتا

سلام

"فرشِ عزا"

جانمازِ عزا ہے یہ فرشِ عزا

جانمازِ عزا ہے یہ فرشِ عزا
عطیۂ کبریا ہے یہ فرشِ عزا

آنسوؤں سے دھلا ہے یہ فرشِ عزا
کیا فلک مرتبہ ہے یہ فرشِ عزا

فرش سے عرش تک، عرش سے خلد تک
اک عجب سلسلہ ہے یہ فرشِ عزا

ذکرِ معصوم ہے ذکرِ مظلوم ہے
مسجدِ سیدۂ ہے یہ فرشِ عزا

علم و عرفاں کے موتی سمیٹے ہوئے
مخزنِ بے بہا ہے یہ فرشِ عزا

چاندنی کیا بچھی دل کی چاندی ہوئی
چاندنی بن گیا ہے یہ فرشِ عزا

پھونک کر پاؤں رکھنا فرشتو یہاں
یہ ہے فرشِ عزا ہے یہ فرشِ عزا

رفعتیں اس کی افلاک سے ماورا
گو زمیں پر بچھا ہے یہ فرشِ عزا

خطۂ خلد ہے کربلا کی زمیں
پارۂ کربلا ہے یہ فرشِ عزا

کربلا کی زمیں قبلۂ اہلِ دل
عکسِ کرب و بلا ہے یہ فرشِ عزا

عطیۂ زینبؑ و امِ کلثومؑ ہے
عطیۂ فاطمہؑ ہے یہ فرشِ عزا

کس کے آنے پہ ہے یہ درود و سلام
میرا مرقد ہے یا ہے یہ فرشِ عزا

سر کے بل آ یہاں اے رفیقِ حزیں
خلد کا آسرا ہے یہ فرشِ عزا

maablib.org

سلام

"آنسو"

ہے عبث گر غمِ دنیا میں بہایا آنسو

ہے عبث گر غمِ دنیا میں بہایا آنسو
ورنہ جنت کے برابر ہے عزا کا آنسو

درد کیسا یہ ہوا، ہاتھ اُٹھے ماتم کو
نام یہ کس کا سنا، آنکھ میں آیا آنسو

خیمے دریا سے ہٹا تو دیے لیکن یہ ہوا
خیمۂ چشم میں سروؑ کے در آیا آنسو

جبر ڈھاتا رہا تطہیر کی وارث پہ ستم
صبر دیکھا کیا چپ چاپ چھپاتا آنسو

قبر میں خوف، اندھیرا نہ کوئی وحشت تھی
ہالۂ نور بنا بزمِ عزا کا آنسو

فاطمہ زہراؑ کے رومال کی زینت ٹھہرا
مجلسِ آلِ نبیؐ میں جو بہایا آنسو

میری ہستی کی علامت مرا پہلا گریہ
اور مری آخری منزل کا سہارا آنسو

چند ٹوٹی ہوئی قبروں نے سنا دی تاریخ
جب بقیہ کی طرف دیکھ کے چھلکا آنسو

ان پہ قربان ہے یہ جن کے لیے چمکا ہے
چاند آنکھوں پہ عزادار کے تارا آنسو

سلسبیل اور ہے تسنیم کی جھلکی اس میں
حوضِ کوثر کا مجھے لگتا ہے قطرہ آنسو

اس کی گہرائی کا اندازہ کسی کو نہ ہوا
چشمۂ درد سے جو پھوٹ کے نکلا آنسو

کیا خزانے کسی مقتل نے ہمیں بخشے ہیں
مرثیہ، نوحہ و ماتم، غم و گریہ، آنسو

وہ ولادت تھی تری جس پہ نبیؐ روئے حسینؑ
یہ شہادت ہے کہ دنیا نے بہایا آنسو

یہ جو اک آگ سی سینے میں سلگتی ہے رفیق
ہو نہ ہو ہے یہ کوئی ضبط کا مارا آنسو

maablib.org

سلام

اک حقیقی جستجو ہے روشنی کی جستجو

اک حقیقی جستجو ہے روشنی کی جستجو
روشنی کی جستجو ہے آگہی کی جستجو

زندگی منسوب کر دی منتظر کے نام سے
عمر بھر کرتے رہے پھر زندگی کی جستجو

کب اندھیرے ختم ہوں کب غیب کے بادل چھٹیں
کب طلوعِ مہر ہو، ہے اس گھڑی کی جستجو

زینتِ سجدہ گزارانِ خدائے ذوالجلال
زندگی زین العباؑ کی بندگی کی جستجو

مکتبِ نہج البلاغہ مخزنِ علم و عمل
معنیِ قرآن میں یہ ہے علیؑ کی جستجو

علم و حلم و تربیت، تعلیم، حسنِ بندگی
زندگی شیرِ خداؑ کی ہے نبیؐ کی جستجو

دین کیا ہے بابِ شہرِ علم سے وابستگی
علم سے وابستگی، شائستگی کی جستجو

جو قلم کاغذ نہ دیں جو رزم گہ میں چھوڑ دیں
اے نبیؐ مت کیجیے ان میں دوستی کی جستجو

جنگ تو کی ہی نہیں عباسؑ غازی نے کوئی
وہ تو تھی بس ایک ردِ تشنگی کی جستجو

گو فضا میں ہیں پرانے ذکرِ اہلِ بیت کے
پھر بھی کرتے ہیں سخن ور تازگی کی جستجو

پیش ہے بزمِ سخن میں سادگی سے یہ کلام
شعر گوئی میں رفیقِ جعفری کی جستجو

سلام

"معتبر"

ہے جو سینہ میں دردِ نہاں معتبر

ہے جو سینہ میں دردِ نہاں معتبر
تشنگاں کی ہے وہ داستاں معتبر

پانچ چودہ بہتر ہیں وہ رہنما
عالم و عامل و مہرباں معتبر

جس کو مولا کہا اس پہ قرباں ہے جاں
میثمِ باوفا کی زباں معتبر

ایک چادر تلے پنجتن آ گئے
نور کا بن گیا سائباں معتبر

وہ عنایت کرم چشمِ شبیرؑ کا
ہو گئی پیشِ حق حُر کی جاں معتبر

جب سقیفوں میں بننے لگیں رہنما
کس طرح پھر ملیں حکمراں معتبر

مانی "من کنت" ہم نے ولا کی سند
ہم نے جانا نبیؐ کا بیاں معتبر

جس میں آلِ محمدؐ کا ہو تذکرہ
وہ زمیں، وہ گلی، وہ مکاں معتبر

کیا انوکھی ملاقات معراج ہے
میزباں مقتدر، میہماں معتبر

کیا رفیقِ حزیں شعر گوئی تری
نہ قلم معتبر نہ زباں معتبر

سلام

"محور"

نبی کے بعد ولایت کا مرتضیٰؑ محور

خدا کے دین کا جیسے ہیں مصطفیٰؐ محور
نبیؐ کے بعد ولایت کا مرتضیٰؑ محور

تعارف ان کے ہی دم سے ہے پنجتنؑ کا ہوا
کساء کی بزم کا گویا ہیں فاطمہؑ محور

عجب نہیں ہے کہ چھا جائیں ساری دنیا پر
اگر بنا لیں مسلمان کربلا محور

خدا رسولؐ ولی اور اک نخی بھی ولی
انہی کو ازروئے قرآں کہا گیا محور

مباہلے میں نصارا کے کون لائے گئے
وہ چند لوگ کہ جن کی ہیں سیدہؑ محور

کہاں کی خلد، نہ خوشبو بھی پائے گا اس کی
ہو بغضِ آلِ نبیؐ جس کی فکر کا محور

سلام سید سجادؑ کی شجاعت کو
رفیقؔ جس نے دعا کو بنا لیا محور

سلام

روشن

فکرِ روشن پہ کربلا روشن
خلد کا راستہ کھلا روشن

اک دیا کیا بجھا شب عاشور
ہو گیا عالمِ وفا روشن

جب پہ ایثار در دلِ انصار
ایک سے بڑھ کے اک ملا روشن

گم شدہ شام کے اندھیروں میں
کر دیا شہ نے اک دیا روشن

تیر کھانے پہ مسکرا دینا
کر گیا جرمِ حرملہ روشن

ردِّ باطل حسینؑ نے بھی کیا
نام اسلاف کا رکھا روشن

حر پہ ایسی نظرِ حسینؑ نے کی
جذبۂ حریت ہوا روشن

آگ خیموں کی سمت جوں ہی بڑھی
ظلم کچھ اور ہو گیا روشن

عصرِ عاشور کیا ہوا اے عرش
ہو گئی ارضِ کربلا روشن

جرم تھا ولدِ علی ہونا
ورنہ عمراں کا دین تھا روشن

شاعری کے سوا تمہارا رفیقؔ
تھا ہنر اور کچھ بھلا روشن

maablib.org

سلام

آنکھ میں سارے سمندر کو سمویا جائے

آنکھ میں سارے سمندر کو سمویا جائے
پھر بھی ممکن نہیں اک پیاسے پہ رویا جائے

شاملِ بزمِ عزا ہونے کی خواہش ہے اگر
جذبہ سوز میں ہر سانس پرویا جائے

کربلا شام کے دامن پہ ہے ایسا اک داغ
لاکھ تحریف کے دھاروں سے نہ دھویا جائے

مرضیِ رب بھی اک نیند سے مل جاتی ہے
جاں بچانے کو پیمبر کی جو سویا جائے

وقت کا ہے یہ تقاضہ، دلِ نسلِ نو میں
تخم بچپن سے ولایت کا جو بویا جائے

بند دنیا میں ہو اور آنکھ کھلے جنت میں
الفت آلؑ میں جب قبر میں سویا جائے

یاد ہے حمزہؓ پہ اصحاب نبیؐ کا گریہ
ہم پہ فتویٰ ہے نہ شبیرؑ پہ رویا جائے

اس سے بہتر ہے کہ دنیا میں کہیں کھو جاؤں
وادیِ عترت اطہار میں کھویا جائے

علم، از قولِ نبیؐ ارث ہے مومن کا رفیق
کیوں درِ علم سے پھر علم کا جویا جائے

سلام

قلم تحریر جس دم مدحِ شبیرؑ کرتے ہیں

قلم تحریر جس دم مدحِ شبیرؑ کرتے ہیں
ستوں بن کر مکاں وہ خلد میں تعمیر کرتے ہیں

منازلِ علم و عرفاں کی عجب تسخیر کرتے ہیں
دلوں پر کربلا کی نقش جب تصویر کرتے ہیں

جو بچوں پر روش ظلم و ستم کے تیر کرتے ہیں
"سپاہِ حرملہ" سے ہم انہیں تعبیر کرتے ہیں

کہاں ہیں طالبانِ رہبر بچے سے سبق سیکھیں
جہادِ اصلی وہ ہے جو اصغرؑ بے شیر کرتے ہیں

ثنا آیاتِ قرآنی میں ہے آلِ محمدؐ کی
اور ان آیات کی اشکِ عزا تفسیر کرتے ہیں

جلا ہے وہ چراغاں جو عزا کے اشک سے ہوگا
لحد میں داغِ ماتم کے الگ تنویر کرتے ہیں

محمدؐ سے علیؑ تک سب سے شبیرؑ دیں، ان سے ہم عاشق
علم لے کر یہ تازہ یادِ خیبر گیرؑ کرتے ہیں

اسیری سیدِ سجادؑ کی آنکھوں میں پھرتی ہے
پہن کر ہتھکڑی ہم ماتمِ زنجیر کرتے ہیں

نبیؐ چہرہ، علیؑ لہجہ، زباں ہے بولتا قرآں
کہ علیؑ شام کے دربار میں تقریر کرتے ہیں
بلا کر پنجتنؑ کو چادرِ زہراؑ کے سائے میں
نبیؐ جاری زباں سے آیۂ تطہیر کرتے ہیں
رفیقؔ جعفری مدحت کرو آلِ پیمبرؐ کی
بیاں اشعار میں جیسے دبیرؔ و میرؔ کرتے ہیں

maablib.org

سلام

مرکزِ خیر درِ بنتِ پیمبر بہتر

مرکزِ خیر درِ بنتِ پیمبرؐ بہتر
منزلِ آیۂ تطہیر ہے یہ گھر بہتر

گھر یہ بہتر ہے یہاں روز سلامی ہیں نبیؐ
پنجتن جس میں اکھٹے ہیں وہ چادر بہتر

خوگرِ علم ہیں جاتے نہیں در در ہم لوگ
علم کے شہر کا جو در ہے وہی در بہتر

اپنی کثرت پہ جسے ناز ہے سوچے تو سہی
لشکرِ شام تھا بہتر کہ بہتر بہتر

ضربِ حیدرؑ کی یہ سوغات نہ جانے کوئی
جانتا ہے اسے جبریل کا شہپر بہتر

ظلم بچے پہ ہو جاگ اٹھتا ہے انساں کا ضمیر
رمز یہ جان گئے تھے علی اصغرؑ بہتر

دین کچھ بھی نہیں ادراکِ ولایت کے بغیر
نکتہ یہ پا گئے تھے بوذرؓ و قنبرؓ بہتر

ہم کو درکار نہ منصب نہ کوئی تخت نہ تاج
ہم تو بس شبرؑ و شبیرؑ کے نوکر بہتر

دشمن دین ہے بے نسل تو یہ حیر کبیر
فیصلہ کیجیے ابتر ہے کہ کوثر بہتر

قبر میں آئے ملک، بولے، چلو خلد رفیق
ہم نے خوش ہو کے کہا شکریہ بہتر، بہتر

maablib.org

سلام

"اقرار"

ذوالعشیرہ میں جو ہوا اقرار

ذوالعشیرہ میں جو ہوا اقرار
اس کا ایفا غدیر کا اقرار

ہر عزادار کی شفاعت پہ
مومنوں سے ہے شاہ کا اقرار

تھی وہ اصغرؑ کی حکمتِ عملی
گردن و تیر میں تھا کیا اقرار

کربلا میں نبھا دیا شہ نے
عہدِ طفلی میں جو کیا اقرار

کر کے تاویل آیتوں کی یزید
کفر کا تو نے کر لیا اقرار

روئے ظالم پہ ضرب ہے ماتم
نصرتِ دینِ کا کھلا اقرار

گریۂ طفل عینِ فطرت ہے
یعنی رونا ہے زیست کا اقرار

حُرؑ کا آنا حسینؑ کی جانب
اس طرف حق ہے صاف سا اقرار

کر کے بیعت رفیق بھول گئے
کیا غدیر اور کون سا اقرار؟

سلام

"خاک"

چھپتی نہیں نگاہ میں پھر جابجا کی خاک

چھپتی نہیں نگاہ میں پھر جابجا کی خاک
پیشِ نظر ہو جس کے درِ مصطفیٰ کی خاک

در در کی خاک چھان رہا ہو جو بد نصیب
وہ منزلت کو جانے گا خاکِ شفا کی خاک

ذبحِ عظیم لفظ کی تعریف کے لیے
شبیرؑ نے سجالی جبیں پر منیٰ کی خاک

شبیرؑ نے چھپا دیا اصغرؑ سا گل بدن
وہ طفل مثلِ غنچہ وہ دشتِ بلا کی خاک

کوہِ گراں تھے پائے علم دارِ کربلا
زیرِ قدم اطاعت و صبر و رضا کی خاک

جاری تھا خونِ فاطمہ صغریٰؑ کی آنکھ سے
شیشے میں خون بن گئی جب نینوا کی خاک

شبیرؑ تیرا ایک قدم راہِ عشق میں
ہے اپنی سجدہ گاہ اسی نقشِ پا کی خاک

موئے سفید سر میں نہیں عمر سے رفیق
چاندی بنا رہی ہے رہِ کربلا کی خاک

سلام

کیا ربِّ جہاں نے جب نظامِ راہبر پیدا

کیا ربِّ جہاں نے جب نظامِ راہبر پیدا
کیے پھر چودہ معصومیں بہ شکلِ چارہ گر پیدا

نظیر اس کی کوئی جھوٹی سی تاریخ دکھلا دے
ہوا حیدرؑ کے استقبال کو کعبہ میں در پیدا

نہ ہوتی گر محمدؐ اور ان کی آل کی خلقت
خدا کرتا نہ عرش و فرش و خورشید و قمر پیدا

جری گھر سے چنا ام البنین کو یوں کہ ان سے ہو
برائے کربلا عباسؑ سا شیرِ ببر پیدا

ملک پہنچیں، وحی اترے، نبی آئیں سلامی کو
زمیں پر اب نہ ہوگا فاطمہؑ کے گھر سا گھر پیدا

کہا اقبال نے "مشکل سے ہوتا ہے" مگر اب تو
نہیں ہوتا ہے کوئی بھی چمن میں دیدہ ور پیدا

رفیق جعفری اشعار پر شکرِ خدا کیجیے
نہیں ہوتا قلم میں بے کرم ان کے اثر پیدا

maablib.org

سلام

شعب بوطالبؑ میں تنہا کر کے یارانے گئے

شعب بوطالبؑ میں تنہا کر کے یارانے گئے
اور احد میں چھوڑ کر پھر شمع پروانے گئے

مصطفےٰؐ کی خواہشِ کاغذ قلم رد کی گئی
"لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے"

خاتم مرسلؐ کو تحریرِ جلی لکھنے نہ دی
"اس ذرا سی بات پر برسوں کے یارانے گئے"

تھی درودِ حیدرِ کرّارؑ کے ہونے کی دیر
خانۂ کعبہ تو کیا گھر گھر سے بت خانے گئے

ہے بناءِ توحید کی قرآن واہلِ بیت سے
پنجتنؑ یہ اہلِ نجراں کو تھے دکھلانے گئے

بابِ جنت پر لکھے تھے پنجتنؑ کے اسمِ پاک
خلد میں ہم کیا گئے جیسے عزا خانے گئے

کربلا والوں نے کیا کچھ دے دیا اسلام کو
سینۂ اکبرؑ چھدا، عباسؑ کے شانے گئے

کیا تبسم کی کماں تانی ہے اک بے شیر نے
مار آئے تیر کو تیرِ ستم کھانے گئے

سامعیں کے دل میں تھا مجھ وہ خلوص بیدار حق

شعر کم تر تھے مرے لیکن اہم مانے گئے

جناب خاطر غزنوی کے ایک شعر کی دو اشعار میں تضمین کی گئی ہے (گو ذرا سی بات پر برسوں کے یارانے گئے / لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے)۔

maablib.org

سلام

''نجات''

قرآں کو جس نے پالیا اس کی ہوئی نجات
اور اس کے ساتھ آل سے دل بستگی نجات

چوکھٹ پہ سیدہؑ کی اگر آ گیا کوئی
در در پہ مانگنے سے اسے مل گئی نجات

ماتم کے داغ سینے پہ میں نے سجا لیے
تاریکیوں سے قبر کی مجھ کو ملی نجات

کیا کچھ درِ حسینؑ سے مجھ کو نہیں ملا
ایمان و علم و فہم و یقیں، آگہی، نجات

ملبوس کربلا سے میں لایا ہوں اس لیے
لپٹی ہوئی کفن سے رہے گی مری نجات

شبیرؑ نے عطا کیے فطرس کو بال و پر
راہب نے پائے بیٹے تو حُر کو ملی نجات

تعلیمِ مصطفےٰؐ کا خلاصہ ہے یہ رفیقؔ
قرآن و اہلِ بیت سے وابستگی نجات

سلام

"دریا"

پائے عباسؑ چومتا دریا
زینت و روحِ کربلا دریا

منہ میں سوکھی زباں تھی پیاسوں کی
آنکھ میں تھا بھرا ہوا دریا

پوچھا کیوں ہے زمین خشک تری
کربلا نے دکھا دیا دریا

ایسا دکھتا ہے جیسے پانی ہے
ہے مگر پیاس سے اٹا دریا

اس طرف سیلِ جبر و جور و جفا
اس طرف صبر کا تھا دریا

خطبہ بنتِ علیؑ کا تھا جیسے
بند ظلمت کے روندتا دریا

جس نے چلو میں بھر کے پھینک دیا
اس کی مٹھی میں آ گیا دریا

اب ہے اک منظرِ پشیمانی
پیاسے قدموں پہ لوٹتا دریا

العطش کی صدا پہ تھا خاموش
تیرے ہونے کا فائدہ دریا

پیاسے مارے گئے ترے نزدیک
اپنا مصرف ذرا بتا دریا

دیکھا جس دم سوئے فراتِ رفیق
ضبط کا اشک بن گیا دریا

maablib.org

سلام

"پہچانا"

لہو بارش سے قتلِ شاہ کو دنیا نے پہچانا
ہوئی جب سرخ مٹی فاطمہ صغراؑ نے پہچانا

جو پانی ہاتھ میں لے کر پلٹ دے اس کے تیور کو
نہ صحرا نے، نہ مقتل نے، فقط دریا نے پہچانا

یہاں آئے یہیں کے ہو رہے جو جان دے ڈالی
درِ زہراؑ کا رتبہ قنبر و فضہ نے پہچانا

سرِ معراج احمدؐ سے ہوا جس دم مخاطب رب
مرے مولا کا لہجہ تھا مرے آقا نے پہچانا

تھے کنکر اور پتھر سے بھی بدتر دشمنِ دیں سب
دُرِ یکتا تھا حُر جس کو شہِ والا نے پہچانا

بہت خوش تھے ملے لعل و گہر جس دم پسِ محشر
یہ تھے انعام ان کے ماتم و گریہ نے پہچانا

سوال آپ کم سن پر چلائے تیر جو ظالم
ہے کس درجہ کا ارذل، اصغرِ دلگاؑ نے پہچانا

محمدؐ کا تھا دشمن قاتلِ ہم شکلِ پیغمبرؐ

محمدؐ سامنے تھے اور نہیں اعدا نے پہچانا

رفیقِ جعفری دکھ کے سوا یہ شاعری کیا ہے

نہ جس کو تم نے جانا اور نہ ہی دنیا نے پہچانا

maablib.org

سلام

اشک

عصیاں سمیٹتے ہوئے توبہ کا مان اشک
دل کا وقار درد تو آنکھوں کی شان اشک

مرہم دلوں کا اور دعا کا نچوڑ بھی
سجدوں کا مان اشک، عبادت کی جان اشک

اعمالِ مومنین پہ اک آسمان ہیں
فرشِ عزا پہ چھائے ہوئے سائبان اشک

رکنا کہیں پہ ہے کہیں چلنا بہاؤ میں
کشتیِ چشمِ درد میں ہیں بادبان اشک

قدغن جہاں ہو ذکرِ عزا پر قدم قدم
بوجھل دلوں کے ایسے میں ہیں ترجمان اشک

اصغرؑ ترے لیے نہیں پانی جہان میں
چشمِ پدر میں ہے فقط اک مہربان اشک

اک مشک لیتے وقت جو آیا تھا آنکھ میں
دریا پہ آج تک ہے وہی حکمران اشک

روضوں پہ جا کے ہوگی جو وارفتگیِ شوق
خاموشیوں کو دل کی کریں گے بیان اشک

کام آئیں گے لحد میں کہ یہ ہیں مرے رفیق
اک بولتا اثاثہ، مرے بے زبان اشک

سلام

رکھ دیا ہے

شہ سے بیعت سوال رکھ دیا ہے
ایک ہر محال رکھ دیا ہے

خونِ شبیرؑ ہو گیا جائز
آگے مفتی کے مال رکھ دیا ہے

نوکِ نیزہ تلاوتِ قرآں
اک عجب اتصال رکھ دیا ہے

فتح ناوک کی یا ہنسی کی ہوئی
تاریخ نے سوال رکھ دیا ہے

حُر کی قسمت کہ شہ نے زہراؑ کا
مرقد میں رومال رکھ دیا ہے

حکمتِ رب کہ روئے اکبر میں
احمدؐ کا جمال رکھ دیا ہے

نقطۂ با بنا کے حیدرؑ کو
نکتۂ بے مثال رکھ دیا ہے

آج ہم نے رفیقِ مثلِ امیرؔ
پیشِ احباب حال رکھ دیا ہے

سلام

چراغ

جب حکمتِ حسینؑ نے گل کر دیا چراغ
عزم و وفا میں بڑھ کے منور ہوا چراغ

عہدِ وفا کی یاد دہانی تھی وہ پرکھ
تھا فرق کچھ نہیں جو دوبارا جلا چراغ

ہو سینۂ رسولؐ کہ کاشانۂ بتولؑ
احاطۂ کبریا میں دمکتا رہا چراغ

جیسے حرا میں آئی ہدایت کی روشنی
تیرہ رجب کو خانۂ کعبہ بنا چراغ

گہوارۂ عطش میں بہت مضطرب رہا
رن کی ہوا میں آیا تو گل ہو گیا چراغ

آیا قریب شاہ تو لو تیز ہو گئی
حُر شام کی فضا میں تھا بجھتا ہوا چراغ

میدانِ خم میں اس کی چمک بڑھ گئی رفیق
جو دعوتِ عشیرہ میں روشن ہوا چراغ

امام سجادؑ

صابرِ یکتا، نقیب کربلا زین العبآء

صابرِ یکتا ، نقیب کربلا زین العبآء
پاسبانِ عترتِ خیرالوریٰ زین العبآء

دیکھ کر پیشانیِ تاباں میں سجدوں کی بہار
نام بچے کا علیؑ نے رکھ دیا زین العبآء

صرف قربیٰ کی مودت ہی رسالت کا ہے اجر
کر چکے تفسیرِ حکمِ کبریا زین العبآء

آج تو بزمِ امامت میں لگے ہیں چار چاند
پنجتنؑ کے گھر میں اترا مہ لقا زین العبآء

بیڑیاں پاؤں میں ہیں گردن میں طوقِ خاردار
لب پہ ہے نامِ خدا بہرِ دعا زین العبآء

معدنِ دُرِ رسالت جس طرح ہیں فاطمہؑ
مخزنِ عصمت کے لعلِ بے بہا زین العبآء

بن گئیں ان کی دعائیں اک صحیفہ مستند
اک صحیفہ مستند اور کاملہ زین العبآء

اے رفیقِ جعفری کہہ دیجیے کھل کر یہ ہیں
مثلِ حسنینؑ و علیؑ و فاطمہؑ زین العبآء

امام سجادؑ

''سجادؑ ہے دعا کا نام''

جیسے عباسؑ ہے وفا کا نام ویسے سجادؑ ہے دعا کا نام
جسے بعدِ خدا ہے نامِ نبیؐ بعد ان کے ہے مرتضیٰؑ کا نام
بعد حیدرؑ حسنؑ ، حسینؑ امام پھر ہے بیمارِ کربلا کا نام
ذمہ داری کی ذمہ داری تھی بارِ شانہ تھا انبیاء کا نام
نہ بتاتے جو زینبؑ و عابدؑ جانتا کون کربلا کا نام
ان کے ہی دم سے آج روشن ہے صبر کا شکر کا رضا کا نام
گو ہیں مشہور عابدِ بیمار ہیں سراپا مگر شفا کا نام
ہم سے لطفِ غمِ حسینؑ نہ پوچھ بن گیا درد ہی دوا کا نام
دل بھر آتا ہے آنکھ روتی ہے سن کے سجادؑ غم زدہ کا نام
پیار آنے لگا مزید اس پر جب سنا ، ہے علی خدا کا نام
خاکِ پا ان کی ہے رفیقِ حزیں خلد ہے جن کے نقشِ پا کا نام

امام سجادؑ

"بزم ہستی کو وجود عابد مضطر ملا"

بزم ہستی کو وجود عابد مضطر ملا
جیسے کعبے میں کسی آغوش کو حیدرؑ ملا

کیسے کرتے ہیں دعائیں سیکھیے سجادؑ سے
اک صحیفہ کاملہ گنجینۂ گوہر ملا

بٹ رہے تھے جب مراتب عظمتِ کردار کے
روشنی کو سید سجادؑ کا پیکر ملا

اس کو سمجھے تھے اسیر و بے سہارا اور مریض
سن کے خطبے ہر عدو حیران اور ششدر ملا

آدمِ آلِ محمدؐ ہے لقب سجادؑ کا
ذاتِ بابرکت سے ان کی معنیِ کوثر ملا

ان کی عظمت ان کی ہیبت دشمنوں نے مان لی
بڑھ کے پاؤں چومنے کعبہ کا جو پتھر ملا

اس وسیلے سے دعاؤں میں لگے ہیں چار چاند
اے عروسِ بندگی کیسا تجھے جھومر ملا

چودہ معصومیں ہیں یکتا علم کے ہر باب میں
منفرد ہر فرد ہم کو آلِ پیغمبرؐ ملا

دیکھ کر منہ رہ گیا ہوگا پھوپھی کا اے رفیق
پشت کے نیچے نہ جب بیمار کو بستر ملا

امام سجادؑ

آبروئے بندگی ہے سید سجادؑ سے

آبروئے بندگی ہے سید سجادؑ سے
کربلا کی آگہی ہے سید سجادؑ سے

کربلا دینِ محمدؐ کی حفاظت کا حصار
یہ حصار دائمی ہے سیدِ سجادؑ سے

پوچھیے زین العبا سے کربلا میں کیا ہوا
مجلس و نوحہ گری ہے سیدِ سجادؑ سے

ڈھا چکی تھی کل یزیدیت مظالم بے پناہ
اب پناہیں مانگتی ہے سیدِ سجادؑ سے

ڈھل گئی شامِ غریباں بجھ گئی خیموں کی آگ
تا ابد اب روشنی ہے سیدِ سجادؑ سے

کام لیتا ہے دعا سے تیر اور تلوار کا
کیا کمالِ رہبری ہے سیدِ سجادؑ سے

حشر میں دیکھیں گے سب ہے کون زین العابدینؑ
زیب و زینِ بندگی ہے سیدِ سجادؑ سے

آدمِ آلِ محمدؐ، آدمیت کا وقار
نسلِ پاکیزہ چلی ہے سیدِ سجادؑ سے

ہے صحیفہ کاملہ آلِ محمدؐ کی زبور
ہم کو یہ دولت ملی ہے سیدِ سجادؑ سے

اک دعاؤں کا صحیفہ عکسِ قرآن و حدیث
یہ نوائے سرمدی ہے سیدِ سجادؑ سے

منقبت لکھ کر فرزدق آگیا تاریخ میں
کیا اسے شہرت ملی ہے سیدِ سجادؑ سے

بس طلب گارِ شفاعت برسرِ میدانِ حشر
اب رفیقؔ جعفری ہے سیدِ سجادؑ سے

امام محمد باقرؑ

علم و عرفان کا مینار امامِ باقرؑ

علم و عرفان کا مینار امامِ باقرؑ
پانچویں سید و سردار امامِ باقرؑ

صحنِ سجادؑ ہے اور ماہِ رجب کی پہلی
آمدِ مصحفِ انوار امامِ باقرؑ

باغِ معصوم میں معصوم کلی اور کھلی
بیتِ عابدؑ بنا گلزار امامِ باقرؑ

تم کو جابرؓ کے توسط سے محمدؐ نے سلام
کیسا بھیجا مری سرکار امامِ باقرؑ

سکہ اسلامی ہوا جاری تمہارے ہاتھوں
بانیٔ جدتِ افکار امامِ باقرؑ

کربلا والوں کے ہمراہ مصائب جھیلے
دینِ احمدؐ کے مددگار امامِ باقرؑ

ہو گئی فاطمہ زہراؑ کی طرح طیبہ میں
آپ کی قبر بھی مسمار امامِ باقرؑ

آپ کرتے رہے تا عمر جہادِ علمی
تھا قلم آپ کی تلوار امامِ باقرؑ

منقبت جذبۂ مودت کا ہے اظہارِ رفیقؔ
پیشِ خدمت ہیں یہ اشعار امامِ باقرؑ

امام محمد باقرؑ

علم و حلم و آگہی ہے حضرتِ باقرؑ کا نام

علم و حلم و آگہی ہے حضرتِ باقرؑ کا نام
اک سرورِ سرمدی ہے حضرتِ باقرؑ کا نام

اولِ ماہِ رجب کی برکتیں تو دیکھیے
پہلی پہلی روشنی ہے حضرتِ باقرؑ کا نام

علم ہے شہرِ نبوت اور امامت اس کا در
شاملِ بارہ دری ہے حضرتِ باقرؑ کا نام

وہ جو زنجیرِ امامت ہے ہدایت کے لیے
پانچویں اس کی کڑی ہے حضرتِ باقرؑ کا نام

کتنے گوشے علم کے کھولے ہیں اس معصوم نے
معرفت کی چاندنی ہے حضرتِ باقرؑ کا نام

ان کو پہنچایا ہے جابرؓ نے محمدؐ کا سلام
پیش بینیِ نبیؐ ہے حضرتِ باقرؑ کا نام

گرچہ کم سن تھے مگر جھیلی بلائے کربلا
صابر و شاکر ولی ہے حضرتِ باقرؑ کا نام

پانچویں موتی ہیں تسبیحِ امامت کے رفیق
بندگی ہی بندگی ہے حضرتِ باقرؑ کا نام

امام جعفر صادقؑ

میرے آقا، میرے سرکار، امامِ صادقؑ

میرے آقا، میرے سرکار، امامِ صادقؑ
فقہِ اسلام کے معمار، امامِ صادقؑ

بن گئے صبر کی دیوار، امامِ صادقؑ
روک دی ظلم کی یلغار، امامِ صادقؑ

جیتا کردار علومِ علوی کا باقرؑ
اور ہیں جاگتا کردار، امامِ صادقؑ

باقر العلم سے کچھ ایسے کیے کسب علوم
فقہ کے بن گئے سردار، امامِ صادقؑ

دیں کی ترویج کا حق کر دیا پورا تم نے
دین کے سید و سردار، امامِ صادقؑ

باغ صادقؑ ہے ابھی کرب و بلا میں موجود
زاہد و عابد و زوّار، امامِ صادقؑ

شاہدِ کرب و بلا آپ کے بابا باقرؑ
اور جد عابد بیمارؑ، امامِ صادقؑ

آپ کے فیض سے بنتے ہیں امامِ اعظم
آپ تھے علم کا مینار، امامِ صادقؑ

خون روتی ہے نگہ جا کے مدینہ میں رفیقؔ
قبر ہے آپ کی مسمار، امامِ صادقؑ

امام موسیٰ کاظمؑ

ساتویں گوہرِ شہوار امامِ کاظمؑ

ساتویں گوہرِ شہوار امامِ کاظمؑ
تقویٰ و علم کی سرکار امامِ کاظمؑ

صبر و ضبط ایسا کہ کاظم ہے لقب مولا کا
خلق کے سید و سردار امامِ کاظمؑ

زندگی بیت گئی قیدِ ستم میں ساری
صیدِ ہارون جفا کار امامِ کاظمؑ

باپ دادا بھی تھے معصوم پسر بھی معصوم
بیٹی معصومہؑ دیں دار امامِ کاظمؑ

اک پسر آپ کا شیراز میں ہے شاہ چراغ
قم میں شہزادیِ انوار امامِ کاظمؑ

والدِ شاہِ خراسان و امامِ ضامن
مختصر یہ کہ رضا کار امامِ کاظمؑ

جد کی مانند ہوئی درد میں ڈوبی تدفین
بے کس و بے بس و بے یار امامِ کاظمؑ

پیش ہے بابِ حوائج میں بصد عجز و خلوص
یہ سلام اے مری سرکار امامِ کاظمؑ

امام رضاؑ

مدحتِ شاہِ خراساں عاقبت سامان ہے

مدحتِ شاہِ خراساں عاقبت سامان ہے
تقویت ایمان کی ہے دل کا اطمینان ہے

باپ شاہِ کاظمین اور قم کی شہزادی بہن
بادشاہِ طوس ہیں یہ آن ہے یہ شان ہے

کیا ولی عہدی کی وقعت اس کی نظروں میں بھلا
جو زمانے کے قلوب و ذہن کا سلطان ہے

پرتوِ ماہِ رسالت ہے امامت کا چراغ
جو اجالا ہے جہاں میں اس کا ہی فیضان ہے

ہے رضاؑ کی آمدِ ارضِ خراساں یادگار
یہ حدیثِ لا الہ کے قلعہ کا اعلان ہے

باندھتا ہوں ایک سکہ میں رضاؑ کے نام کا
ہاتھ ہے ضامن کے ہاتھوں میں سفر آسان ہے

کل درِ زہراؑ سے سائل کب کوئی بھوکا گیا
آج بھی سب پر کھلا مشہد میں دسترخوان ہے

میہماں کو کر دیا زہرِ ہلاہل سے شہید
سازشی بد عہد وہ دشمن ہے بد عنوان ہے

اس طرف صبرِ رضاؑ جیسے کوئی محکم چٹان
اس طرف مامون بد کردار بد عنوان ہے

منفرد ہے اپنی آزادی میں یہ روضہ رفیق
مومنوں کے واسطے یہ مرکزِ ایمان ہے

امام علی رضاؑ

کیا لطفِ شعر گوئی ثنائے رضاؑ میں ہے

کیا لطفِ شعر گوئی ثنائے رضاؑ میں ہے
ہر حرف سجدہ ریز رضائے خدا میں ہے

سو بار ہے سنا پہ مزا کم نہیں ہوا
کیسا یہ وجد و کیف حدیثِ کسا میں ہے

حق گوئی، علم و عدل، شجاعت، وفا و صبر
جو بات مصطفیٰؐ میں وہی مرتضیٰؑ میں ہے

اے سرزمینِ طوس تری خاک کو سلام
اک دُرِ بے بہا ترے دُرجِ صفا میں ہے

جو کربلا کے بھائی بہن میں تھا انس و پیار
ویسا ہی پیار مشہد و قُم کی فضا میں ہے

باندھو امام ضامنِ مولا کفن کے ساتھ
آخر سفر ضمانتِ مولا رضاؑ میں ہے

بزمِ مطہرون کے اے آٹھویں چراغ
امید نورِ قبر کی تیری ضیا میں ہے

دیکھا رفیقؔ شاہِ خراساں کے فیض سے
اک جشن آج مسجدِ آلِ عباؑ میں ہے

امام علی رضاؑ

"مشہد میں ہے"

دین وایماں، علم وعرفاں، آگہی مشہد میں ہے
مظہرِ ماہِ امامت روشنی مشہد میں ہے

دل بہا جاتا ہے جیسے سیل رنگ و نور میں
خلد میں کیا ہو گی جیسی روشنی مشہد میں ہے

یوں اجالے راج کرتے ہیں شبوں میں بھی یہاں
آٹھویں مہتاب تیری چاندنی مشہد میں ہے

ہیں بقیہ کے اجالے ظلمتوں کے زیرِ دام
شمع یہ آزاد ہے سو روشنی مشہد میں ہے

جبر و استبداد شاہی کی کلائی موڑ دی
حریت کا استعارہ آج بھی مشہد میں ہے

ظلم کے چہرے سے بڑھ کر کھینچ لیتی ہے نقاب
قم میں رہتی ہے جو فکرِ زینبی مشہد میں ہے

ہر طرف ہے بس دعا و مجلس و ماتم کی گونج
کربلا کے غم سے اک وابستگی مشہد میں ہے

جب سے وہ در چوم کر آیا ہوں لگتا ہے مجھے
جسم میرے پاس ہے اور جاں مری مشہد میں ہے

سارا عالم دیکھ کر بھی تشنگی باقی رہی
جب یہاں پہونچے تو جانا زندگی مشہد میں ہے
از محمدؐ تا محمدؐ اک سوودت کی کلی
جو مہکتی ہے مدینے میں وہی مشہد میں ہے
ہے کہاں تیرا ولی پوچھا گیا جب قبر میں
میں نے فوراً کہہ دیا میرا ولی مشہد میں ہے
گر مرا دعویٰ غلط ہے دے کوئی بڑھ کر دلیل
ہے کہیں دنیا میں جیسی روشنی مشہد میں ہے
اک مسافر کربلا میں ہو گیا جیسے شہید
ایک ویسی ہی شہادت ہو گئی مشہد میں ہے
نم پہ لب ہے مدحتِ شاہِ خراساں اس گھڑی
اس گھڑی روحِ رفیقِ جعفری مشہد میں ہے

madlib.org

امام علی رضاؑ

نہیں اور کچھ اے خدا چاہتا ہوں

نہیں اور کچھ اے خدا چاہتا ہوں
رضائے امامِ رضا چاہتا ہوں

ہوں بیمارِ دیدارِ شاہِ خراساں
سو مشہد کی آب و ہوا چاہتا ہوں

تراب اس کی خاکِ شفا سے نہیں کم
سو مشہد کی مٹی ہُوا چاہتا ہوں

تقابل کیا قُم کا جنت سے میں نے
سو جنت سے قُم کو سوا چاہتا ہوں

مصلے تو ہوتے ہی ہیں مسجدوں میں
میں ہمراہ فرشِ عزا چاہتا ہوں

لحد میری مشہد، لحد میری قُم ہو
لحد میں جناں کی فضا چاہتا ہوں

وضو کر لے نوکِ قلم آنسوؤں سے
میں لکھنا رضا کی ثنا چاہتا ہوں

بہت کام کے ہیں مرے داغِ ماتم
لحد میں میں روشن دیا چاہتا ہوں

میں مدحت کی خدمت ادا کر نہ پایا
مگر اجرت بے بہا چاہتا ہوں

رفیقِ حزیں دھوپ محشر میں ہوگی
سو دامانِ آلِ عبا چاہتا ہوں

امام محمد تقیؑ جوادؑ

مرکزِ عصمت، طہارت، سرزمینِ کاظمین

مرکزِ عصمت، طہارت، سرزمینِ کاظمین
لولو و مرجاں سے روشن ہے جبینِ کاظمین

سر کے بل آتے ہیں زائر کاظمؑ و جوادؑ کے
کیوں نہ ہوں حیران اس پر ناظرینِ کاظمین

زندگی قربان کر دیتے ہیں حق پر یاں کے لوگ
عالمِ اسلام ہے گویا رہینِ کاظمین

گو مراقد ہیں یہاں کے زینتِ فرشِ زمیں
عرش پر مثلِ ستارا ہیں نگینِ کاظمین

اک عطائے رب ہے توفیقِ ثنائے اہلِ بیت
فخر ہے ہم کو کہ ہیں ہم خوشہ چینِ کاظمین

کیسے کیسے دکھ اٹھا کر آ رہے ہیں زائریں
بن بلائے آ نہیں سکتے قرینِ کاظمین

صبر و مظلومی کا پیکر کاظمؑ و جوادؑ ہیں
عظمتِ انساں کا آئینہ ۔ ہیں کاظمین

فکر ہے حیران اس پر کیسے تو نے دیکھ لی
اک جنازہ ہتھکڑی میں اے زمینِ کاظمین

ایک دن تھا جب زمیں تھی تنگ اس معصوم پر
اور اب ہیں شاہیاں زیرِ نگین کاظمین

پھول کے ہمراہ کانٹے بھی تو ہوتے ہیں رتقیؔ
خار ہیں ان کے عدو، کاظم ثمینِ کاظمین

امام محمد تقی جوادؑ

پیکرِ علم و آگہی جوادؑ

پیکرِ علم و آگہی جوادؑ
بندۂ فخرِ بندگی جوادؑ
ہے وہ معیار جود و تقویٰ کا
نام ہی ہو گیا تقی جوادؑ
جگمگاتا ہے آج بیتِ رضاؑ
آ گئے بن کے زندگی جوادؑ
آپ مہتاب شاہِ مشہد کے
آپ کا چاند ہیں تقی ، جوادؑ
صفِ عصمت کے گیارہویں معصوم
رہبروں میں نویں کڑی جوادؑ
شرحِ قرآں حدیث کرنے میں
کون تھا مثل آپ کی جوادؑ
اک اندھیرا تھا دورِ عباسی
بن گئے آپ روشنی جوادؑ
بالیقیں آپ شاہِ جود و سخا
اس طرف بھی نظر سخی جوادؑ
منقبت آپؑ کی رفیقؔ لکھے
چھوٹا منہ بات ہے بڑی جوادؑ

امام علی نقی الہادیؑ

معدنِ عصمت، امامت، سرزمینِ سامرہ

معدنِ عصمت، امامت، سرزمینِ سامرہ
لولو و مرجاں سے روشن ہے جبینِ سامرہ

صبر و مظلومی کا پیکر ہے نقی ہادیؑ کی ذات
عظمتِ انساں کا آئینہ زمینِ سامرہ

ہیں یہ فرزند تقی جوادؑ فخرِ مومنیں
عالمِ ایمان ہے گویا رہینِ سامرہ

ہیں مراقد اس جگہ کے زینتِ فرشِ زمیں
عرش پر مثلِ ستارہ ہیں نگینِ سامرہ

اک عطائے رب ہے توفیقِ ثنائے اہلِ بیت
فخر ہے ہم کو کہ ہیں ہم خوشہ چینِ سامرہ

کیسے کیسے دکھ اٹھا کر آرہے ہیں زائرین
بن بلائے آ نہیں سکتے قرینِ سامرہ

ایک دن وہ تھا زمیں تھی تنگ معصومین پر
اور اب سلطان ہیں زیرِ نگینِ سامرہ

ابتدائے غیبتِ کبریٰ ہوئی سرداب سے
منتظرؑ کی منتظر تھی سرزمینِ سامرہ

سو رہی ہیں نرجسؑ و بی بی حکیمہؑ بھی یہیں
کرتے ہیں ان کی سلامی زائرینِ سامرہ

جگمگا اٹھتی ہے آنکھ اس کے تصور سے رفیق
آنکھ کا سرمہ مری خاکِ زمینِ سامرہ

امام حسن عسکریؑ

نور کی بارہ دری کا گیارہواں در عسکریؑ

نور کی بارہ دری کا گیارہواں در عسکریؑ
نور مصدر، نور پیکر، نور پرور عسکریؑ

آپ ہیں اس باب میں یکتا کہ یہ بزم جہاں
آپ کے نورِ نظر سے ہے منور عسکریؑ

منزلِ ابنائنا میں آپ تھے زیرِ کسا
آیۂ تطہیر کی رُو سے مُطہّر عسکریؑ

نازشِ خلدِ بریں ہے سامرہ کی سرزمیں
جائے غیبت منتظر کی اور یہیں پر عسکریؑ

ہو گئی قائم امامت تا ابد ان کے طفیل
پیش بین و حسنِ تدبیری کا دفتر عسکریؑ

ان کے قبلہ ہیں نقیؑ، یہ قبلہ گاہِ منتظر
بے بدل حق کے ولی، بے مثل رہبر عسکریؑ

تھیں خلیفہ گردیاں جس وقت اپنے اوج پر
آگئے بن کر سپر تب مثلِ حیدرؑ عسکریؑ

دیدنی پرواز ہے اس دم تخیل کی رفیقؔ
نام جس دم آگیا نوکِ قلم پر عسکریؑ

حضرت امام حسن عسکریؑ

یہ دو جہاں میں جو روشنی ہے

یہ دو جہاں میں جو روشنی ہے
بہ فیضِ آثارِ عسکریؑ ہے
علی نقیؑ کے چمن میں جیسے
بہار ایک آج آ گئی ہے
وہ حریت کیش زندگی تھی
جو قید کی نذر ہو گئی ہے
حیات دیکھیں تو عسکریؑ کی
سراپا علم اور آگہی ہے
وہ ایسے مہتاب کی کرن ہے
کہ جس کی تا حشر روشنی ہے
ہے عسکری کوثری گھرانہ
جو ان کا دشمن ہے ابتری ہے
ہے ان کا بیٹا امامِ آخرؑ
اور ان کا جد آخری نبیؐ ہے
جو قحط میں کی دعائے باراں
تو دم میں بارش برس گئی ہے
حضورِ حجت میں پیش کر دو
رفیقؔ جیسی بھی شاعری ہے

امام زمانہؑ

جو ظہورِ حُسن کی آیتیں ہیں حقیقتیں یہ گماں نہیں

جو ظہورِ حُسن کی آیتیں ہیں حقیقتیں یہ گماں نہیں
یہ بسیط عرصۂ حشر تک، یہاں قیدِ ملک و زماں نہیں

میں بچھا ہوا ہوں زمین پر، تو محیطِ عرشِ عظیم پر
میں ہوں منتظر تو ہے منتظر میں کہیں نہیں تو کہاں نہیں

جو پسِ نقاب ہے جلوہ گر اسی شمع پر ہے مری نظر
کہ وہی ہے جلوۂ معتبر، جو ہے غیب اور جو عیاں نہیں

مجھے اک پتنگے نے ایک شب دمِ رقص چپکے سے یہ کہا
اُسے جان دے کے بھی دیکھ لوں تو یہ سودا گراں نہیں

وہ جو منکرِ سِنِ امام ہیں، مرا ان سے ایک سوال ہے
وہ کہاں سے لیں گے ہدایتیں، جو کوئی امامِ زماں نہیں

جو ہٹائے سیدھی صراط سے، وہ کچھ بنے ہیں بیاں نئے
انہیں شیطنت پہ یقین ہے، پہ یقینِ راہبراں نہیں

یہ مرے رسولؐ نے کہہ دیا، کہ وہ جاہلیت پہ مر گیا
جسے اپنے ہادیِ وقت کا، کوئی درک نام و نشاں نہیں

اے فہیمِ مضطر و بے نوا ذرا دے کے دیکھ یہاں صدا
یہ نہاں ہیں سب سے تو کیا ہوا ترے وجدان سے نہاں نہیں

امام زمانہؑ

''انتظار''

شیوۂ اہلِ نظر ہے روشنی کا انتظار

شیوۂ اہلِ نظر ہے روشنی کا انتظار جلوۂ نادید کی نظارگی کا انتظار
بارہویں شمع امامت ضوفشاں ہے غیب میں کر رہا ہے اک زمانہ روشنی کا انتظار
آگہی بنیاد ہے حسنِ عمل کے واسطے بے ولایت خاک ہوگا آگہی کا انتظار
ہم نے بچپن میں یہ سیکھا زندگی ہے ان کی دید عمر بھر کرتے رہے پھر زندگی کا انتظار
بعد مرنے کے بھی رہ جاتی ہیں یوں آنکھیں کھلی منتظر نظروں کو ہو جیسے کسی کا انتظار
معرکے میں سورما جاتے رہے آتے رہے فتح خیبر کو تھا بس جیسے علیؑ کا انتظار
ظلم دنیا کے مٹا دے گا وہ اپنے عدل سے آخریؑ کے حکم پر ہے آخریؑ کا انتظار
جس کے دم سے بزمِ عالم کی ہے ساری زیب و زین ہو رہا ہے اس کی محفل میں اسی کا انتظار
بندگی کے واسطے پیدا کیا انسان کو بندگی کیا ہے شعورِ بندگی کا انتظار
حرکتوں سے کر رہے ہیں طالبان خیبری حجت آخرؑ کی ضرب حیدریؑ کا انتظار
جس کی خوشبو دو جہاں میں تا ابد پھیلی رہے گلشنِ زہرؑا کو تھا ایسی کلی کا انتظار
کربلا کے ظلم کا جو بڑھ کے لے گا انتقام کر رہے ہیں ہم حسینی اس جری کا انتظار
جب ہوں عیسیٰؑ مقتدی اور حضرتِ قائمؑ امام ہے ازل سے اس عبادت کی گھڑی کا انتظار
موت کا کیا خوف ہم کو ہم تو کرتے ہیں رفیقؔ قبر میں اک نور کی جلوہ گری کا انتظار

امام زمانہؑ

اللہ اللہ رتبۂ اعلیٰ امامِ عصرؑ کا

اللہ اللہ رتبۂ اعلیٰ امامِ عصرؑ کا
مقتدی ہے ابنِ مریمؑ سا امامِ عصرؑ کا

کب نہاں مومن سے ہے جلوہ امامِ عصرؑ کا
بس خدا کی مصلحت ، پردہ امامِ عصرؑ کا

ہستیٔ انساں بیاں کرتا ہے رب کھا کر قسم
ذکر ہے "والعصر" میں کس کا ؟ امامِ عصرؑ کا

جیسے بخشے فیض سورج بادلوں کی اوٹ سے
غیب سے ہے رہبری کرتا امامِ عصرؑ کا

ہے سکوت آبِ رواں کو اک مصلےٰ کے لئے
ہے کسی کا جیسے ہے سجدہ امامِ عصرؑ کا

ہے ہدایت کی ضرورت حشر تک انسان کو
اور تقاضہ عدل کا ہونا امامِ عصرؑ کا

اس جہاں میں مر گیا آخر جہالت کی وہ موت
جس نے پہچانا نہیں رتبہ امامِ عصرؑ کا

حشر میں سب کو بلایا جائے گا رہبر کے ساتھ
اس کا کیا ہوگا نہ جو ہوگا امامِ عصرؑ کا

عجل کہتے ہیں ہم، پر کوئی تیاری نہیں
ملتوی ہے اس لئے آنا امامِ عصرؑ کا

مل رہا ہے دو جہاں کو رزق ان کے فیض سے
چل رہا ہے شش جہت سکہ امامِ عصرؑ کا

وقت ہے نزدیک جب تعمیر ہو گا شان سے
منتظر ہے روضۂ زہراؑ امامِ عصرؑ کا

ہر گھڑی ہے کربلا والوں کا غم پیشِ نظر
ہے دعائے ناجیہ نوحہ امامِ عصرؑ کا

ہیں مصائب میں گھرے چاروں طرف سے مومنین
ہے رفیقؔ اب عن قریب آنا امامِ عصرؑ کا

امامِ زمانہؑ

آواز

تاابدایک رہبری آواز

تا ابد ایک رہبری آواز
مثلِ قنبرؔ مہدوی آواز
آئے کوئی جو ہو مرا ناصر
آ رہی ہے یہ آج بھی آواز
ہیں تو موجود پر نظر میں نہیں
روح ، خوشبو ، صبا ، خوشی ، آواز
منتظر ہے اک جہاں کی نظر
جانے کب آئے آپؑ کی آواز
آ رہا ہے کوئی دبے پاؤں
چاپ کی ہے تھمی تھمی آواز
سامرہ ، کربلا و کوفہ میں
نوحہ کرتی ہے غیب کی آواز
ناحیہ کربلا کا ماتم ہے
درد و غم میں بسی ہوئی آواز
منتظر ہوں حطیم سے ابھرے
لحنِ داؤد میں گندھی آواز

ظلم سے جس طرح بھری دنیا
ہو گی ویسی ہی عدل کی آواز

رونا بدعت نہیں ہے فطرت ہے
گریۂ طفل زیست کی آواز

تھے نبیؐ شادماں شبِ معراج
جب سنی اک سنی ہوئی آواز

کیا یہ کافی نہیں ثبوتِ حق
چودہ معصوم ایک سی آواز

کاش مقبول ہو رفیقِ حزیں
شاملِ العجل تری آواز

maablib.org

امام زمانہؑ

مصلّیٰ بہتے پانی پر، عبادت اور کیا ہوگی

مصلّیٰ بہتے پانی پر، عبادت اور کیا ہوگی
جو غیبت میں بھی قائم ہے، امامت اور کیا ہوگی

قیامت سے بہت پہلے قیامت جھیلتے ہیں ہم
ترا پردے میں چھپ جانا، قیامت اور کیا ہوگی

کلیجہ کھانے والوں کی خطا کو در گزر کرنا
کشادہ قلب والوں کی شرافت اور کیا ہوگی

چلانا تیر اک بچے پہ جو پانی کا خواہاں تھا
رذالت اور کیا ہوگی، شقاوت اور کیا ہوگی

نہ منصب کا پتہ ہو اور نہ سیدھا راستہ جانے
اسے رہبر بنا لینا، حماقت اور کیا ہوگی

سوالِ نان پر سائل کو اونٹوں کی قطاریں دیں
عنایت اور کیا ہوگی سخاوت اور کیا ہوگی

خدا مولا، نبیؐ مولا، علیؑ مولا ہے قرآں میں
ولایت کی بھلی ایسی وضاحت اور کیا ہوگی

غدیرِ خم کا منبر ہے، علیؑ کا ہاتھ ہاتھوں میں
نبیؐ کہتے ہیں "مَنۡ کُنۡتُ" خطابت اور کیا ہوگی

نبیؐ کی آل کے ایثار پر دنیا تڑپ اٹھی
دلوں پر راج کرتے ہیں، حکومت اور کیا ہوگی
جہاں کو رزق ملتا ہے تمہارے فیض سے مولا
جو قائم ہے زمانے پر نظامت اور کیا ہوگی
عریضہ بھیجتے ہم حسینِ روح کے ہاتھوں
جو جاری ہے قیامت تک نیابت اور کیا ہوگی
ظہورِ آخری حجتؑ کا شاید وقت پہنچا
بھری ہے ظلم سے دنیا علامت اور کیا ہوگی
لکھی مدحت رفیقِ جعفری مہدیؑ برحق کی
عطا ہے ان کی چوکھٹ کی فصاحت اور کیا ہوگی

maablib.org

امام زمانہؑ

"کیا ہے جو ظاہرا کوئی جلوہ عیاں نہیں"

کیا ہے جو ظاہرا کوئی جلوہ عیاں نہیں
اک پردہ دار ہے جو نظر سے نہاں نہیں

ہم انتظارِ قائمِ آلِ نبیؐ میں ہیں
ہم کامیاب ہیں ہمیں فکرِ جناں نہیں

یہ زندگی نواز ہے دل کی اساس ہے
سودائے شوقِ دید ہے کارِ زیاں نہیں

پروانہ وار شمعِ امامت کا ہو طواف
اب جان دے بھی دوں تو یہ سودا گراں نہیں

کس سرزمیں سے سامرہ تیری مثال دوں
تیری طرح زمیں کوئی مثلِ جناں نہیں

عالم پہ وہ ولایتِ مطلق محیط ہے
اس کے لیے قیودِ زمان و مکاں نہیں

کیا چیز ان کے واسطے مہر و مہ و نجوم
ان کے قدم کی خاک ہے یہ کہکشاں نہیں

رونے کی خو ہے نعمتِ عظمیٰ خدا گواہ
زندہ نہیں وہ طفل جو گریہ کناں نہیں

بھیگی ہے آنکھ ان کے تصور سے اے رفیق
کوثر سے کم مرا یہ اشکِ رواں نہیں

امام زمانہؑ

''آنکھیں''

نہیں ہیں پیشِ نظر جن کے مُنتظر آنکھیں

نہیں ہیں پیشِ نظر جن کے مُنتظر آنکھیں
بڑے خسارے میں ہوں گی وہ بے خبر آنکھیں

صراطِ حق سے ہٹیں اس کا کچھ سوال نہیں
ہمارے حال پہ نگراں ہیں راہ بر آنکھیں

ہے انتظار ازل سے سرشت میں اپنی
ہمارے بن گئے گویا دل و جگر آنکھیں

بسے ہیں چشمِ تصور میں ایک مدت سے
وہ ملتزم، وہ ستارہ جبیں، قمر آنکھیں

عریضہ اشکوں سے لکھوں تو بات ان پہ کھلے
کہ عرضِ خاص یہ لائی ہیں نامہ بر آنکھیں

ابھی خموش ہیں پر حشر ہو گا محشر میں
جو اذن ملنے پہ بولیں کبھی اگر آنکھیں

بہت ہیں ظلم زمانے میں یا امامِ زماںؑ
لگی ہیں ایک زمانے کی آپ پر آنکھیں

وہ آگئے سرِ بالیں تو پھر کہاں کی نیند
لحد میں سوئیں گے بے شک یہ کھول کر آنکھیں

دعائے ندبہ میں کرب و بلا کا ماتم ہے
لہو کے اشک بہاتی ہیں نوحہ گر آنکھیں

تصورِ رُخِ قائمؑ نظر میں ہے یہ رفیقؔ
کہ ایک چاند سا چہرہ جگر جگر آنکھیں

امام زمانہؑ

"عریضہ"

اے آبِ جو عریضہ کو رکھنا سنبھال کے

اے آبِ جو عریضہ کو رکھنا سنبھال کے
کاغذ پہ رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کے

پانی پہ جا رہے ہیں جو کاغذ کے یہ چراغ
قندیل ہیں کسی حرمِ خوش جمال کے

قرطاسِ مختصر میں جگہ اور مختصر
حاجات چند لکھ سکے سو میں کھنگال کے

میرا عریضہ نوحؑ کی کشتی کی ہے مثال
حاجات لے کے جائے گا سب ہی سنبھال کے

میرے عریضے اپنے نصیبوں پہ ناز کر
جاتا ہے روبرو تجھے اک باکمال کے

حد سے گزر رہے ہیں ستم ان کے یا امامؑ
رکھ دیجئے ظالمان کے کس بل نکال کے

شاہوں کے اب گلے کا وہی ہار ہو گئے
رکھا تھا آستیں میں جو سانپوں کو پال کے

خوش بخت ہیں رفیقؔ سبھی شاعرانِ حق
لکھتے ہیں منقبت جو عریضے میں ڈھال کے

امام زمانہؑ

اے حضرتِ نرجسؑ کے دلدار چلے آؤ

اے حضرتِ نرجسؑ کے دلدار چلے آؤ
اقلیمِ مودّت کی سرکار چلے آؤ

تسکین ہو آنکھوں کو، تسکین دل و جاں کو
سو بار گزارش ہے اک بار چلے آؤ

ہجراں ہے مرض جس کی شدت میں بھی لذت ہے
دن رات تڑپتے ہیں بیمار چلے آؤ

پُر ہونے کو دنیا ہے اب ظلم کی کثرت سے
غیبت کی ہٹا کر تم دیوار چلے آؤ

اللہ کی رحمت سے مولاؑ کی عنایت سے
مل جائیں گے مطلوبہ انصار چلے آؤ

اسکول پہ، مسجد پہ، بازار پہ یلغاریں
ہے گرم شقاوت کا بازار چلے آؤ

اس دور کے مرحب کو، عنتر کو کچل ڈالو
حیدرؑ کی طرح کھینچو تلوار چلے آؤ

اک سیل ہے اشکوں کا کچھ اس کا بھرم رکھنا
آنکھوں میں ہے اک بحرِ زخار چلے آؤ

پہلے تو جنازے پر یہ تیر چلاتے تھے
اب قبروں کو کرتے ہیں مسمار چلے آؤ

کہنا تو بہت کچھ ہے پر کہہ نہیں پاتے ہیں
خستہ ہیں رفیقؔ اپنے اشعار چلے آؤ

ماہِ رجب

بزمِ عرفانی میں علم و آگہی کی بات ہے

بزمِ عرفانی میں علم و آگہی کی بات ہے
ضوفشاں ماہِ رجب ہے روشنی کی بات ہے

اوّلِ ماہِ مبارک ہے نویدِ باقرِؑ
پانچویں ماہِ رجب مولا تقیؑ کی بات ہے

متقی ایسے کہ ان کا نامِ نامی ہے تقیؑ
اکرم و اعلیٰ صفاتِ زندگی کی بات ہے

آمدِ دلبندِ جوادِ تقیؑ ہے دس رجب
ہیں جو ہم نامِ علیؑ یعنی نقیؑ کی بات ہے

ان ہی تاریخوں میں اک غنچہ دہن بھی آئے ہیں
عزم ہے ان کا جواں گو کم سنی کی بات ہے

ان کی آمد ہجرت شبیرؑ سے مربوط ہے
ان کی آمد کربلا آمادگی کی بات ہے

وار شمشیر پہ کرنا بزدلی ہے حرملہ
مسکراتا تیر پر مردانگی کی بات ہے

نور کی برسات پر معمور ہیں شمس و قمر
بزمِ معصومینؑ سے کسبِ روشنی کی بات ہے

مختصر ایماں مرا ایمان سے پوچھے کوئی
اک خدا کی، اک نبیؐ کی، اک علیؑ کی بات ہے

تختِ منبر پر قدم، تاجِ علم سر پر رفیقؔ
ذکرِ معصومینؑ سے وابستگی کی بات ہے

حضرت ابو طالبؑ

کس قیامت کی تھی فہم و آگہی عمران کی

کس قیامت کی تھی فہم و آگہی عمران کی
نذرِ پیغمبرؐ ہوئی کُل زندگی عمران کی

وقف تھی بھائی کے بچوں کی حفاظت کے لئے
زندگی عباسؑ کی اور زندگی عمران کی

زیرِ سایہ تھی نمازِ مصطفیؐ بینِ حرم
تھی حفاظت مصطفیؐ کی بندگی عمران کی

سیرتِ جد پر چلے عباسؑ شہؑ کی چاہ میں
سن رکھی تھی آل سے وابستگی عمران کی

غیبتِ کبریٰ میں ہے روشن امامت کا چراغ
حشر تک پھیلی ہوئی ہے روشنی عمران کی

نام اک سورہ کا حق نے نام پر ان کے رکھا
میزبانی تھی عشیرہ میں بھلی عمران کی

کس کے خوں سے یہ دیئے روشن ہوئے زیرِ کساء
چادرِ تطہیر میں ہے زندگی عمران کی

کس قدر دشوار کن مکّہ میں پیغمبرؐ کو تھی
اک خدیجہؑ کی کمی اور اک کمی عمران کی

بغض رکھتا ہے ابوطالبؑ سے دشمن اس لئے
جو نبیؐ کی آل تھی وہ آل تھی عمرانؑ کی
ہاتھ آ جائیں خزانے دین و ایماں کے رفیقؔ
"کاش ہو جائے جہاں کو آگہی عمرانؑ کی"

maablib.org

حضرت ابو طالبؑ

ربِ اکبر نے رکھا اونچا ابو طالبؑ کا نام

ربِ اکبر نے رکھا اونچا ابو طالبؑ کا نام
جب نگہدارِ نبیؐ ٹھہرا ابو طالبؑ کا نام

سایۂ رحمت جہاں کے واسطے ذاتِ نبیؐ
اور نبیؐ کے واسطے سایہ ابو طالبؑ کا نام

کربلا میں اک چچا جیسے علمدارِ حسینؑ
ہے رسالت کے لیے ویسا ابو طالبؑ کا نام

ذوالعشیر ہو کہ ہو شعبِ ابو طالبؑ کی بات
ہر گھڑی دیں کا سہارا تھا ابو طالبؑ کا نام

آلِ عمرانؑ کی فضیلت شاملِ قرآن ہے
جانتے ہیں سب کہ عمرانؑ تھا ابو طالبؑ کا نام

تن سے من سے دھن سے جس نے کی مدد اسلام کی
ہے لبوں پر یا خدیجہؑ یا ابو طالبؑ کا نام

کربلا میں تھے بنی ہاشم کے اٹھارہ جواں
سب کے دادا یا چچا میں تھا ابو طالبؑ کا نام

حاجتیں ان کے وسیلے سے نہ کیوں ہوں گی قبول
جب دعا سے قبل لے لوں گا ابو طالبؑ کا نام

ذکر تھا اک بزم میں کچھ محسنینِ دین کا
میں نے بڑھ کر لے لیا پہلا ابوطالبؑ کا نام

بات ایمانِ ابوطالبؑ پہ ہے ایمان کی
عینِ ایمان و عمل پایا ابوطالبؑ کا نام

مصطفیٰؐ کی تربیت کے باب میں لیجے رفیقؔ
فاطمہ بنتِ اسدؑ کا اور ابوطالبؑ کا نام

maablib.org

حضرت ابوطالبؑ

باوفا باصفا ابوطالبؑ

با وفا با صفا ابوطالبؑ
ہیں نبیؐ کے چچا ابوطالبؑ

آپؑ کی شان میں ہوئی نازل
سورۂ والضحیٰ ابوطالبؑ

کلِّ ایماں کا قبلہ و کعبہ
کون تھا ما سوا ابوطالبؑ

جس کو مسلم ہیر شام لگے
کافر اس کو لگا ابوطالبؑ

اک مثالی چچا زمانے میں
یا تھے عباسؑ یا ابوطالبؑ

تھا بھتیجا نبیؐ ، ولی بیٹا
اور بہو فاطمہؑ ابوطالبؑ

پرورش کو نبیؐ کی خالق نے
کام اپنا کہا ابوطالبؑ

سجدہ داروں کی گردشوں میں رہا
نور کا سلسلہ ابوطالبؑ

نخلِ اسلام کی نمو کے لیے
ایک سایہ بنا ابوطالبؑ

آپ کی آنکھ بند ہوتے ہی
چھا گئی کربلا ابوطالبؑ

ہے بڑی بات مدحِ میرِ عرب
منھ ہے چھوٹا مرا ابوطالبؑ

اے حبیبِ خداؐ بفضلِ خدا
ہے محافظ ترا ابوطالبؑ

کیا مجھے عاقبت کی فکر رفیقؔ
ہیں وسیلہ مرا ابوطالبؑ

maablib.org

جنابِ خدیجہؑ

بیاں کر قلم کچھ خصالِ خدیجہؑ

بیاں کر قلم کچھ خصالِ خدیجہؑ
جمالِ خدیجہؑ ، کمالِ خدیجہؑ

وہ ایماں میں سبقت، وہ چاہت، وہ نصرت
نبیؐ یاد کرتے تھے حالِ خدیجہؑ

بہت تھیں محمدؐ کی ازواج لیکن
نہ تھی کوئی ہمسر مثالِ خدیجہؑ

نبیؐ سے کہا رب نے ہو گے غنی تم
تمھارے لیے سب ہے مالِ خدیجہؑ

ہیں آلِ پیمبرؐ جہاں بھر سے افضل
اور آلِ پیمبرؐ ہیں آلِ خدیجہؑ

مثالی گھرانے کی بنیاد رکھ دی
نہیں کوئی کنبہ مثالِ خدیجہؑ

زمانے کو دی فاطمہؑ جیسی دختر
تھیں خیرِ کثیرہ وہ آلِ خدیجہؑ

وہ پابندیِ ابروئے چشمِ شوہر
تھیں خدمت میں زہراؑ مثالِ خدیجہؑ

وہ شعب ابوطالبؑ کی اذیت
شہادت کا منصب مآلِ خدیجہؑ
تھا وہ سال حزن و ملالِ پیمبرؐ
بہت تھا غمِ انتقالِ خدیجہؑ
رفیقِ حیاتِ پیمبرؐ کا نوحہ
دلِ فاطمہؑ میں ملالِ خدیجہؑ

maablib.org

جنابِ خدیجہؑ

سخاوت شناسا جنابِ خدیجہؑ

سخاوت شناسا جنابِ خدیجہؑ
طہارت سراپا جنابِ خدیجہؑ

تری جیسی زوجہ نبیؐ نے جہاں میں
نہ پائی دوبارا جنابِ خدیجہؑ

ہمارا سہارا خدا کا نبیؐ ہے
نبیؐ کا سہارا جنابِ خدیجہؑ

بھلا تم نے چاہا جہاں میں نبیؐ کا
بھلا ہو تمہارا جنابِ خدیجہؑ

تمہاری دلاری ہے ملکہ جناں کی
عرب کی ملیکہ جنابِ خدیجہؑ

کرا دیں سفارش نواسوں سے اپنے
کریں اک اشارا جنابِ خدیجہؑ

وہ شعبِ ابی طالبی کا زمانہ
اجل کا بہانہ جنابِ خدیجہؑ

مثالی رفیقِ حیاتِ پیمبرؐ
جنابِ خدیجہؑ جنابِ خدیجہؑ

جنابِ اُمّ البنینؑ

زوجۂ شیرِ خدا اُمّ البنینؑ

زوجۂ شیرِ خدا اُمّ البنینؑ
یعنی زہراؑ کی دعا اُمّ البنینؑ

گو مدینہ میں رہیں اک عمر تک
تھیں سراپا کربلا اُمّ البنینؑ

تھا ولایت اور امامت کے لئے
خدمتوں کا سلسلہ اُمّ البنینؑ

گلشنِ ایماں کی تمنا سے بنیں
مادرِ گلشنِ وفا اُمّ البنینؑ

پھٹ گیا ہو گا کلیجہ دیکھ کر
کربلا کا قافلہ اُمّ البنینؑ

چار بیٹے ایک دن میں کھو دیے
پیکرِ صبر و رضا اُمّ البنینؑ

تھیں جری، بنتِ جری، امِ جری
با جگر با حوصلہ اُمّ البنینؑ

رد نہیں ہوتی تمہارے فیض سے
مانگتا ہوں جب دعا اُمّ البنینؑ

آپ کا اعزاز ہے زہراؑ کا قول
عباسؑ بیٹا ہے مرا اُمّ البنینؑ

مت کہو بیٹوں کی ماں پھٹتا ہے دل
مرثیہ تھا آپ کا اُمّ البنینؑ

جنابِ فاطمہ بنتِ اسدؑ

مادرِ شیرِ خدا بنتِ اسدؑ

مادرِ شیرِ خدا بنتِ اسدؑ
رفعتوں کا سلسلہ بنتِ اسدؑ

والدِ ماجد اسد عالی نسب
اور بیٹا شیر سا بنتِ اسدؑ

ماں کہیں جس کو زباں سے مصطفیؐ
کیا ہے اس کا مرتبہ بنتِ اسدؑ

آمنہؑ کے بعد احمدؐ کے لیے
آمنہؑ تھیں فاطمہ بنتِ اسدؑ

پیرہن اپنا کفن میں دیں نبیؐ
یہ تھا رتبہ آپ کا بنتِ اسدؑ

کھل گیا دیوارِ کعبہ کا نصیب
جب کھلا اک در نیا بنتِ اسدؑ

یوں کھلا ہے بابِ جنت آپ پر
جیسے کعبہ تھا کھلا بنتِ اسدؑ

محسنِ انسانیتؐ کی محسنہ
اور ولی کی والدہ بنتِ اسدؑ

تھے ابوطالبؑ رفیقِ زندگی
اور بہو تھیں فاطمہؑ ، بنتِ اسدؑ

حضرت عباسؑ

بیگانہ وہ ہو جاتا ہے ہر رنج والم سے

بیگانہ وہ ہو جاتا ہے ہر رنج و الم سے
اک بار جو وابستہ ہوا مشک و علم سے

بنیاد رکھی صبر کی شبیرؑ نے جیسے
قائم ہے وفا حضرت عباسؑ کے دم سے

طالب ہے معافی کا یہ شرمندہ بہت ہے
لپٹا ہوا پانی مرے غازیؑ کے قدم سے

بچے کا گلا شامیو تم سے ہے سوالی
کیا پیاس بجھاتا ہے کوئی تیرِ ستم سے

مانگے جو نبیؐ اس کو نہ دو، جرم ہے سنگیں
تاریخ نے لکھا ہے یہ کاغذ پہ قلم سے

اک اشک بہایا جو غمِ سبطِ نبیؐ میں
بھر بھر کے خزانے ملے غازی کے علم سے

اک خشک گلا بھول نہیں سکتا ہے اس کو
اک مشک بھی شاکی ہے بہت تیرِ ستم سے

اعمال کے کیسے میں تو کچھ بھی نہیں اپنے
ہاں کوئی توقع ہے تو بس دیدۂ نم سے

لازم ہے کہ حجت سے نہ خالی رہے دنیا
قائم ہے زمانہ مرے قائمؑ کے کرم سے

اک پیاس نے اک صبر نے ثابت یہ کیا ہے
مشکیزہ بڑا ہوتا ہے دریا کے حجم سے

maablib.org

حضرت عباسؑ

آگہی کی روشنی، ماہِ عزا کی روشنی

آگہی کی روشنی ، ماہِ عزا کی روشنی
حشر تک پھیلی رہے گی کربلا کی روشنی

کیسے کرے تجھ سے بیعت، تو کجا اور وہ کجا
اے شرارِ بولہب یہ مصطفیٰؐ کی روشنی

اس طرف ہیں شام کی تاریکیاں اور اس طرف
مخزنِ انوارِ بیتِ فاطمہؑ کی روشنی

ظلم نے خیمے جلائے کربلا میں ایک دن
ان سے ابھری تا ابد کس انتہا کی روشنی

چشمِ نم کر لے تصور پرچمِ عباسؑ کا
تجھ میں آجائے گی پھر ایسی بلا کی روشنی

دونوں ہاتھوں سے ہوئی محفوظ لو کچھ اس طرح
اب نہ ہو گی کم چراغِ علقمہ کی روشنی

اس کو تو نے کیا جلا بخشی بنی ہاشم کے چاند
بن گیا ہے یہ علَم دینِ خدا کی روشنی

چادروں کی زینبؑ و کلثومؑ کا صدقہ ہے یہ
بیبیوں کے سر پہ قائم ہے ردا کی روشنی

ظلمتوں کی زد میں جب آیا ہدایت کا چراغ
دونوں ہاتھوں سے بچالی مصطفیؐ کی روشنی
نور کے پیکر ہوئے یکجا تو بول اٹھے ملک
پاک و پاکیزہ ہے کیسی یہ کساء کی روشنی
اُم سلمٰی، فاطمہ صغرا کے دل خوں ہو گئے
خون بہتے دیکھ کر خاکِ شفا کی روشنی
کیا سودت کی وہ شمعیں تھیں کہ جن کے نور پر
مثلِ پروانہ قیامت تک پھرا کی روشنی
چاندنی مجلس کی پھبتی ہے تو لگتا ہے دقیق
ہو گی یوں ہی قبر میں فرشِ عزا کی روشنی

maablib.org

حضرت عباسؑ

آغازِ کربلا ہے اکبرؑ تری ندا سے

آغازِ کربلا ہے اکبرؑ تری ندا سے
تکمیلِ معرکہ ہے اک طفل کی دعا سے

ہے اوجِ صبر جیسے دلبندِ فاطمہؑ سے
معراج ہے وفا کی عباسِؑ باوفا سے

گھمسان کا پڑا رن جب نہر کے کنارے
خیبر کی یاد آئی عباسؑ کی دعا سے

لشکر یزیدیوں کا جیسے کہ ٹڈی دل ہو
اس سمت ہیں بہتر اور وہ بھی بھوکے پیاسے

فطرس کو پر ملے ہیں، حُر کو جناں ملی ہے
راہب نے پائے بیٹے شبیرؑ کی دعا سے

اک دور میں وہ افضل، ہر دور میں یہ برتر
کیا کیجیے تقابل مریمؑ کا فاطمہؑ سے

سچائی، استقامت، ایمان اور شجاعت
کیا کیا نہ درس پائے اسباقِ کربلا سے

پوتی ہو فاطمہؑ کی گھبراؤ مت سکینہؑ
جیتیں گے ہم ہی آخر زینبؑ کے تھے دلاسے

دل کھول کر لڑے ہیں زینبؑ کے دونوں بچے
جعفرؑ کے تھے وہ پوتے، حیدرؑ کے تھے نواسے

دیکھا رفیق کیسے وہ وقت آسماں نے
پیاسا پلٹ گیا جب اک شخص علقمہ سے

حضرت عباسؑ

"کہہ کے یاعباس اٹھے راہ مدحت میں قدم"

"کہہ کے یاعباس اٹھے راہ مدحت میں قدم"

پھر تو جیسے بن گیا ذہن رسا باغ ارم
ہر عزا خانہ مجھے لگتا ہے ارضِ کربلا
وہ مکرم محترم یہ بھی مکرم محترم
دل کا خوں ہوتا ہے پڑھ کر آیہ ذبح عظیم
تیر سا چلتا ہے دل پر دیکھ کر مشک و علم
تو ہی دنیا، تو ہی عقبیٰ، تو ہی میری کائنات
چشم نم اے چشم نم اے چشم نم
کربلا ہے یا ہے خیبر، آ گئے کیا پھر علیؑ
کہتے تھے سب دیکھ کر عباسؑ کا جاہ و حشم
فرش پر پشتِ فرس سے آتے ہیں ہاتھوں کے بل
آئے گا وہ کیسے جس کے ہو گئے بازو قلم
جو نظر آئے لبِ دریا وفا کی ریت پر
جذب ہم نے کر لیے آنکھوں میں وہ نقشِ قدم
نعمتیں روزِ ازل جب بٹ رہی تھیں اے رفیقؔ
میں نے سب کچھ چھوڑ کے مانگا فقط غازی کا غم

حضرت عباسؑ

دشمنوں پر جو جھپٹتا ہے سپاہی، صف شکن

دشمنوں پر جو جھپٹتا ہے سپاہی، صف شکن
وہ خدا کے شیر کا ہے شیر غازی صف شکن

کیسے اندازہ ہو اس کی فکر کی پرواز کا
وار دیتا ہے جو دیں پر جاں کی بازی، صف شکن

اس سے بڑھ کر کس نے سر کی منزل صبر و رضا
ربِّ اکبر اس سے راضی، رب سے راضی صف شکن

نہرواں، صفین ہیں اس کی دلیری کے گواہ
یہ وہاں بھی صف شکن تھا اور یہاں بھی صف شکن

یکہ و تنہا جو پلٹا دے عدو کی فوج کو
چیر دیتا ہے صفوں کو وہ جہادی، صف شکن

حیدرؑ و ام البنینؑ کے خون کی تاثیر ہے
ہے شجاعت اس کا ورثہ حال و ماضی، صف شکن

ہوں ہزاروں شامیوں کی فوج صف آرا تو کیا
لشکرِ شبیرؑ میں ہے ہر حسینی صف شکن

ان کے آگے جم نہیں پائی کوئی باطل کی صف
ہیں ہمارے سارے رہبر سارے ہادی صف شکن

ہے جو محرابِ حرم میں آج صف بستہ رفیقؔ
دیکھنا کل اس کو میداں میں سپاہی، صف شکن

حضرت عباسؑ

جیسے ہوا علیؑ سا نہ جرار ایک بھی

جیسے ہوا علیؑ سا نہ جرار ایک بھی
اب تک ہوا نہ مثلِ علم دار ایک بھی

چلّو میں لے کے پانی بجھائی نہ اپنی پیاس
ایسا نہ دیکھا صبر کا معیار ایک بھی

بچپن سے آقا کہتا رہا اپنے بھائی کو
ایسا ملا نہ صاحب کردار ایک بھی

دیں کا ستون بن گئے بازو کٹے ہوئے
ایسی مثال دیکھی نہ زنہار ایک بھی

ذی مرتبہ تھے آپ کے انصار اے حسینؑ
ایسا نہیں نبیؐ کا کوئی یار ایک بھی

بچوں سے شرم تھی تو سرِ نہر سو گئے
دیکھا سنا نہ ایسا حیا دار ایک بھی

مشکیزہ ایک ہاتھ میں اک ہاتھ میں علَم
دیکھا علم نہ ایسا علم دار ایک بھی

نسلیں نظر میں رکھ کے چمکتی تھی ذوالفقار
ایسی فہیم دیکھی نہ تلوار ایک بھی

مشکل طرح ملی تھی سو اس بار اے رفیقؔ
ہم لکھ سکے نہ شعرِ طرح دار ایک بھی

حضرت عباسؑ

نورِ عینِ مرتضیؑ ، اُمّ البنینؑ کا مہ لقا

نورِ عینِ مرتضیؑ ، اُمّ البنینؑ کا مہ لقا
"آ رہا ہے آج دنیا میں شہنشاہِ وفا"☆

ناصرِ فوجِ حسینی ، پیکرِ صبر و رضا
مصحفِ دینِ وفا ، گویا دعائے فاطمہؑ

کھولتے ہی آنکھ جس کو اپنا آقا کہہ دیا
بند ہوتے ہوتے آنکھیں اس کو ہی آقا کہا

تربیت حیدرؑ کی جیسے کل شہِ بطحاؐ نے کی
تربیت عباسؑ کی کرتے ہیں شاہِ کربلا

کربلا ہے یا ہے خیبر، آ گئے کیا پھر علیؑ
کہتے تھے سب دیکھ کر عباسؑ کا جوشِ وغا

اب بھی ہیں باب الحوائج دو جہاں کے واسطے
کربلا میں کل جو تھے شبیرؑ کے مشکل کشا

نام اک لکھا ہے یوں پانی پہ خوں کی دھار سے
ذکرِ آب آئے گا جب، عباسؑ کا نام آئے گا

جنگ کرنے کی اجازت جب نہ ہاتھوں کو ملی
بھائی کے بچوں پہ ان ہاتھوں کو قرباں کر دیا

فکر میں اک چاندنی سی پھیل جاتی ہے رفیقؔ
کرتے ہیں جس وقت ہم عباسؑ کا ذکرِ وفا

☆مصرعہ طرح

حضرت عباسؑ

صبر و رضا کی بات شہِ کربلا سے ہے

صبر و رضا کی بات شہِ کربلا سے ہے
"عباسؑ کی حیات عبارت وفا سے ہے"

امید مغفرت ہے تو اپنے خدا سے ہے
اور اس کے بعد آسرا آلِ عباؑ سے ہے

ساحل پہ تشنگی کی حقیقت رقم ہوئی
صحرا میں رنگ معرکۂ کربلا سے ہے

بولے نبیؐ حسینؑ ہے مجھ سے، میں اس سے ہوں
ثابت ہوئی حدیث یہ کرب و بلا سے ہے

لعنت بروں پہ ہوتی ہے کیا اس پہ اعتراض
شیطان پر یہ طوقِ گراں ابتدا سے ہے

کہتی ہے کربلا کہ نبیؐ ہیں حسینؑ سے
عزمِ حسینؑ کہتا ہے یہ مصطفےٰؐ سے ہے

رکھوائی ہے کفن میں خلوص و ادب کے ساتھ
امیدِ مغفرت ہمیں خاکِ شفا سے ہے

کہہ کر گئے ہیں مشک ابھی بھر کے لائیں گے
بچی کو ایک آس یہ اپنے چچا سے ہے

لکھے رفیقؔ شعر جو اشکوں کے تار سے
یہ سلسلہ حسینؑ کی ماں کی دعا سے ہے

حضرت عباسؑ

حضرتِ شبیرؑ سے باقی اگر اسلام ہے

حضرتِ شبیرؑ سے باقی اگر اسلام ہے
حضرتِ عباسؑ سے باقی وفا کا نام ہے

حضرتِ ام البنینؑ کے لال کا صدقہ ہے یہ
دو جہاں میں جلوہ فرما پرچم اسلام ہے

نام معصومینؑ کے آپ بجا ، وجہِ شفا
نام ان کے دشمنوں کا داخلِ دشنام ہے

گود میں شبیرؑ کی جس کی ہوئی صبحِ حیات
اب اسی آغوش میں اس زندگی کی شام ہے

نہر کی جانب کبھی مقتل کی جانب ہے نظر
کس طرف دیکھے سکینہؑ عصر کا ہنگام ہے

سوچتے ہیں شاہِ دیں مشک و علم کو دیکھ کر
زندگی کے بازوؤں میں موت کا پیغام ہے

اس قدر ہے علم و تقویٰ اکبرؑ و عباسؑ کا
گر خدا چاہے امامت منزلِ دو گام ہے

داغِ ماتم کے نہیں ، سینے پہ ہیں تمغۂ رشکؔ
یہ وفا کے تذکرے کا بے بہا انعام ہے

حضرت عباسؑ

"کیا قلم لکھے کہ کیا عباسؑ ہیں"

کیا قلم لکھے کہ کیا عباسؑ ہیں
رفعتوں کی انتہا عباسؑ ہیں
تین شعباں کو ملی شمعِ حسینؑ
چار شعباں کا دیا عباسؑ ہیں
کربلا اک لفظ میں نامِ حسینؑ
معنیِ کرب و بلا عباسؑ ہیں
گر کہوں شبیرؑ کو سرتاجِ عشق
حاکمِ ارضِ وفا عباسؑ ہیں
شیرِ زہراؑ کی عطا شبیرؑ ہیں
دستِ حیدرؑ کی عطا عباسؑ ہیں
باپ نے پتھر پہ گاڑا تھا علم
آب پہ پرچم کشا عباسؑ ہیں
یاد رکھ فرعون و دریا فوجِ شام
اس طرف شہ کا عصا عباسؑ ہیں
کون ہے مولا جو پوچھا قبر میں
میں نے فوراً کہہ دیا عباسؑ ہیں

جنابِ زینبؑ

عزم وہمت، حوصلہ، صبر و رضا زینبؑ کا نام

عزم وہمت، حوصلہ، صبر و رضا زینبؑ کا نام
مثلِ عباسؑ دلاور ہے وفا زینبؑ کا نام

پیش بیں نظروں نے دیکھا باپ کی زینت ہے یہ
مصطفیٰؐ نے سوچ کر کچھ رکھ دیا زینبؑ کا نام

جیسا پیارا تھا نبیؐ کو نامِ نامی فاطمہؑ
تھا برائے فاطمہؑ اور مرتضیٰؑ زینب کا نام

وارثانِ چادرِ تطہیر کا جب ذکر ہو
لب پہ آجاتا ہے بعدِ فاطمہؑ زینبؑ کا نام

عصمت و عفت ہدایت نصرت و تبلیغ کا
خوب صورت استعارہ بن گیا زینبؑ کا نام

ماں کی صورت، باپ کی سیرت، محبت بھائی کی
ہو کے یکجا بن گیا کیا خوشنما زینبؑ کا نام

"ز" سے زینت، "ی" سے یٰسین "نون" سے نہج بتول
بائے بسم اللہ مل کر ہو گیا زینبؑ کا نام

فاطمہؑ کے نام سے جیسے پشیماں تھے عدو
شامیوں کے واسطے ایسا ہی تھا زینبؑ کا نام

سب سے افضل فاطمہؑ، مریمؑ، خدیجہؑ، آسیہؑ
کیا غلط گر پانچواں میں نے لکھا زینبؑ کا نام

مشکلوں میں میری بن جاتا ہے مونس اور رفیق
مثلِ زہراؑ، مثلِ شاہِ کربلا زینبؑ کا نام

جناب زینبؑ

"علیؑ کی بیٹی"

ہے برکتِ اولینِ شعباں ، جہاں میں آئی علیؑ کی بیٹی
سوائے زہراؑ نہیں ہے بیٹی ، کوئی بھی جیسی علیؑ کی بیٹی

نبیؐ، علیؑ ، فاطمہؑ کے چہرے مسرّتوں سے دمک رہے ہیں
حسنؑ ہیں شاداں، حسینؑ فرحاں جو گھر میں دیکھی علیؑ کی بیٹی

بڑی مبارک یہ ساعتیں ہیں، رچے ہیں خوشبو میں دونوں عالم
کہ باغِ تطہیر کی روش پر کلی سی مہکی علیؑ کی بیٹی

ولادتِ فاطمہؑ پہ جیسے نبیؐ کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں
وہی چمک باپ کی نظر میں جگانے آئی علیؑ کی بیٹی

جنابِ زہراؑ ، جنابِ مریمؑ ہوں ، آسیہؑ ہوں کہ وہ خدیجہؑ
فضیلت و مرتبہ میں ان سب کی صف میں پہنچی علیؑ کی بیٹی

بہن نہیں تھیں کسی کی زہراؑ سو اب مشیت کی یہ رضا ہے
بہن کی چاہت کا اک نمونہ جہاں کو دے گی علیؑ کی بیٹی

فدا ہے یہ اپنے بھائیوں پر، نثار اس پر ہیں اس کے بھائی
وفائے عباسؑ کی مثالیں عطا کرے گی علیؑ کی بیٹی

حسینیت سے الجھنے والے یزیدِ آمر کا سر کچلنے
سوال آیا کہ کون آئے ، صدا یہ آئی علیؑ کی بیٹی

حسینؑ ابنِ علیؑ ہے اس سے نمازِ شب میں دعا کا طالب
رسولِ برحقؐ ، علیؑ و زہراؑ سی ہے نمازی علیؑ کی بیٹی
نبیؐ کی بیٹی کی شکل ہے گر کوئی جہاں میں تو کھل کے کہہ دو
علیؑ کی بیٹی ، علیؑ کی بیٹی ، علیؑ کی بیٹی ، علیؑ کی بیٹی
خدیجہؑ و فاطمہؑ کی صورت نہیں رفیقِ حیات کوئی
اگر کوئی ہے تو ابنِ جعفرؑ ، تمہاری بیوی علیؑ کی بیٹی

maablib.org

جنابِ زینبؑ

"جشنِ بنتِ علیؑ مناتے ہیں"

اشک آنکھوں میں جھلملاتے ہیں
"جشنِ بنتِ علیؑ مناتے ہیں" ☆

وارثانِ کساء ، پیامِ حجاب
بے ردائی میں بھی سناتے ہیں

چومے حیدرؑ نے بازوئے زینبؑ
اور نمی آنکھ کی چھپاتے ہیں

کون بولا علیؑ کے لہجے میں
تختِ شاہی بھی ڈگمگاتے ہیں

دخترِ شیرِ کبریا کے سخن
سن کے دربار تھرتھراتے ہیں

داعش و طالبان و بوکے حرام
کتنے شیطاں ہمیں ستاتے ہیں

مدح لکھی بنامِ بنتِ علیؑ
لفظ کاغذ پہ جگمگاتے ہیں

شاہزادی کی دین ہے یہ رفیقؔ
آپ جو منقبت سناتے ہیں

☆مصرعِ طرح

جنابِ معصومہ قمؑ

بانٹتے رہتے ہیں علمِ دیں کے گوہر قم کے لوگ

بانٹتے رہتے ہیں علمِ دیں کے گوہر قم کے لوگ
اور زمانے کو عطا کرتے ہیں رہبر قم کے لوگ

ارضِ قم ہے اک خزینہ، لعل و گوہر قم کے لوگ
منفرد ہیں کسبِ علمِ دیں میں اکثر قم کے لوگ

ایک شہزادی سے رکھتے ہیں عقیدت اس سبب
برتری رکھتے ہیں شاہانِ جہاں پر قم کے لوگ

جن کے سوتے علم و حکمت کے یہاں کی خاک سے
دو جہاں میں نور پھیلاتے ہیں اکثر قم کے لوگ

کیا غلط گر قم کو میں کہہ دوں عروسِ ارضِ کل
اور عروسِ ارض کے ماتھے کا جھومر قم کے لوگ

بن گئے ٹھوکر لگا کر تخت و تاجِ شاہ کو
انقلابِ دینِ اسلامی کے رہبر قم کے لوگ

جو بھی جائے درپہ معصومہؑ کے پائے گا مراد
جھولیاں جیسے کہ لے جاتے ہیں بھر کر قم کے لوگ

بالیقیں معصومہؑ قم ہیں ضمانت خلد کی
یوں جھکاتے ہیں جبینیں ان کے در پر قم کے لوگ

در کئی کھلتے ہیں جنت کی طرف اس شہر کے
ہیں مقدر میں مقدس اور منور قم کے لوگ

کاش مخلص رہنما مل جائیں ارضِ پاک کو
کاش ہم ویسے بنیں جیسے ہیں اکثر قم کے لوگ

ہر طرح کے لوگ ہیں دنیا میں لیکن اے رفیقؔ
مجھ کو ہیں اچھے مگر ہیں بہتر سب سے قم کے لوگ

جناب معصومہ قمؑ

بزمِ نسواں میں وفا کی بے بدل تصویر ہے

بزمِ نسواں میں وفا کی بے بدل تصویر ہے
دخترِ معصومؑ اور معصومؑ کی ہمشیر ہے
بھائی کی چاہت میں مثلِ زینبؑ دلگیر ہے
وہ علیؑ کی موسیٰ کاظمؑ کی یہ تصویر ہے
کسبِ فیضِ علم ہے بابا سے زہراؑ کی طرح
بے دیاری میں شہادت زینبی تقدیر ہے
عصمت و عفت میں مریمؑ صبر میں زہراؑ بتولؑ
عزم و استقلال میں حیدرؑ بھی شبیرؑ ہے
بھائی کے روضے کی جانب آنے والے جان لیں
پہلے حقدارِ زیارت روضۂ ہمشیر ہے
حقِ شفاعت کا انہیں دادی سے ورثہ میں ملا
سایہ افگن ان کے سر پر آیۂ تطہیر ہے
معدنِ ایمان و عرفاں ہے زمینِ شہرِ قم
شہرِ قم دراصل اہلِ علم کی جاگیر ہے
در کھلے ہیں شہرِ قم کے خلد کی جانب کئی
خاکِ مشہد خاکِ قم بھی کربلا تاثیر ہے
عشقِ مشہد کے مریضو جان لو مولاؑ کا قول
خاکِ شہرِ قم تمہارے واسطے اکسیر ہے
قم کی مخدومہؑ کی چوکھٹ چوم لی ہے جب رفیقؔ
کس لئے پھر تجھ کو فکرِ خلد دامنگیر ہے

جنابِ معصومہؑ قمؑ

حرفِ مدحت کیا لکھوں معصومۂ قمؑ کے لیے

حرفِ مدحت کیا لکھوں معصومۂ قمؑ کے لیے
بس قلم کو توڑ دوں معصومۂ قمؑ کے لیے

حرف کچھ قرآں سے لوں معصومۂ قمؑ کے لیے
کچھ حدیثوں سے چنوں معصومۂ قمؑ کے لیے

عرش سے تاروں کو لوں معصومۂ قمؑ کے لیے
اور قمؑ پر وار دوں معصومۂ قمؑ کے لیے

اشک کے موتی پرو کر جذبِ دل کے تار میں
نجِ عصمت میں پڑھوں معصومۂ قمؑ کے لیے

روشنائی نور کی لوں آیۂ تطہیر سے
اور پھر مدحت لکھوں معصومۂ قمؑ کے لیے

جھلملا جاتی ہیں آنکھیں قمؑ کا منظر سوچ کر
منقبت کیسے کہوں معصومۂ قمؑ کے لیے

حافظؔ و سعدیؔ بنوں، عرفیؔ بنوں، جامیؔ بنوں
وقفِ مدحت گر رہوں معصومۂ قمؑ کے لیے

دل یہ کہتا ہے کہ سر کے بل میں پہنچوں شہرِ قمؑ
زحمتیں لاکھوں سہوں معصومۂ قمؑ کے لیے

مثلِ زینبؑ وار دی بھائی پہ جانِ ناتواں
دل نہ ہو کیوں اس پہ خوں معصومۂ قُم کے لیے

"شرم کا باعث نہ ہوں میں" ہے دعائے مومنات
فخر کا باعث بنوں معصومۂ قُم کے لیے

ہیں مصائب ہی فضائل سب ہی اہلِ بیتؑ کے
مضطرب ہوں جانے کیوں معصومۂ قُم کے لیے

قبرِ معصومہؑ ہے مثلِ قبرِ زہراؑ اے رفیق
اس سے بڑھ کر کیا کہوں معصومۂ قُم کے لیے

maablib.org

جنابِ معصومہ قمؑ

مرکزِ علم و ہنر ہے وادیِ عرفان ہے

مرکزِ علم و ہنر ہے وادیِ عرفان ہے
"سرزمین قم جہاں میں علم کی میزان ہے"

جو زیارت کو مری آئے وہ قم سے ہو کے آئے
عظمتِ ہمشیر پہ یہ بھائی کا فرمان ہے

زینبؑ و شبیرؑ ہیں معصومہؑ قم اور رضاؑ
جان ہے یہ بھائی کی اور بھائی اس کی جان ہے

در کئی کھلتے ہیں شہرِ قم میں باغِ خلد کے
شہرِ قم کی رفعتوں پر اک جہاں حیران ہے

ان کے مرقد پر بھی رہتا ہے فرشتوں کا ہجوم
نامِ نامی فاطمہؑ ہے، فاطمہؑ سی شان ہے

زینبؑ دلگیر ہیں جس طرح بھائی پر نثار
بس یوں ہی معصومہؑ قم بھائی پر قربان ہے

جھومتی ہیں اس میں کلیاں علم کی، دانش کے پھول
شہرِ قم تو طاقِ گیتی میں سجا گلدان ہے

ہے محدثہ اور فقیہہ باپ بھائی کی طرح
موسیٰ کاظمؑ کی دختر بولتا قرآن ہے

حوضہ ہائے علم ہیں پہچان اب اس شہر کی
دین کی ترویج قُم کی خاک کا فیضان ہے

سیستان و مشہد و تہران و نیشا پور و قُم
ان مضافات جناں کا آئینہ ایران ہے

خاکِ قُم کی رفعتوں کا معترف ہوں میں رفیقؔ
خاک بن جاؤں یہاں کی دل میں یہ ارمان ہے

جناب معصومہ قمؑ

قم کی معصومہ شفاعت کی ضمانت فاطمہؑ

قم کی معصومہ شفاعت کی ضمانت فاطمہؑ
عالمہ پروردۂ آغوشِ عصمت فاطمہؑ

اک بہن تھیں آپ یا پھر زینبِ علیا مقام
عمر بھر کرتی رہیں بھائی کی نصرت فاطمہؑ

مرکز و مصدر علومِ دیں بنا جو شہرِ قم
بالیقیں ہے آپ کے قدموں کی برکت فاطمہؑ

شہرِ قم کی خاک سے ابھری صدائے انقلاب
آپ کے صدقے سے پائی قم نے عظمت فاطمہؑ

باپ دادا اور بھائی کی سیادت کے سبب
آ گیا کردار میں عکسِ امامت فاطمہؑ

ظالموں کو دی شکستِ فاش تیغِ صبر سے
نام ہے جیسا ملی ویسی ہی سیرت فاطمہؑ

کمسنی، پیاروں کی فرقت، خستگیِ روح وتن
مثلِ زہراؑ آپ نے پائی شہادت فاطمہؑ

نرجسؑ و نجمہؑ، حکیمہؑ، زینبؑ و زہراؑ مثال
نیک سیرت، نیک طینت، پاک عترت فاطمہؑ

شہرِ قم کی سمت کھلتے ہیں کئی در خلد کے
شہرِ قم ہے آپ کا یا باغِ جنت فاطمہؑ

ایک ادنیٰ سا غلامِ زائرینِ قم رفیقؔ
آپ سے رکھتا ہے امیدِ شفاعت فاطمہؑ

مسدس

جناب فاطمہ بنت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ معصومۂ قمؑ سلام اللہ علیہا،

طرح: ''یہ ثانیٔ زینبؑ ہے الفت میں برادر کی''

کافی ہے شرف اتنا، عترت ہے پیمبر کی　　سب خیر کے کاموں میں شامل ہے برابر کی

تمثیل نہیں ملتی ایسی کسی خواہر کی　　یہ ثانیٔ زینبؑ ہے الفت میں برادر کی

معصوم کی یہ دختر ، معصوم کی خواہر ہے

صورت میں یہ زہراؑ ہے سیرت میں یہ حیدرؑ ہے

جنابِ معصومہ قمؑ

جب زیارت کی ثمر معصومۂ قم سے ملا

جب زیارت کی ثمر معصومۂ قم سے ملا
جب دعا مانگی اثر معصومۂ قمؑ سے ملا

مرکزِ علم و ہنر اور محورِ علمائے دیں
علم کا نادر گہر معصومۂ قمؑ سے ملا

دل کو بے چینی رہی گو ساری دنیا گھوم لی
اک سکونِ دل مگر معصومۂ قمؑ سے ملا

انقلابِ دینِ اسلامی اٹھا اس شہر سے
دین کے رہبر کا در معصومۂ قمؑ سے ملا

مثلِ زینبؑ بھائی پر قربان کر دی زندگی
نصرتِ دیں کا ہنر معصومۂ قمؑ سے ملا

دیکھ کر ماحولِ پاکیزہ ہوا مومن کوئی
یہ فضاؤں کا اثر معصومۂ قمؑ سے ملا

ہم گئے مشہد سے پہلے شہرِ قم کو اے رفیقؔ
اس طرح جنت کا در معصومۂ قم سے ملا

جنابِ معصومہ قمؑ

قم کی زمیں کا مرتبہ عرشِ علا کا ہے

زینبؑ سے جیسا انس شہِ کربلاؑ کا ہے
ویسا ہی حال مشہد و قم کی فضا کا ہے

امّ البنینؑ ، بنتِ اسدؑ ، قم کی سیدہؑ
یہ نامِ فاطمہؑ ، شرفِ بے بہا کا ہے

معصومہ نام ، بھائی بھی معصوم باپ بھی
عصمت نسب یہ سلسلہ اہلِ کسا کا ہے

بھائی بغیر رہ نہ سکیں چند روز بھی
زینبؑ کا ہے نصیب جگر فاطمہؑ کا ہے

تبلیغِ دین زینبؑ دل گیر جیسی کی
پیرایۂ جہاد شہِ کربلا کا ہے

علم اور آگہی کا جو مرکز ہے شہرِ قم
یہ فیض ایک بی بی کی دل کی دعا کا ہے

مدفون ہیں مراجع و علمائے دیں یہاں
قم کی زمیں کا مرتبہ عرشِ علا کا ہے

پایا لقب جو عالمہ غیرِ معلّمہ
اعزاز خانوادۂ آلِ عباؑ کا ہے

قم اور اہلِ قم کے لیے کہتے ہیں رفیقؔ
اک فیضِ جاریہ ہے جو میرے خدا کا ہے

جناب معصومہ قمؑ

آج ہے موسیٰ کاظمؑ کے چمن کا تذکرہ

آج ہے موسیٰ کاظمؑ کے چمن کا تذکرہ
قُم کی معصومہ شہیدِ بے وطن کا تذکرہ
قُم کی شہزادی ، وفا کی انجمن کا تذکرہ
جیسی زینبؑ تھیں بہن ایسی بہن کا تذکرہ
آٹھواں ماہِ امامت ضوفشاں مشہد میں ہے
قم میں ہے عصمت کی پاکیزہ کرن کا تذکرہ
سرزمینِ قم زمیں کی سورۂ رحمان ہے
جیسے قرآں میں ہے قرآں کی دلہن کا تذکرہ
سرزمینِ قم سے ابھری ہے صدائے انقلاب
یاں سے دنیا کو ملا حق کے چلن کا تذکرہ
کتنے مرجع کتنے عالم شہرِ قم نے دے دیے
جن کے لب پر ہے خدا و پنجتنؑ کا تذکرہ
درس و مجلس بن گئے ہیں شہرِ قم کے زیب و زین
جا بجا ہے علم و عرفاں سے لگن کا تذکرہ
سال بھر رہتا ہے اس محفل کا مجھ کو انتظار
ذکرِ شہزادی ہے جیسے میرے من کا تذکرہ

کام آئے گا یہ نام فاطمۂ عقبیٰ میں جب

ہو سرِ محشر شفاعت کے سخن کا تذکرہ

زینب و شبیرؑ و معصومۂ رضاؑ آتے ہیں یاد

جب مثالی ہو کسی بھائی بہن کا تذکرہ

فیض ہے یہ محفل معصومۂ قم کا رفیقؔ

ہے سخن دانوں میں اب تیرے سخن کا تذکرہ

maablib.org

جناب معصومہ قمؑ

"جمالِ فاطمہ زہراؑ ہیں قُم کی معصومہؑ"

جمال فاطمہ زہراؑ ہیں قُم کی معصومہؑ
خصالِ زینبِ کبریٰ ہیں قُم کی معصومہؑ

خدا کی خلقتِ عظمیٰ ہیں قُم کی معصومہؑ
شرافتوں کا منارا ہیں قُم کی معصومہؑ

سبھی ان کی شان میں رطب اللساں ہیں معصومینؑ
ادب میں فاطمہ زہراؑ ہیں قُم کی معصومہؑ

رہی ہیں بھائی کی خدمت میں ہر گھڑی مصروف
مثالِ ثانیِ زہراؑ ہیں قُم کی معصومہؑ

برادر و جد و اب سب ہیں ہادی و معصوم
نسب میں اولیٰ و اعلیٰ ہیں قُم کی معصومہؑ

کہا رضاؑ نے مرے پاس آؤ ان کے بعد
کچھ ایسی اوج سراپا ہیں قُم کی معصومہؑ

نثار بھائی پہ تھیں مثلِ زینبؑ و کلثومؑ
انہیں کا عزم و ارادہ ہیں قُم کی معصومہؑ

جو قبرِ زہراؑ نہ پائے یہاں پہ حاضر ہو
کہ مثلِ زہراؑ شفیعہ ہیں قُم کی معصومہؑ

بلائے حق کی طرف شہرِ قُم کا ہے ماحول
اثر پذیر ولایت ہیں قُم کی معصومہؑ

رفیقؔ خوبیِ قسمت پہ کیوں نہ ناز کروں
مرے قلم کا اجالا ہیں قُم کی معصومہؑ

جنابِ سکینہؑ

روتے روتے جو سوگئی بچی

روتے روتے جو سو گئی بچی
سب کی آنکھیں بھگو گئی بچی

تختِ شاہی سے جنگ کی دن بھر
پھر سرِ شام سو گئی بچی

کم سنی ، درد و غم ، فراقِ پدر
گھٹ کے زنداں میں سو گئی بچی

باوجودِ حفاظتِ سجادؑ
قید خانے میں کھو گئی بچی

خشک لب ، خشک جان ، خشک گلا
چشم تر کر کے سو گئی بچی

ہچکیوں کی صدا تھمی جونہی
ماں پکاری کہ لو گئی بچی

مثلِ زہراؑ اصول پہ جم کر
ایک تاریخ ہو گئی بچی

جب نہ پایا حسینؑ کا سینہ
خاک میں جا کے سو گئی بچی

کوفہ و شام کی زمین تھی ظلم
صبر کی فصل بو گئی بچی
کانپ کر رہ گیا دلِ معصوم
شب کو مقتل میں جو گئی بچی
شمر کے خوف سے پیے آنسو
جھڑکیاں کھا کے سو گئی بچی
چشمِ نمناک شکر کر تجھ میں
کتنے آنسو پرو گئی بچی
چشمِ تر خون ہو گئی تھی رقیق
باپ کو اتنا رو گئی بچی

maablib.org

جنابِ سکینہؑ

"ہے سکینہ مثلِ زہراؑ ہر قدم پر کامیاب"

ہے سکینہ مثلِ زہراؑ ہر قدم پر کامیاب
فخرِ پیغمبرؐ ہے وہ یہ فخرِ سرورؑ کامیاب

کچھ مہینے بھی نہ جینے پائی وہ بعدِ پدر
جان دینے میں ہوئی سرورؑ کی دختر کامیاب

ہے یہ آلِ مصطفیؐ و مرتضیٰؑ و فاطمہؑ
خیبریوں کے مقابل مثلِ حیدرؑ کامیاب

قید خانے کے اندھیرے کیا بگاڑیں گے بھلا
نور کا یہ وار ہے تاریکیوں پر کامیاب

حرملہ کو وہ جھنجوڑے، شمر کو دے یہ شکست
اس کا بھی اک اک عمل ہے مثلِ اصغرؑ کامیاب

مل گئی غازی کو شہ سے پانی لانے کی رضا
اس وسیلے سے ہیں عباسِؑ دلاور کامیاب

ہم غلامانِ سکینہؑ اور علی اصغرؑ رفیقؔ
ان کے قدموں میں رہے سب زندگی بھر کامیاب

maablib.org

جناب علی اکبرؑ

آئی کل کعبے کے اندر روشنی

آئی کل کعبے کے اندر روشنی
آج ہے شبیرؑ کے گھر روشنی
کل تلک عابد رہے گھر کا چراغ
آج ہم شکلِ پیمبرؐ روشنی
حضرت زین العباؑ کے بعد آج
آ گئے ہیں بن کے اکبرؑ روشنی
چومتے ہیں سینۂ اکبرؑ حسینؑ
کوئی ڈالے کاش اس پر روشنی
کیا اذاں اکبرؑ کی تھی اب حشر تک
ہو گئی اللہ اکبر روشنی

maablib.org

جنابِ علی اکبرؑ

نویدِ آمدِ گل پیرہن علی اکبرؑ

نویدِ آمدِ گل پیرہن علی اکبرؑ
بہار پر ہے علیؑ کا چمن علی اکبرؑ

ملا حسینؑ کو اللہ سے یہ تحفۂ خاص
شبیہِ ختمِ رسلؐ گلبدن علی اکبرؑ

بس آج سے تمہیں ماں کی طرح یہ پالیں گی
پھوپھی تمہاری اسیرِ محن علی اکبرؑ

نہ جانے کتنے ہیں ارمان ماں کے سینے میں
تمہاری چاند سی آئے دلہن علی اکبرؑ

تمہاری دید کو آئیں گے دور دور سے لوگ
ہو تم شبیہِ رسولِ زمنؐ علی اکبرؑ

اذاں پہ آپ کے قرباں ہے لحنِ داؤدی
ہے کون آپ سا شیریں سخن علی اکبرؑ

یہ پھول سب سے نرالا ملا چمن میں رفیقؔ
ستارہ روح ہے مہتاب تن علی اکبرؑ

جنابِ قاسمؑ

محفلِ آلِ پیمبرؐ روشنی

محفلِ آلِ پیمبرؐ روشنی
اور یہاں کا فرش و منبر روشنی

تھے علیؑ کے گھر میں شبرؑ روشنی
آج قاسمؑ آئے بن کر روشنی

جوں ہی آیا ایک طفلِ گل بدن
بن گیا ہے بیتِ شبرؑ روشنی

ظلمتِ کرب و بلا کے واسطے
چاہتے تھے سبطِ اکبرؑ روشنی

خاک میں ایسا ملا شبرؑ کا چاند
رہ گئی جیسے بکھر کر روشنی

اُمِ فروہ اکبرؑ و شبیرؑ پر
وار دیجے چاند پیکر روشنی

پڑھ کے بھائی کی وصیت رہ گئی
چشمِ شہ میں جھلملا کر روشنی

کہتے تھے قاسمؑ بہت شیریں ہے موت
ذہن تھا عرفان پرور روشنی

ارزقِ شامی ہے مرحب رو سیہ
اور قاسم مثلِ حیدر روشنی

لائیں گے تیری لحد میں اے رفیقؔ
پانچ بارہ اور بہتر روشنی

جنابِ علی اصغرؑ

یہ ماہِ رجب، ماہِ رجب، ماہِ رجب ہے

یہ ماہِ رجب، ماہِ رجب، ماہِ رجب ہے
شان اس کی عجب ہے

اصغرؑ کی ولادت کی تھی امید اسی ماہ
چن رکھا تھا شبیرؑ نے حکمت سے یہی ماہ
یوں عزمِ سفر شاہ کا آخر رجب ہے

یہ ماہِ رجب، ماہِ رجب، ماہِ رجب ہے
شان اس کی عجب ہے

گھر بھر کی مسرت علی اصغرؑ کی ولادت
صغراؑ کی سکینہؑ کی نگاہوں کی ہے راحت
اس آنکھ کے تارے کا چمکنا بھی عجب ہے

یہ ماہِ رجب، ماہِ رجب، ماہِ رجب ہے
شان اس کی عجب ہے

یہ آئے تو لشکر کی کمک آگئی جیسے
شبیرؑ کی آنکھوں میں چمک آگئی جیسے
ہاں معرکۂ کرب و بلا اور ہی اب ہے

یہ ماہِ رجب، ماہِ رجب، ماہِ رجب ہے
شان اس کی عجب ہے

ہم شکل نبیؐ بھائی، یہ ہم شکلِ امامت
سینہ میں وہاں دم یہاں گردن میں ہے طاقت
تاریخ میں یہ طفلِ مجاہد بھی عجب ہے

یہ ماہِ رجب، ماہِ رجب، ماہِ رجب ہے
شان اس کی عجب ہے

یہ باغِ امامت کا مہکتا ہوا غنچہ
اور شوقِ شہادت میں ہمکتا ہوا غنچہ
چھوٹی سی حیات اس کے لیے عطیۂ رب ہے

یہ ماہِ رجب، ماہِ رجب، ماہِ رجب ہے
شان اس کی عجب ہے

maablib.org

"غدیر"

میدانِ خم میں آج ترانہ علیؑ کا ہے

میدانِ خُم میں آج ترانہ علیؑ کا ہے
عرشِ عُلا زمین و زمانہ علیؑ کا ہے

جس جس کا میں ولی ہوں علیؑ اس کے ہیں ولی
ثابت ہوا یہ رتبۂ اعلیٰ علیؑ کا ہے

"تبت یدا" و "ابتر" و "مغضوب" ہے عدو
مولا ، ولی ، امام کا رتبہ علیؑ کا ہے

پائی علیؑ نے ایسی امامت غدیر میں
اِس وقت کا امام بھی بیٹا علیؑ کا ہے

سنگسار ہو کے مر گیا منکر غدیر کا
عبرت کا اک مقام جلاپا علیؑ کا ہے

پیدا ہوئے یہاں یہیں توڑے بہت سے بت
لگتا ہے جیسے خانۂ کعبہ علیؑ کا ہے

ہم کفو فاطمہؑ کا نہیں کوئی اے نبیؐ
حکم خدا ہے مان لیں رشتہ علیؑ کا ہے

ننگ اے رفیقؔ انہیں سے سخن گوئی میں اثر
قولِ نبیؐ ہے ، علم خزانہ علیؑ کا ہے

غدیریہ

کیسی مبارک ساعت تھی جب مطلعِ خم پر چمکا چاند

کیسی مبارک ساعت تھی جب مطلعِ خم پر چمکا چاند
پھر نہیں دیکھا چشمِ فلک نے ایسا روشن پیارا چاند

ایک افق پالان کا منبر، ایک نبیؐ کا بستر تھا
دونوں پر مرضیِ خدا سے کیسا کیسا اُبھرا چاند

آج ہوئی اعلانِ ولا سے کارِ نبوت کی تکمیل
مطلعِ ہستی تجھ کو مبارک دین مبیں کا پورا چاند

حکم ہوا ہے صحنِ حرم سے مریمؑ دور چلی جائیں
کعبے کے اندر آئے گا صرف ابوطالبؑ کا چاند

میری جان رہے یا جائے جان نبیؐ کی بچ جائے
مرضیِ رب اور نبیؐ کا بستر چین سے کیسا سویا چاند

بارہ ماہ چمکتے ہیں اور سب کے سب یکساں روشن
ان کا آخر بھی ویسا ہے جیسا ان کا پہلا چاند

مہرِ نبوت کا پرتو ہے رویتِ ماہ ضروری تھی
جوفِ حرم میں بنت اسدؑ نے مہرِ خدا سے بخشا چاند

تیرے میرے ان کا اُن کا، بے صرفی کیا قسمیں ہیں
میں تو بس اتنا سمجھا ہوں، تیرا رجب اور میرا چاند

تم سے نمٹنے اہلِ نصاریٰ چاند زمیں پر اترے ہیں
آگے پیمبرؐ، پیچھے حیدرؑ، بیچ میں بی بی زہراؑ چاند

چاند غدیر کا جوں ہی دیکھا بخٍ بخٍ کہہ اٹھے
بعدِ نبیؐ کے بھول گئے سب، کیسا چاند، کہاں کا چاند؟

کون سا تارا کب چمکا، کب ڈوبا، کس نے دیکھا ہے
خلقت نے ہر ماہ میں ڈھونڈھا، دیکھا اور سراہا چاند

پاک گھرانہ نور فشاں ہے زیرِ کسا یہ کیسا رتقیؔ
چاند سراپا لوگ ہیں اس میں، چادر کا ہر گوشہ چاند

غدیر

غدیرِ خم میں جو پائی ولایت ہو تو ایسی ہو

غدیرِ خم میں جو پائی ولایت ہو تو ایسی ہو
ہے وسعت جس کی تا محشر امامت ہو تو ایسی ہو

غدیرِ خم کا میداں ہے، اہم اعلان ہوتا ہے
بنے پالان کا منبر، نظامت ہو تو ایسی ہو

نبیؐ کے ہاتھ میں مولا علیؑ کا ہاتھ اونچا ہے
ملی احمدؐ سے حیدرؑ کو نیابت ہو تو ایسی ہو

کیا اتمامِ نعمت حق نے اعلانِ ولایت پر
ہوئی تکمیل جس سے دیں کی، آیت ہو تو ایسی ہو

یتیم و قیدی و مسکیں درِ زہراؑ پہ آتے ہیں
نہیں جاتا کوئی خالی سخاوت، ہو تو ایسی ہو

نہیں دولھا علیؑ جیسا نہ دلہن فاطمہؑ جیسی
نبیؐ کے گھر کی دامادی، سعادت ہو تو ایسی ہو

ہوئے گم جشنِ مولا میں رفیقِ جعفریؔ ایسے
انہوں نے پائی ہے جنت، کہ دولت ہو تو ایسی ہو

غدیر

"غدیر کا دن"

ہوا جو باغِ ولا میں چلی غدیر کے دن
کلی سبھی کے دلوں کی کھلی غدیر کے دن
چہار ست ہے جشنِ علیؑ غدیر کے دن
لٹا رہی ہے فضا روشنی غدیر کے دن
علیؑ کو کیوں ملا مجھ کو نہ کیوں ملا یہ شرف
کسی کے پھانس یہ چبھتی رہی غدیر کے دن
ولا کا تاج عطا کر کے یہ ہوا اعلان
سعی نبیؐ کی مکمل ہوئی غدیر کے دن
دمک ہے نورِ ہدایت کی رخ پہ حیدرؑ کی
کسی کے چہرے کی رنگت اڑی غدیر کے دن
نبیؐ پہ شک تھا جسے کھا کے مر گیا پتھر
یقین والوں کو عظمت ملی غدیر کے دن
وصی ہے میرا، جو ناصر ہو ذوالعشیرہ میں
یہ بات آ کے نبھائی گئی غدیر کے دن
ہے یہ نبیؐ کا کرم خاص اہلِ ایماں پر
کہ ایک عید اضافی ملی غدیر کے دن

میانِ راہ جو روکا ہے ہو گا کیا اعلان
دیارِ خم میں ہے اک بے کلی غدیر کے دن
بنایا کس لیے پالان کا یہ منبر آج
تھی حاجیوں میں بڑی کھلبلی غدیر کے دن
یہ منقبت ہے ثنائے علیؑ میں، یہ نہ کہو
کہ مونگ دل پہ عدو کے دَلی غدیر کے دن
مئے ولائے علیؑ کا مزا رفیقؔ سے پوچھ
کہ جس نے جھوم کے لہرا کے پی غدیر کے دن

maablib.org

غدیر

"شانِ غدیر"

سرمۂ اہلِ نظر ہے خاکِ میدانِ غدیر
دیکھتے ہیں تا ابد پھیلی ہوئی شانِ غدیر

منزلت اہلِ ولا کی وہ بھلا سمجھے گا کیا
جس کی قسمت میں نہیں توفیقِ عرفانِ غدیر

آج ہے دوشِ نبوت پر ولایت جلوہ گر
اوج پر دیکھا ستارا تیرا پالانِ غدیر

دین کی تکمیل ہوئی تھی ولا کے جشن میں
روزِ روشن، سامنے سب کے، بہ میدانِ غدیر

ہیں مسلمانانِ عالم مسلکوں میں منقسم
ایک ہوں، دل میں ہو گر بیدار ایمانِ غدیر

غور سے سنیے ہے یہ "مولا علیؑ، مولا علیؑ"
دل کی دھڑکن کر رہی ہے جیسے اعلانِ غدیر

حبِ زہراؑ، عشقِ حیدرؑ، کربلا والوں کا غم
دولتِ بے مثل رکھتے ہیں فقیرانِ غدیر

آج دولھا ہیں علیؑ بزمِ ولایت کے لئے
لاکھوں حاجی بن گئے گویا گواہانِ غدیر

جو سمجھتا تھا نبیؐ کے قول کو ذاتی کلام
کھا کے پتھر مر گیا بدبخت نادانِ غدیر
جو سمجھ پائے نہ اوجِ منبرِ پالان کو
کب وہ معراجِ نبیؐ سمجھے گا انجانِ غدیر
تخت ہے پالان کا اور شاہِ دو عالمؐ کے ہاتھ
رکھتے ہیں تاجِ ولایت پیشِ سلطانِ غدیر
شاخِ لب پر مدح کی کلیاں چٹکتی ہیں رفیقؔ
ایسے کچھ مہکی زباں جیسے گلستانِ غدیر

maablib.org

غدیر

"تصویرِ غدیر"

نقش کر لی دل پہ تصویرِ غدیر
تب سمجھ میں آئی تفسیرِ غدیر

میں ولی جس کا علیؑ اس کے ولی
مصطفیؐ نے لکھ دی تحریرِ غدیر

چبھ رہی ہے پھانس بن کر آج تک
سینۂ دشمن میں شمشیرِ غدیر

والقمر ہاتھوں پہ ہے والشمس کے
کس قدر واضح ہے تنویرِ غدیر

ذوالعشیرہ کا بیاں آغازِ کار
دین کی تکمیل تقریرِ غدیر

مسلکوں میں منقسم اسلام کو
ایک کر سکتی ہے زنجیرِ غدیر

ہے ولایت پر رسالت کا حصار
کیسی پُر معنی ہے تدبیرِ غدیر

دیکھتے منہ رہ گئے سارے رفیق
جب بنے مولا علیؑ میرِ غدیر

مباہلہ

سامنا اہلِ کسا سے ہے بنی نجران کا

سامنا اہلِ کسا سے ہے بنی نجران کا
فیصلہ ہے آج سچ اور جھوٹ کی پہچان کا

آج ہیں اہلِ نصاریٰ کے مقابل پنجتنؑ
سلسلہ ہے علم کا، تفہیم کا، عرفان کا

حسرتیں کتنوں کو تھیں اس کاش لے جائیں ہمیں
پر نبیؐ نے وہ کیا جو حکم تھا قرآن کا

ہے کوئی زہراؑ سی عورت، یا پسر حسنینؑ سے
کیا کوئی نفسِ پیمبرؐ ہے علیؑ سی شان کا

آگے پیغمبرؐ مع حسنینؑ، پھر ذات بتولؑ
ان کے پیچھے پیچھے مولا قنبرؓ و سلمانؓ کا

مرمٹے جو دینِ حق پر حق نے عطا کیں رفعتیں
کیا کوئی بدلہ ہے احساں کے سوا احسان کا

ہیں نصاریٰ کے مقابل پانچ قالب یک جاں
آسماں نے پھر نہ دیکھا قافلہ اس شان کا

بخش دیتا ہے جناں اک اشک کے بدلے حقؔ
ہے عزاداروں پہ یہ لطف و کرم رحمان کا

شبِ معراج

"عظمت شبِ معراج کی"

کیا لکھے کوئی بھلا عظمت شبِ معراج کی
جانتا ہے بس خدا رفعت شبِ معراج کی

پاک ہے وہ ذات راتوں رات جو لے کر گئی
مصطفیٰؐ کو بخشنے زینت شبِ معراج کی

قدر کی شب کی طرح والفجر تک پھیلی ہوئی
ماورائے فکر ہے وسعت شبِ معراج کی

ان کے جیسا دوسرا ہے ہی نہیں جو بن سکے
ہیں علیِ مرتضیٰؑ بجہت شبِ معراج کی

کیا وہ تجھ سے دور تھے جن کو بلایا عرش پر
اے خدا تو ہی بتا حکمت شبِ معراج کی

وسعتِ کونین ہیں وہ اور ان کے اہلِ بیت
دیکھتے ہیں مصطفیٰؐ سطوت شبِ معراج کی

میم کا اور عین کا بس راج ہے معراج میں
ہیں محمدؐ اور علیؑ بجت شبِ معراج کی

نعمتِ مرضیِ رب ہجرت کی شب لے لیں علیؑ
ہے محمدؐ کے لئے نعمت شبِ معراج کی

مظہرِ قربِ الٰہی وہ بھی تھی اور یہ بھی ہے
ہے شبِ عاشور سے نسبت شبِ معراج کی

کیا جگہ ہے اب ملک بھی رہ نہیں سکتا رتیؔ
ہیں نبیؐ بس آپؐ اور چاہت شبِ معراج کی

جنت البقیع

کیسا شوال تھا مدینے میں

کیسا شوال تھا مدینے میں
جو محرم بنا مدینے میں

فکرِ سفیانیت کی لہروں نے
قہر اک ڈھا دیا مدینے میں

آٹھ شوال اک قیامت ہے
ہو گئی کربلا مدینے میں

حزن و حیرت سے کانپ اٹھی
قبرِ خیرالوریٰ مدینے میں

بغضِ زہراؑ میں ہو گئے اندھے
بانیانِ جفا مدینے میں

یاد حرا کی ہو گئی تازہ
ایک محشر اٹھا مدینے میں

رہ گئے ہوں گے ہل کے ارض و سما
جب ہوئی یہ جفا مدینے میں

قلبِ زہراؑ پہ ایک تازہ ستم
آج پھر ہو گیا مدینے میں

روند ڈالیں قبورِ معصومینؑ
باقی پھر کیا رہا مدینے میں

دلِ مومن میں اور پختہ ہوا
جو بھی روضہ گرا مدینے میں

نسلِ فرعون ہے یہ آلِ سعود
اس کو سمجھے خدا مدینے میں

پوچھتی ہے جہاں سے قبرِ رسولؐ
جرمِ آلِ عباؑ مدینے میں

منتظر ہے رضیؔ بس قائمؑ کا
عدل جب آئے گا مدینے میں

جنت البقیع

جائے ماتم ہے انہدامِ بقیع

جائے ماتم ہے انہدامِ بقیع
خون روتا ہے دل بنامِ بقیع

بوجھ کچھ دل کا میرے کم کر دے
چشمِ نمناک رو بنامِ بقیع

اڑنے لگتی ہے خاک آنکھوں میں
لب پہ آتا ہے جب بھی نامِ بقیع

خاک میں اس کے کیسی خوشبو ہے
ہے مشامِ جناں مشامِ بقیع

عابدؑ و باقرؑ و حسنؑ جعفرؑ
کشتگانِ جفا امامِ بقیع

جل رہے ہیں چراغ خاک تلے
نور ہی نور وقتِ شامِ بقیع

سو رہے ہیں یہاں پہ اہلِ جناں
جزوِ خلدِ بریں مقامِ بقیع

ہیں پسِ مرگ بھی ستم ان پہ
کتنے مظلوم ہیں امامِ بقیع

سرمۂ چشم خاک ہے اس کی
کرنا چاہے جو احترامِ بقیع

رونقیں پھر بحال ہوں یا رب
پھر سے جاری ہو احتشامِ بقیع

استغاثہ یہ منتقم سے ہے
آ کے لیں جلد انتقامِ بقیع

اے رفیق حزیں بجھے دل سے
پیش کرتا ہوں یہ سلامِ بقیع

عیدِ زہراؑ

"سوگ ختم ہوا"

خوشی کی بزم سجاؤ کہ سوگ ختم ہوا
نویں کی عید مناؤ کہ سوگ ختم ہوا

بڑھایا آج کے دن سوگ سوگواروں نے
سو تم بھی سوگ بڑھاؤ کہ سوگ ختم ہوا

وفائے حضرتِ مختارؒ کو کرو تازہ
جہاں سے ظلم مٹاؤ کہ سوگ ختم ہوا

کرو یہ عزم کہ زندہ رکھیں گے رسمِ عزا
عزا کو بھول نہ جاؤ کہ سوگ ختم ہوا

غمِ حسینؑ ہے وابستہ اپنی سانسوں سے
حسینیت نہ بھلاؤ کہ سوگ ختم ہوا

حسینیت سے ہے وابستہ دین اور دنیا
سبھی کو یاد دلاؤ کہ سوگ ختم ہوا

پھر اگلے سال کی تیاریاں شروع کرو
خدارا بھول نہ جاؤ کہ سوگ ختم ہوا

ہیں غم سے مولا کے غمگین، اور خوشی سے خوش
سو آج خوشیاں مناؤ کہ سوگ ختم ہوا

عزائے سبطِ نبیؐ ہے امانتِ زہراؑ
امین بن کے دکھاؤ کہ سوگ ختم ہوا

رفیقِ دشمنِ آلِ نبیؐ جو کچھ بولے
تو "بے شمار" سناؤ کہ سوگ ختم ہوا

عیدِ زہراؑ

ہے نویں کی خوشی، آگہی کی خوشی

ہے نویں کی خوشی ، آگہی کی خوشی
خلفۂ فاطمہؑ کی خوشی کی خوشی

ہم منائیں خوشی ، آپ کو دکھ ہے کیا
تو چلیں آپ کی ناخوشی کی خوشی

جو مناتے ہیں غم ان کی خوشیاں بھی ہیں
جانے ہوتی ہے کب شیخ جی کی خوشی

ہے کوئی نہ بحث اور ٹکراؤ ہے
اس خوشی میں چھپی ہے سبھی کی خوشی

چہرۂ آل پہ تازگی کچھ دکھی
آنکھ میں کم ہوئی کچھ نمی کی خوشی

ابنِ سعدِ لعیں سے چھنی زندگی
لب پہ عابدؑ کے ہلکی ہنسی کی خوشی

تاج پوشی امامِ زماںؑ کی ہوئی
چودھویں چاند کی چاندنی کی خوشی

یہ لہک اور یہ لحن اے رفیقِ حزیں
آج کی بر محل شاعری کی خوشی

جنابِ مسلم ابنِ عقیلؑ

دنیا کے لئے ہے درسِ وفا منصب سے محبت مسلمؑ کی

دنیا کے لئے ہے درسِ وفا منصب سے محبت مسلمؑ کی
تاریخ میں لکھی جائے گی بے مثل سفارت مسلمؑ کی

مکہ سے شکستہ دل ہو کر شبیرؑ روانہ ہوتے ہیں
رستے میں سنائی آئی ہے کوفے میں شہادت مسلمؑ کی

تھا سامنے پانی دونوں کے اور پی نہ سکے یہ قسمت تھی
عباسؑ تھے جیسے آخرِ دم تھی ویسی ہی حالت مسلمؑ کی

شبیرؑ کو جو انصار ملے، تاریخ میں ویسے کس کو ملے
تقدیر سے پائی ہانی اور مختار نے نصرت مسلمؑ کی

کیا رنج تھے کیسی غربت تھی کیا عالم تھا تنہائی کا
جو کرب و بلا میں سرورؑ کی ویسی ہی تھی قسمت مسلمؑ کی

وہ پھول تھے دامنِ مسلمؑ میں بعد و لیسی دامنِ زینبؑ میں
قربانی زینبؑ ویسی تھی جیسی تھی ارادت مسلمؑ کی

اک دن تھا کہ اپنے خطبوں سے دربار ہلایا زہراؑ نے
تھے ویسے ہی خطبے زینبؑ کے ویسی ہی خطابت مسلمؑ کی

عرفات میں یومِ عرفہ کو روتے ہیں سبھی پیاسے کو رستی
یاد آتی ہے ہر اک حاجی کو ہر سال شہادت مسلمؑ کی

جناب مسلم ابن عقیلؑ

نہ سفیر ایسا ملا اور نہ سفارت مسلمؑ

نہ سفیر ایسا ملا اور نہ سفارت مسلمؑ
آپ جیسی نہ کہیں دیکھی ارادت مسلمؑ

کربلا آئیں نہ شبیر کی کوشش تو بہت
رائیگاں ہو گئی سب آپ کی محنت مسلمؑ

جان تو واری ہی تھی قربان کیے بچے بھی
ہاتھ بس آئی فقط شہ کی مودت مسلمؑ

گرچہ پانی دمِ آخر تھا میسر نہ پیا
مثلِ عباسؑ ہوئی تشنہ شہادت مسلمؑ

فکر تھی مومنہ کے گھر میں نہ آئیں اغیار
کس قدر آپ میں تھا جذبۂ غیرت مسلمؑ

maablib.org

جنابِ حُرؑ

گرچہ شب میں صفِ اعدا کے برابر تھا حُرؑ

گرچہ شب میں صفِ اعدا کے برابر تھا حُرؑ
صبحِ عاشور مگر شہ پہ نچھاور تھا حُرؑ

نام مادر کا سنا شہ سے، پہ خاموش رہا
واقفِ مرتبۂ بنتِ پیمبرؐ تھا حُرؑ

پیاسے بچوں کی صدائیں سنیں، دل بھر آیا
نرم دل سینے میں تھا گرچہ دلاور تھا حُرؑ

عالمِ نزع میں شبیرؑ کا زانو پایا
رشک آتا ہے مقدر کا سکندر تھا حُرؑ

قبل اک لمحہ کے تھا لشکرِ شامی کا اسیر
دوسرے لمحے میں شبیرؑ کا نوکر تھا حُرؑ

تہہ سے لے آیا شفاعت کے جو لولو مرجاں
بحرِ عرفان و وفا کا وہ شناور تھا حُرؑ

لشکرِ شام میں سردار تھا اک دستہ کا
لشکرِ شاہؑ میں آیا ہے تو لشکر تھا حُرؑ

دل کے جذبات سے بھرپور رجز تھا اس کا
یوں لگا جیسے کہ پائے کا سخن ور تھا حُرؑ

تا دمِ مرگ جلال اس کا ذرا کم نہ ہوا
جیسے عباسؑ کی پیشانی کا تیور تھا حُرؑ

یوں تو انصار تھے شہ کے بھی خوش بخت رفیق
اور اک پہر میں ان سب کے برابر تھا حُرؑ

حضرت امیر حمزہؓ

نبیؐ کے حامی، نبیؐ کے ناصر، مثالِ حیدرؑ، امیر حمزہؓ

نبیؐ کے حامی، نبیؐ کے ناصر، مثالِ حیدرؑ، امیر حمزہؓ
وفا و قربانی و دعا میں ہیں سب سے بہتر، امیر حمزہؓ

قطار باطل کی سبقتیں ہیں کہ دم کے پیچھے سے ہیں
ہیں ہر قدم پر نبیؐ کے گویا معین و یاور، امیر حمزہؓ

تمہارا دشمن ذلیل و رذیل، کلیجہ خوری تھا جس کا شیوہ
کیے پسِ مرگ بھی مظالم تمہارے تن پر، امیر حمزہؓ

اسے تم ہی کی شہیدوں پہ گریہ کن تھے مدینہ والے
نبیؐ کی ایما پہ ایک ماتم ہوا تھا تم پر، امیر حمزہؓ

احد کی جنگ کا ہے تذکرہ بھی جس کی تھی شہادت
بڑے مراتب عطا کرے گا خدائے برتر، امیر حمزہؓ

بجا تو یہ ہے کہ ان کا پیکر برائے مصطفیٰؐ بنا تھا
رضاعی بھائی، رفیقِ طفلی، جری، بہادر، امیر حمزہؓ

جنابِ زعفر جنؑ

جاں نثارِ شہِ ذیشان جنابِ زعفرؑ

جاں نثارِ شہِ ذیشان جنابِ زعفرؑ
قومِ جنات کے سلطان جنابِ زعفرؑ

جن و انساں ہیں مخاطب ہیں ہاقول سے رب کے
ہے گواہ سورۂ رحمان جنابِ زعفرؑ

آپ جیسوں کی بدولت ہے بنا سورۂ جنؑ
زینتِ مصحفِ قرآن جنابِ زعفرؑ

لے گیا جشنِ طرب سے سوئے مقتل کیسا
شاہؑ پر آپ کا ایمان جنابِ زعفرؑ

عصرِ عاشور کو جب آپ کا لشکر پہنچا
رن میں اک آگیا طوفان جنابِ زعفرؑ

جنگ کی ملتی اجازت تو وہیں بن جاتی
کربلا حشر کا میدان جنابِ زعفرؑ

حکم پر ماں کے دوبارا گئے سوئے مقتل
حکمِ مادر پہ تھے قربان جنابِ زعفرؑ

ورنِ شبیرؑ نہ تھی جنگ کی خواہش ہرگز
ورنہ تو اذن تھا آسان جنابِ زعفرؑ

تھا قلق نصرتِ شبیرؑ نہ کر سکنے کا

زندگی گزری پریشان جنابِ زعفرؑ

سبطِ جعفرؔ جو بہت آپ کے شیدائی تھے

ہو گئے خلد کے مہمان جنابِ زعفرؑ

آپ کی طرح فدا کارِ شہِ دیں ہو رفیق

یہ دعا دیں تو ہو احسان جنابِ زعفرؑ

maablib.org

نذرانۂ عقیدت

"آہ! سبطِ جعفر"

چھپ گئے نگاہوں سے آپ بے وہ سینے میں
دُرّ بے بہا بن کر یاد کے خزینے میں

جو ہمیں رلاتے تھے اپنی سوز خوانی سے
خون ہوگئیں آنکھیں آج ان پہ رونے میں

شاعری انگوٹھی ہے، منقبت نگینہ ہے
سبطِ جعفر زیدی آپ تھے نگینے میں

خلد کے ہیں سب حصے فرق کچھ نہیں ان میں
وادیٔ حسینی میں یا نجف، مدینے میں

چھپ کے وار کرتا ہے ملجمی ترا قاتل
بد خصالیاں ساری جمع تھیں کمینے میں

بے قرار ہیں ہم سب تیرے پاس آنے کو
لطف کچھ نہیں بھائی تیرے بعد جینے میں

مرتضیٰ، رضا، کاشف، امتیاز اور اظہر
کتنے بھر دیے بازو، سوز خواں سفینے میں

میرے گھر کی مجلس میں اس برس بھی آجاتا
توڑنا روایت ہے کب ترے قرینے میں

چند شعر کہنے تھے ہم کو سبطِ جعفر پر
زخم بن گئے لیکن سارے شعر سینے میں

بھولنا نہیں اپنے اس رفیق بھائی کو
خلد کے مدارج میں، مرتبوں کے زینے میں

نذرانۂ عقیدت

ڈاکٹر اکبر حیدری کشمیری اعلی اللہ مقامہٗ

نقد کی ، تحقیق کی پہچان اکبر حیدری
اور رثائی شاعری کی شان اکبر حیدری

گوہرِ علم و ادب ، مرجان اکبر حیدری
ہوتے ہیں صدیوں میں وہ انسان اکبر حیدری

نکتہ ہائے مرثیہ پائیں گی نسلیں آپ سے
نقد میں معیار کی میزان اکبر حیدری

میرؔ ہوں غالبؔ ہوں یا اقبالؔ ہوں یا ہوں انیسؔ
سب کے ازبر کر لئے دیوان اکبر حیدری

تھے اسیرِ حُبِّ حیدرؑ سو یہیں کے ہو رہے
تھے مثالِ بوذرؓ و سلمانؓ اکبر حیدری

مدحِ اہلِ بیت کی گلپاشیاں کشمیر میں
ہند پر ہے آپ کا احسان اکبر حیدری

دامنِ آلِ نبیؐ سے آپ کی وابستگی
بالیقیں ہے عاقبت سامان اکبر حیدری

تھا کتاب زندگی کا ہر ورق وقفِ ادب
ہر ورق تھا آگہی ، عرفان اکبر حیدری

آپ کے جانے سے ہیں غمگین وافسردہ بھی

شاعرانِ ہند و پاکستان اکبر حیدری

چاہنے والے علی کے ایسے ہوتے ہیں رفیق

ذی علومِ مرتضیٰ پر جان اکبر حیدری

۱۸ ستمبر ۲۰۱۲ء کو برصغیر پاک و ہند کی معروف علمی وادبی شخصیت جناب ڈاکٹر اکبر حیدری کشمیری نے ۸۳ سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ پی ایچ ڈی میں آپ کے مقالے کا عنوان تھا: ''میر انیس بطور رزمیہ شاعر۔'' امر سنگھ کالج سری نگر سے وابستہ رہے اور یہیں پر اردو کے ہیڈ آف دی ڈپارٹمنٹ مقرر ہوئے۔ آپ نے ستر سے زیادہ کتابیں دنیائے ادب کو پیش کیں۔ ان میں نو کتابیں علامہ اقبالؔ، تین میر انیسؔ، دو غالبؔ اور ایک میر تقی میرؔ پر تھیں۔ ان کی کتاب اپنے وقت کے ایک مرجع حضرت زنجانی پر ہے جو عراق سے مجالس کے لئے لاہور تشریف لاتے تھے اور علامہ اقبالؔ جن کے عقیدت مندوں میں شامل تھے۔ بیس سے زیادہ ایوارڈز حاصل کئے۔ ماہنامہ ''نقوش'' لاہور کے مہمان مدیر بھی رہے۔ کتب کے ایک عظیم ذخیرہ کے مالک تھے۔ مندرجہ بالا نظم ان کی ایصال ثواب کے لئے منعقدہ مجلس حسینیہ سجادیہ، شمالی ناظم آباد کراچی میں اتوار ۱۴۔ اکتوبر ۲۰۱۲ کو پڑھی گئی۔

نذرانۂ عقیدت

مولانا باقر زیدی (مرحوم)

کیا لکھوں جو قبلہ باقرؔ آپ تھے

کیا لکھوں جو قبلہ باقرؔ آپ تھے
رفعت و عظمت کا پیکر آپ تھے

مسجد و فرشِ عزا و کارِ خیر
خدمتوں کا ایک محور آپ تھے

باعمل عالم تھے اور عامل بھی تھے
خیر خواہی کا سمندر آپ تھے

عشرۂ شوال سب کو یاد ہے
جس کے بانی سب سے بڑھ کر آپ تھے

ہو گا مسکن اعلیٰ علیین میں
ذاکرِ آلِ پیمبرؐ آپ تھے

ہو گئے اخترؔ، قمرؔ، فیضیؔ اداس
دستِ شفقت جن کے سر پر آپ تھے

"در سے اہلِ بیت کے چمٹے رہو"
ترجمانِ فکرِ قنبرؓ آپ تھے

مسجدِ سجادیہ ٹھہری گواہ
خادمِ سجادؑ، باقرؔ آپ تھے

بن کے مونس یاور و ہمدم رفیقؔ
مومنوں پر سایہ گستر آپ تھے

نذرانۂ عقیدت

مولانا حسن جعفر

مثلِ اکبرؑ ابھی جواں تھے تم

مثلِ اکبرؑ ابھی جواں تھے تم
چشمِ بابا و قلبِ ماں تھے تم
تھا حسن نام اسم با معنی
نیک کاموں میں بے تکاں تھے تم
آج حور و ملک کے مہماں ہو
کل تو ہم سب کے درمیاں تھے تم
غم زدہ ہیں تمہارے گھر والے
اور وہ احباب جن کی جاں تھے تم
دھوپ میں آ گئے ہیں اب وہ لوگ
آج تک جن پہ سائباں تھے تم
لحد در وادیِ حسینؑ ملی
کیسے خوش بخت خوش مکاں تھے تم
تم نے خلدِ بریں بسا لی ہے
ہم وہیں ہیں کہ کل جہاں تھے تم

جامِ کوثر سے ہوتا اب سیراب
اک عزادارِ تشنگاں تھے تم
شائقِ مجلس و جلوس و نماز
راہیِ خلد بے گماں تھے تم
آج بچھڑے تو یہ ہوا محسوس
کیسے مخلص رفیقِ جاں تھے تم

جناب مولانا حسن جعفر صاحب علامہ رضی جعفر صاحب کے اکلوتے فرزند تھے۔

maablib.org

نذرانۂ عقیدت

سید حسن مہدی زیدیؔ ☆

شفقتوں سے بھرا جہاں تھے تم
دھوپ میں جیسے سائباں تھے تم

تھا حسنؔ نام ، اسمِ با معنی — نیک کاموں میں بے تکاں تھے تم
آج حور و ملک کے ہو مہماں — کل تو ہم سب کے درمیاں تھے تم
آج ہو محوِ خواب زیرِ زمیں — کل زمیں پر تو آسماں تھے تم
زخم اپنوں سے اتنے پائے تھے — حاملِ قلبِ خوں چکاں تھے تم
مثلِ گل سب سے ہنس کے ملتے تھے — گو کہ اندر سے نیم جاں تھے تم
تم نے خلدِ بریں بسا لی ہے — ہم وہیں ہیں جہاں تھے تم
غم زدہ ہیں تحسینؔ اور تسنیمؔ — رضوی صاحب بھی جن کی جاں تھے تم
جامِ کوثر سے ہو گے اب سیراب — اک عزادارِ تشنگاں تھے تم
شائقِ مجلس و عزا و نماز — راہیِ خلد بے گماں تھے تم

آج بچھڑے تو یہ ہوا محسوس
کیسے مخلص رفیقِ جاں تھے تم

☆ سابق جوائنٹ ڈائرکٹر اسٹیٹ بینک اور میرے شفیق دوست۔

نذرانۂ عقیدت

جناب اقبالؔ کاظمی

بزمِ رثا کی روشنی اقبالؔ کاظمی
ماہِ عزا کی چاندنی اقبالؔ کاظمی

تھی مستقل سعی کہ ملے مرثیے کو اوج
بیتی اسی میں زندگی اقبالؔ کاظمی

مجلس جو مرثیے کی ہوئی آپ کے سبب
ہو گی لحد میں روشنی اقبالؔ کاظمی

پھر مجلسوں میں پانے لگا مرثیہ مقام
کاوش یہ سب ہے آپ کی اقبالؔ کاظمی

پہلے تو مرثیے ہی کی ہوتی تھیں مجلسیں
سچی ہے بات آپ کی اقبالؔ کاظمی

احیائے مرثیہ ہو، یہ خواہش تھی آپ کی
کیا خواہشِ عظیم تھی اقبالؔ کاظمی

ماہِ عزا میں اب کے بہت یاد آئیں گے
پیری میں بھی شگفتگی اقبالؔ کاظمی

سب کر رہے ہیں مرثیہ گو آپ کو سلام
اور سن رہے ہیں آپ بھی اقبالؔ کاظمی

محشر میں اجر لیں گے جو زہرا سے مدحتیؔ
وہ ہیں دعائے فاطمی اقبالؔ کاظمی

سیدہ ممتاز زہرا جعفری

"باجی"

اس جہاں سے گزر گئیں باجی
اور جنت میں جا بسیں باجی
خود تو باغِ جناں سدھار گئیں
اور ہم رہ گئے یہیں باجی
آپ کی موت کی خبر جو ملی
سرکی پاؤں تلے زمیں باجی
چھوٹی باجی سے، بھائی جاں سے ملیں؟
باؔنو اور والدہ ملیں باجی ؟
کینیڈا سے عدم سدھار گئیں
ہم بھی جلد آئیں گے وہیں باجی
آپ کہتی تھیں سب کو دی تکلیف
ایسا ہرگز نہیں نہیں باجی
آؔمنی ، افشاںؔ ، اریبؔ اور زوہیب
ہیں عقیؔل و حسنؔ حزیں باجی

دیجے غمگیں حزیں کو پرسہ
بھائی سردار اب نہیں باجی
زندگی موت کا وہ خالق ہے
اس کے آگے ہے خم جبیں باجی
لوگ کہتے ہیں صبر کیجیے رفیق
صبر ہوتا ہمیں نہیں باجی

میری بڑی بہن ممتاز زہرا جنہوں نے ۱۴ ستمبر ۲۰۱۶ء میں اپنے بیٹے کی سالگرہ کے دن مسی ساگا کینیڈا میں وفات پائی۔

maablib.org

E.mail:.. rafiqabbasjafri@hotmail.com

”روٹیاں“

جب فرشتوں نے درِ زہراؑ سے پائیں روٹیاں
سورۂ انسان کی صورت میں آئیں روٹیاں

اس لئے میں ہاتھ پھیلاتا ہوں در پر آل کی
ہاتھ پھیلائے فرشتوں نے تو پائیں روٹیاں

دعوتِ اسلام تو اتری نہیں حلقوم سے
ذوالعشیرہ میں اگرچہ ڈٹ کے کھائیں روٹیاں

کیا عطائے سیدہؑ پر تھی عطا اللہ کی
آئیں ہر آیت میں ڈھل ڈھل کے آئیں روٹیاں

واہ ری شانِ کریمی واہ ری شانِ علیؑ
ڈھائے درِ خیبر کا جس نے جو کی کھائیں روٹیاں

ہیں گدائے سیدہؑ سب شاعرانِ اہلبیتؑ
ہم نے بھی اشعار کی صورت میں پائیں روٹیاں

طالبِ خوشنودیٔ رب پر ہیں اتری آیتیں
جس نے روزے رکھ کے بھوکوں کو کھلائیں روٹیاں

آپ کے ہاتھوں کو فضہؑ سے فرشتوں کا سلام
مدتوں تک پنجتنؑ کے گھر پکائیں روٹیاں

ذکر اس بی بی کا شامل ہو گیا قرآن میں
کیا درِ زہراؑ پہ فضہؑ نے کھلائیں روٹیاں

سورۂ انسان جس شب پڑھ کے میں سویا بھی
خواب میں پھر چاند سورج بن کے آئیں روٹیاں

در پہ حیدرؑ کے رفیق جعفری کہہ فخر سے
میرے مولا میرے آقا میرے سائیں روٹیاں